



# المصلاح

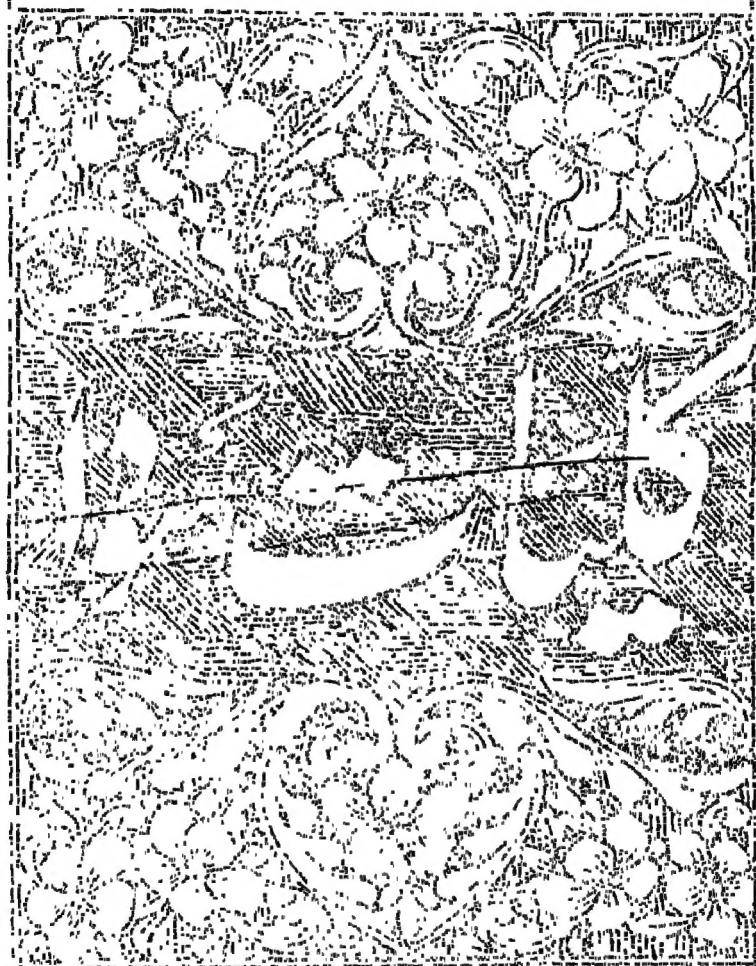
اس مکتبہ میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے فہرست مطول ہر ایک کتاب کی کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے ساتھ ملاحظہ سے شالیاں اصل حالت کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی مذکور ہے اس کتاب کے پیشل پیج کے میں صفحہ سادہ میں کتب کلیات دوادین اردو کتب قصہ حیات نثر و جب کتب سادہ نظم و نثر کر کے نہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر والوں کو آگاہی کا قدر بہ حاصل ہو سکے۔

## کتب کلیات دوادین اردو

کلیات انشاء اللہ خان - یہ نتیجہ طبع شاعرانہ نامی ہر شیخ  
میر انشاء اللہ طمان انشاء مخلص محمد نواب سادات علی خان  
میں برائے مقرب حاضر جواب تھے  
کلیات نساخ - غزلیات جیسے نادر نادر  
رسائل شامل ہیں -  
۱۔ شاعر عشرت آفرین شعرا ۲۔ اشعار نساخ - ۳۔  
مرد خوب دل - ۴۔ دفتر بہ جمال - ۵۔ گنج نوا - ۶۔  
بہشت فیض - ۷۔ قند پارسی - ۸۔ زبان ریختہ - ۹۔  
قطرہ منتخب از لیلہ گری طبع و قلم مولوی عبدالغفور جمال ریختہ  
شاعر عشرت فقط  
شعرا -  
اشعار نساخ -  
مرد خوب دل -  
دفتر جمیال -  
گنج نوا -  
زبان ریختہ -  
قطرہ منتخب -  
دیوان برادر بہرہ و جلا تصنیف نواب میر محمد علی خان کاشانی  
مکتبہ مولوی شاکر اویس -  
کلیات نواب - جو عمدہ فہرست کتاب ہیں - ۱۔ دیوان ہر شاعر

عاشق منہ - ۲۔ بٹمران - ۳۔ نجر - ۴۔  
کلیات ناسخ - دیوان صفحہ ادراغیہ بہ نتیجہ ہندی  
انکار نام بخش ناسخ شاعر مستند مکتبہ مولوی  
کلیات آتش - طبع و قلم شاعر نامی خواجہ حیدر علی آتش  
مکتبہ مولوی معاصرنا  
کلیات نظام - کلام سخن و خوش فکر نواب محمد  
دیوان عالم خان بہادر  
کلیات تسلیم - جبکہ تاریخی نام نظم ارجمند ہے نتیجہ خوش  
قلم دیوان آقا و بلند خیال منشی تسلیم شاکر و حضرت دیوبند  
کلیات میر تقی - او ستاد مستند مسلم البت کا کلام بعد  
تقرانی مکتبہ  
کلیات مظفر نظام الملک ملک اکرام چار جلدیں -  
کلیات مومن خان جہدیا طبع -  
بہارستان سخن - اس میں تین ادستادوں کا کلام ہے  
۱۔ مطلع و حقایقہ غزلین - ۲۔ شیخ امام بخش ناسخ -  
۳۔ خواجہ حیدر علی آتش - ۴۔ مددی حسن خان آباد  
شعبہ معرکہ کا مجموعہ ہے ہر ایک ادستاد نے  
زور طبع دکھایا ہے بہرہ گیر تر بھی بلا مزاح  
نہاں ہے -  
دیوان گویا - از طبع رسالدار فقیر محمد خان گویا شاکر  
خواجہ وزیر مکتبہ وزیر ادستاد نادرک نمیبالی  
یہ بہت عمدہ دیوان ہے -

موجودہ کتاب کا قلم کار  
میر تقی میر



میں نے یہ کتاب  
میں نے یہ کتاب

از دار ز شش گردان قیمت زیاده  
دکان داری کنایه از چوب و بانی  
و تکلف در فرد خست کلاس سبیل  
در سالک بود را نیست اگر این

طیلا  
۲

[illegible]







و بیایان جلد پیرایه و زان کانی  
 که در پیش باد ای پادشاه و زان کانی  
 سرگرم تماشا شد و در دهن از این چنین  
 رخسار اشعار و در دهن از این چنین  
 چشمه در آتش علم و در دهن از این چنین  
 جگر و زان کانی و در دهن از این چنین  
 از این تشویش و در دهن از این چنین  
 بسینه



# قصیدہ

ایک صاحب سودا کی کتاب جو اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے

ایک صاحب سودا کی کتاب جو اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے

بیسینہ سیکو فتنہ اشک حسرت از دیدہ میرانند تا آنکہ فضل و کرم ایزد بار گرام  
 با بخت و طالع سخنوران مددگاری کرده آن جماعہ در زاویہ عدم ستواری  
 آفتاب ظهور جناب مرزا رفیع سودا از مطمح فضل و کمال شائق و باغ گرد  
 و این فرقہ و سخنورش غم و جامعہ پائمال الم کر اتم حروف ہم کردہ است بداد  
 خود رسید بر صدق مقال این چنان ناقل بیان تمام کمال اہل غایت نظام  
 آن قدوہ متاخرین بل شرف متقدمین و متوسطین خصوص قصائد و شہادت  
 و غزل شہادت روشن بر ما نیست مگر این اہل العباد ضراعت نہاد  
 کہ نا آشنا سے قلم و سوا بل بیگانہ تعلیم استعدا است نہ چیزی با عدہ دیگر نہاد  
 دار و نہ جناب مرزا رفیع کہ خلاق معانی تازه گذشتہ زیادہ از انہا اتحاد لیکن  
 چون مصراع انصاف پیوہ است کہ بالای طاعتست بدو ہم شیفتہ نازنین  
 صتمان افکار درو مندانہ و گرفتار عزیزین مویان اشعار متین و عاشقانہ است  
 و از لہان ابرو شہادان کافر کیش خانہ بر انداز مضامین و کلام متین تیر و حکم  
 خورہ و خامہ صبر و قرارش اسیلاب عشق کافر نگاہان سخنان محاورہ قدیمہ  
 اسیلاب بروہ و جناب مرزا در اچای اوت خاک خشکان این علم مسیحالی اعرار  
 آورده اند لاجرم در تحریر این سطور وادامی ام آن مخور و مر و مجبور گردید امیب

ایک صاحب سودا کی کتاب جو اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے

ایک صاحب سودا کی کتاب جو اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام دولتیں پر مشتمل ہے

کتاب

سودا کوئی اور بیوقوف عیان نہ کر سکتا یہ نہیں  
 بیوقوف تراویس سے ہے زیادہ بیوقوف نہیں  
 خلق چہ اندر وہ بتان تیری حاجت  
 سودا آکر کوئی شاعر آئے ہے سودا کا تیرا  
 خلق کہتے ہیں وہ خلاق معانی تیرا  
 سودا آکر کوئی شاعر آئے ہے سودا کا تیرا  
 خلق کہتے ہیں وہ خلاق معانی تیرا  
 سودا آکر کوئی شاعر آئے ہے سودا کا تیرا  
 خلق کہتے ہیں وہ خلاق معانی تیرا

موصوفوں کے واسطے تا اسکو نہیں دہ

شماره مصحفی

شہزادہ پیر کے ہر نبوت نہیں بنیں

مضمون شریف و صحیفی

نشانہ پہ نہیں مہرِ نبوت نہیں کرتا  
 یہ بات جو وہی تو بکا بند کرا نکھین  
 تخصیص یہ تجھ پر نہیں نشانہ پہ جسکے  
 اس شعر سے کچھ شعر کا مخزنیہ نہ نکلا  
 اس مہرِ نبوت کے جو مضمون کو تو لایا  
 ابھجھا ویسے اس تازگی معنی نے ڈالا  
 لائے ہن کہیں مہرِ نبوت کا وہ مذکور

مضمون

سود کے تین کتہیں تھیں شاعر مقلد کیا مصرعے ربط کیا تو نے یہ تحریر

بعض حقان جو پروردگار سے گاہ  
بعض سپیدی کے جو انہیں کہ چون  
اندر سے تناسب واسطے زائل  
کے ہیں کہ عدم و شاکس ہیں  
پھر اس کی کہ کہیں پرست  
کہ لادب جو صورت پیدا  
بوسہ ہیں بل صورت پرست  
بے نرسینت کہیں نہایت  
کے اسب سنان کو کہ کویت  
بے نوری نہ پناہ و خانی  
مصنف

[illegible][illegible]

اوتھیں کوجاوسے بلاغت سو وہ کیا کر  
 کرتی ہو بلاغت پرتری لعن بلاغت  
 لے مصحفی جانے ہو تو اپنا جسے دیوان  
 جوانی و بزراد سے رکھتا ہے زیادہ  
 مضمون معانی سو نہیں بہرہ و کچھ اسکتا  
 رکھ چشم حاققت پر ذرا عقل کی عینک  
 پروانہ معانی کو ہین کس تک چہرہ  
 انداز رقم چہرونی اون حور و شون کے  
 خم بھو و کمان دیکھے گراونکا خم ابرو  
 ابرو منترہ و چشم و نگہ ناز و کرشمہ  
 چشم اونکی میں و ستارہ و رکھاویہ غمرہ  
 رخسار میں اونکو وہ بھرا نہنگ کہ جسکے  
 خوبی خط اونکے سے بغضہ کو ہی سودا  
 زیندہ کیے زلف و مینہ کیے خال  
 مجھو بی واندانہ واد ا خوبی و خوشی

[illegible]

کیا پہل چھٹا ہو تو بے نقصان بن کر رہے گا  
 اگر پہل چھٹا ہو تو بے نقصان بن کر رہے گا  
 اگر پہل چھٹا ہو تو بے نقصان بن کر رہے گا  
 اگر پہل چھٹا ہو تو بے نقصان بن کر رہے گا

وہ ایک پری خانہ چین کر گیا تعمیر اوس پر تو خورشید کی مطلق نہیں تقصیر تو غول سے گرد گھٹا لے حق کی تصویر کرتا نہ تجھے وادی بد کوئی کا ریسر لکھت تری کائن جو آنکھوں کے تین چہر اور کبانا نہ ہدیہاں یہ لے واپسوں کی پیر	وہاں کو دون نہ کیا بلکہ جہاں میں لے بغیر ہنائی میں آنکھیں ہیں تری جہاں طلب فائدہ خوشگونی سودا اندیشہ ہے معنی تری طبع کا خوشتر پر کثرت نقشہ نے حق کی تجھ کو حسن و سخن لطف بیان دیکھنا اوسکا
--	---

منہ

مضمون نہیں کہ جاشاز ہمار وہ تحریر ہے تیری حماقت کی دلیل بی تقیر کرتا اگر لے جرحہ کش بادہ تقصیر یہ ٹھوکرین کھا کھا کے ہوتا زبردیر اوستاد بنا ہر کوئی زیر فلک پیر تو قطع نہ جاتی وہ اوستادی کی رنجیر ہیں سب نے اوستاد بتقدیم و بنا خیر نقاشی کو ہو خاک بسر کردہ تصویر	سچ پوچھو تو امداد کی فقط صاف زبان ہے اس شاعر ساحر کی کہ حق میں تو بات سودا کے سخن کے تین اوستاد تو اپنا اس طرح سے میدا نہیں تقریر بیان کے دیکھو اوس کے کلام کو جو جھوٹو ماسیت اس کے ہوتے وہ اگر جھوٹے حق کے مانند اب تک اسی بات کا یہ سلسلہ جاری تو اوسکو کہنے صاف زبان لکھنے شبلی
--	---

۹

سودا کے سخن کی لے لیا ہوا  
 اوس کو زنی بند بولان میں پلے  
 اس شاعر کی لے لیا ہوا  
 سودا کے سخن کی لے لیا ہوا  
 اس شاعر کی لے لیا ہوا  
 سودا کے سخن کی لے لیا ہوا

اس شاعر کی لے لیا ہوا  
 اس شاعر کی لے لیا ہوا  
 اس شاعر کی لے لیا ہوا  
 اس شاعر کی لے لیا ہوا  
 اس شاعر کی لے لیا ہوا  
 اس شاعر کی لے لیا ہوا

سودا کی فصاحت جو کچھ بیان میں  
 دی وئے وہ الفاظ و معانی کو بلاغت  
 ہر معنی پر لفظ ہے خورشید ساروشن  
 اشعار کے ملحوظ مراتب کے قرائن  
 لیکر کے قصیدہ سے غزل تاہم مختصر  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حد قطع  
 انداز ہر کا اسکے قصیدہ کا جو دیکھو  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شعر میں اس  
 ہر چند اور سو خوشن جاذب ہن کسیکا  
 مضمون کی نفی بھلے ہی گویا ذہن اسکا  
 گو نام کو ہندی ہو لہذا قاری ہے وہ  
 کب رینگلستان کی خوشی دیکھو اور کھے  
 وہ خستہ رخ طرز کہ طرہ قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اسی کا

رکھتی وہ فصاحت نہیں ظانی کی تقریر  
 پھینتا ہے کہے خلق جو سبجان کا اوس پر  
 ہر شعر میں خامہ ڈکھایا اسکے جو تحریر  
 جسطرح سے تھے اوسکو وہ کب آئین تقریر  
 ترجیح سے ناشنوسی وہ فخر تخریر  
 ہر شعر میں معنی کو جلدی ناکت تصویر  
 تمہید سے ہی تا بگزراک نئی لفظ تخریر  
 پائے نہ کبھو کوئی کر کہ کسی ہی تدبیر  
 داناؤں میں ہوتا ہی تحقیق وہ تشبیر  
 پر ذہن کے سودا کے رہیگا وسدا زبیر  
 کیا مند جو کر کوئی وہ گریزی تقریر  
 اشعار میں اوسکو وہ مضامین ہیں گر گہر  
 دیوان کو سودا کے نظر اپنی کی جو زیر  
 کھینچا خط نسخ اوسکی ہر خامہ نے یہ تحریر  
 افجاری کا رنگ رخ اوستاد و کلی تقریر

سودا کی فصاحت جو کچھ بیان میں  
 دی وئے وہ الفاظ و معانی کو بلاغت  
 ہر معنی پر لفظ ہے خورشید ساروشن  
 اشعار کے ملحوظ مراتب کے قرائن  
 لیکر کے قصیدہ سے غزل تاہم مختصر  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حد قطع  
 انداز ہر کا اسکے قصیدہ کا جو دیکھو  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شعر میں اس  
 ہر چند اور سو خوشن جاذب ہن کسیکا  
 مضمون کی نفی بھلے ہی گویا ذہن اسکا  
 گو نام کو ہندی ہو لہذا قاری ہے وہ  
 کب رینگلستان کی خوشی دیکھو اور کھے  
 وہ خستہ رخ طرز کہ طرہ قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اسی کا

سودا کی فصاحت جو کچھ بیان میں  
 دی وئے وہ الفاظ و معانی کو بلاغت  
 ہر معنی پر لفظ ہے خورشید ساروشن  
 اشعار کے ملحوظ مراتب کے قرائن  
 لیکر کے قصیدہ سے غزل تاہم مختصر  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حد قطع  
 انداز ہر کا اسکے قصیدہ کا جو دیکھو  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شعر میں اس  
 ہر چند اور سو خوشن جاذب ہن کسیکا  
 مضمون کی نفی بھلے ہی گویا ذہن اسکا  
 گو نام کو ہندی ہو لہذا قاری ہے وہ  
 کب رینگلستان کی خوشی دیکھو اور کھے  
 وہ خستہ رخ طرز کہ طرہ قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اسی کا

سودا کی فصاحت جو کچھ بیان میں  
 دی وئے وہ الفاظ و معانی کو بلاغت  
 ہر معنی پر لفظ ہے خورشید ساروشن  
 اشعار کے ملحوظ مراتب کے قرائن  
 لیکر کے قصیدہ سے غزل تاہم مختصر  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حد قطع  
 انداز ہر کا اسکے قصیدہ کا جو دیکھو  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شعر میں اس  
 ہر چند اور سو خوشن جاذب ہن کسیکا  
 مضمون کی نفی بھلے ہی گویا ذہن اسکا  
 گو نام کو ہندی ہو لہذا قاری ہے وہ  
 کب رینگلستان کی خوشی دیکھو اور کھے  
 وہ خستہ رخ طرز کہ طرہ قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اسی کا

سودا کی فصاحت جو کچھ بیان میں  
 دی وئے وہ الفاظ و معانی کو بلاغت  
 ہر معنی پر لفظ ہے خورشید ساروشن  
 اشعار کے ملحوظ مراتب کے قرائن  
 لیکر کے قصیدہ سے غزل تاہم مختصر  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حد قطع  
 انداز ہر کا اسکے قصیدہ کا جو دیکھو  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شعر میں اس  
 ہر چند اور سو خوشن جاذب ہن کسیکا  
 مضمون کی نفی بھلے ہی گویا ذہن اسکا  
 گو نام کو ہندی ہو لہذا قاری ہے وہ  
 کب رینگلستان کی خوشی دیکھو اور کھے  
 وہ خستہ رخ طرز کہ طرہ قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اسی کا



[illegible]



[illegible]

تجارت قصیدہ کے فقرہ  
 اس کے اشعار کے اس کے  
 اس کے اشعار کے اس کے  
 اس کے اشعار کے اس کے

حربا زبانی کا یہ ہے  
 پیداکرین احرار ہو اسے  
 مصنف

<p>ہوش و زرد و فہم و ذکا عقل و راست                  تائیک بد و ہر جو ہے رفته یاشب                  ہے خوبی تیر ہے ماری یہ کہ ہر ایک                  ہرگز نہ کہے چرخ کمن کوئی زمین کو                  تیرے سخن اور اس کے سخن کہ کہے یکساں                  ایجا و کیا اوس کہ جس طر زور و شکر                  لفظ اوس کے نے بخشی ہو سخن کو جولا و                  کہ عجز و تا مل سخن و شکر کسی کا                  جس شخص کی تعلیم آئی کہ تکیل                  لے مہ علی بن مہو نہیں خود کھینچ گیا</p>	<p>ہر اک کو و یا حق و جوان ہے کوئی یا پیر                  کہ نہیں تفاوت کے اوس کے کرتے اخیر                  کرتے جدا عجز و عطر و عسل و سیر                  تار کی شب کو کہ کین مہر کی تو پر                  تیرے بے بہرہ ازل سے ہو جو بے پیر                  سوا و سکے ہی خامہ یہ ہوئی ختم وہ شکر                  وہ لطف نہ پیداکرین ملکہ شکر و شیر                  کرتے بجز فضل حق آفاق کو شکر                  و کش ہو جو اوس کے کہ پتہ تین شہر                  پہلے ہی تری صورت سیرت کی وہ پیر</p>
--	---

السودا

<p>بکھڑی جو تیرے کو کین کھینچی چڑیا                  یا شب کو میا گھولے میں جگنو کو لاکر                  یہ بات جدی ہو کہ وہ ہر پ کو تھم</p>	<p>سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھسا کلان گیر                  جانے پل اپنے میں کیا ماد کو شکر                  دم کہ ایک شتاب کی چکے جو شکر</p>
---	---

مصنف

کیا باز سانی سب از خوف  
 پیداکرین احرار ہو اسے  
 احرار و سانی کو کیا تو نے ہو کر جا  
 ہرگز نہ کہے چرخ کمن کوئی زمین کو  
 تیرے سخن اور اس کے سخن کہ کہے یکساں  
 ایجا و کیا اوس کہ جس طر زور و شکر  
 لفظ اوس کے نے بخشی ہو سخن کو جولا و  
 کہ عجز و تا مل سخن و شکر کسی کا  
 جس شخص کی تعلیم آئی کہ تکیل  
 لے مہ علی بن مہو نہیں خود کھینچ گیا

جس طرح کہ تیرے سانی کو ہر دارون جلاہ شکر  
 پیداکرین احرار ہو اسے  
 احرار و سانی کو کیا تو نے ہو کر جا  
 ہرگز نہ کہے چرخ کمن کوئی زمین کو  
 تیرے سخن اور اس کے سخن کہ کہے یکساں  
 ایجا و کیا اوس کہ جس طر زور و شکر  
 لفظ اوس کے نے بخشی ہو سخن کو جولا و  
 کہ عجز و تا مل سخن و شکر کسی کا  
 جس شخص کی تعلیم آئی کہ تکیل  
 لے مہ علی بن مہو نہیں خود کھینچ گیا

کی تو زبان لفظ کی کوئی پیمائش  
پارسی اچھین زبناں معانی کی یہ جاہل

اور باندھن ہون چلتی تھی  
بجائے سب سے زیادہ مراد دہاؤ گے

پشت نشانہ ہو یا ہر سب سے  
پشت اس میں طبع کو زور دے

لفظوں کا بچاؤ کم کیا اور کلوگرہ گیر  
وہ کہ گئے اس فن کے جو تھی موجد تقریر  
خود صبر سے ہر چند معانی ہو ہو اگر  
اور جانوروں پر اسے زہناں زکر سیر  
میں فرض کیا یہ کہ ترا با زہاں شیر  
کرتا ہے عصا فیرے کیا کی تری تقصیر  
اتفاق میں سیر سے تاپے عصا فیر  
جہاں کھڑے تو اس ناز سے احرا ہوا گیر  
اس مطلع غرا کو بھی لازم یہی تقریر  
احرا ہوا پاتے کسی طرح نہ تو قیر

تھے عرش پر چو بان کشا مرغ معانی  
اندیشہ کو تباہیں خیال پڑ کو شہباز  
معنی بے شکار اور خیال دسکا ہر صیاد  
اس ناز معانی کے اور ایسے تو کیا ز  
معنی کو اور اتا ہے کوئی جانوروں کے  
احرا ہوا سے جو عصا فیر کو صبا راج  
جتنے کہ ہیں طاروہ سب احرا ہوا ہیں  
تو نے تو معانی کا بنا با زہاں وڈایا  
اس شعر نے مطلع کو نہایت ہی احسن  
اس شعر میں عشقا کا اگر ذکر نہ آتا

اس میں عبادت کے معنی ہیں  
اس میں عبادت کے معنی ہیں  
اس میں عبادت کے معنی ہیں  
اس میں عبادت کے معنی ہیں

پاتا ہونین عشق کے تین او سکی سریر  
رکھتا ہو عشق کے تین جس سے سدا زیر  
عشقا سا شکار اپنے جو پاتا ہو سریر  
پاؤ گناہ اور کلو جو معانی کے ہیں نچیر

لیتا ہون کان فکر کی جب ماتھ میں آئے  
کیا چستی تری فکر کی ہو تیرو کان میں  
لے صفی عالم میں زہو ایک شکاری  
عصا فیر سے سرخ تک سب ہیں حیدر

عشقا جو کر احرا ہو کر وید و زہاں  
عشقا جو کر احرا ہو کر وید و زہاں  
عشقا جو کر احرا ہو کر وید و زہاں  
عشقا جو کر احرا ہو کر وید و زہاں

مضون کرے فکر سا کا او سے غزال  
مضون کرے فکر سا کا او سے غزال  
مضون کرے فکر سا کا او سے غزال  
مضون کرے فکر سا کا او سے غزال

حیرت و حیرت کا بیج سے چھان  
 حیرت و حیرت کا بیج سے چھان  
 حیرت و حیرت کا بیج سے چھان  
 حیرت و حیرت کا بیج سے چھان  
 حیرت و حیرت کا بیج سے چھان  
 حیرت و حیرت کا بیج سے چھان  
 حیرت و حیرت کا بیج سے چھان  
 حیرت و حیرت کا بیج سے چھان

تھا زور شور اور وہ کہ قیاس سے جسکے  
 ہوتو زریعہ شعر کے کہنے کا جہان  
 لیتا ہر معانی کے تین طبع میں شہرا  
 تیری پیچیدہ فکر ہے جہیں نہیں کرنا  
 کیونکر ترے اشعار میں ہر ذرہ کا  
 روشن ہے معنی مضمون کی اک شمع  
 تیسے بھی اشعار کے معنی کے بیان  
 ہمیدہ قیاس کے تین سن پر جو نے

دیوان کو میر نے نگاہ تھ نہ نادان  
 اچھا غلیلی کو کوئی پہونچے ہن دو گ  
 ہر چند کہ دونوں کا مربی تو ہو نسیان  
 پھبتا جو کب و نکے تین عطار کا جو  
 خنشاں کے دانوں کو اگر دودھ میں کھین  
 ہر چند کہ کیا تو کے دھنک سپین سار کا

معنی سے رہا باز تو عقاب ہوا شیر  
 کرتا ہے بقدر اپنی طبیعت کے جو خستہ  
 کرتا ہے پھر الفاظ میں لاادس کو گر  
 رکھنے کے معانی کی تو الفاظ میں ہر  
 طبیعت کی تری طبع کی ظلمت ہے تھمیر  
 از بسکہ چایا ہے تری طبع نے اندھیر  
 ہے بند غرض علی سینا کی تھی تدبیر  
 کھینچی ہو ہر اک شعر میں مضمون کی تصویر

ہر صفحہ کا غنہ ہے بیان شیر کی تصویر  
 چالاکی سے ہاتھوں کی بھارت میں جو شہر  
 پر قیمت کا زور کو کب پہونچے جلیا شیر  
 دکانوں میں جگے ہونہ ہاں عقاب  
 شیرینی نہ پیدا کریں جو دانہ اخیر  
 ہر ہر وہی گید کہ کیا قوت کی توقیر

دیوان کو میر نے نگاہ تھ نہ نادان  
 اچھا غلیلی کو کوئی پہونچے ہن دو گ  
 ہر چند کہ دونوں کا مربی تو ہو نسیان  
 پھبتا جو کب و نکے تین عطار کا جو  
 خنشاں کے دانوں کو اگر دودھ میں کھین  
 ہر چند کہ کیا تو کے دھنک سپین سار کا

[illegible]



کتب جدیدی جو جوہر و شایستگی سے لکھی گئی ہیں  
 چنانچہ شمس الدین علی بن ابی طالب کی تصانیف  
 صاحب بن عبد البر بن علی بن ابی طالب کی تصانیف  
 صاحب بن عبد البر بن علی بن ابی طالب کی تصانیف  
 صاحب بن عبد البر بن علی بن ابی طالب کی تصانیف

# مصنف

گرم مار کے سوار جلاوس مجھو تقدیر	ایسی زبان کی ترسی ہمار ہو تقدیر
تقریر وہ یہ معنی کی تصویر ہے جسکی	خامہ کو میرے فخر ہو اگر نیسے تحریر

# سودا

مستغنی ذاتی نہ مہوس کی ہوں تخیل	
معدن ہو جہاں سونیکا وان خاک ہے اکسیر	

لبریز ہے کیسہ درکنون سے جن کا ہے لعل سے بندت نگہ چشم کو جسکے ہے وہ دُور بیکتا بھان جسکی زبان کی یوں صفحہ پہ پوئے ہر صریح و کلم کی ہوتا جو سخن منہم پو ہیز و محبت تیرا ونگے کرے فکر رسا کا ادوی غریباں معنی کی جو ہونام سے مشہور و کل اوسانہ ہو کوئی کبھو آفاق کے اندر روکش ہو وہ ایسے تھے جنہیں جو دیا فہم	کب شہدہ فرشتہ کو حضور اوسکے ہو تقدیر جاتی ہو دو پلکی پہ نظر ادنیٰ چہ تقدیر لڑاتی ہو سدا ابر کمر بار سے تقدیر تعلیم ہے مستی فلک کو میرے تحریر پرواز کو معنی کے جو کھینچے ہیں وہ تصویر بضمون چھپو کہ وہ میں ہو صورت تخیل اوسکو بھی چھوڑیں وہ کبھو بن کیو تخیل مافیض سخن اوسکی نہ طہیت میں ہو تخیل کادانی سو کب اپنے تیئیں کرتے ہیں تخیل
--	---

اس خط کے بعد ہونے والے وہی شایع  
 جو ملک سخن کو چھوڑ کر تخیل  
 اوسا کی اونکے ہے اوسکو کھینچ کر تخیل  
 لفظی تینا سب اوسکو الفاظ کا لکھو خط  
 تینا تو ملازم رکھو الفاظ کا لکھو خط  
 چنانچہ شمس الدین علی بن ابی طالب کی تصانیف  
 صاحب بن عبد البر بن علی بن ابی طالب کی تصانیف  
 صاحب بن عبد البر بن علی بن ابی طالب کی تصانیف  
 صاحب بن عبد البر بن علی بن ابی طالب کی تصانیف



چون کہ یہ ایک صفحہ بہ تاثیر سے نہ دیوان کا خالی  
اس میں بیسیوں آئینے کے مطابق ہے جس کی ہر ایک تصویر  
میں ایک عالم ہے جو تیری ہی صورت میں ہے

تو اس کے لئے کہ تو اپنے زمانہ و احوال کو جان کر  
اپنے دل میں لکھ دے اور اپنے دل میں لکھ دے  
اور اپنے دل میں لکھ دے اور اپنے دل میں لکھ دے

چونکہ غزل ہی میں نہیں لکھا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔  
 چنانچہ اس لیے کہ اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔  
 چنانچہ اس لیے کہ اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔

تو اس کے عوض لکھتا ہے ہی سخن کو  
 پر حق نے تیرے مجھے اس پر توجہ  
 لکھنا کہ ہے ہو طور ہی سب احقا کا  
 جو ہو سخن خوب بڑا کہتے ہیں اس کو  
 ہیں متفق اللفظ وہ اس بات کے  
 کہتے ہیں غزل و قصیدہ کی زبان کے  
 ہے طرز غزل و قصیدہ کی ہو طرز اور  
 مصروف غزل گوئی میں لیکن کہ ناگہ  
 کہتے ہیں قصیدہ بھی غزل ہی کی زبان  
 طور غزل اپنے کی قصیدہ میں بھی ہرگز  
 پایا یہ قصیدہ میں جو کچھ وزن غزل کے  
 ثابت یہ ہوا اس کے کہ ان میں نہیں  
 ہے طرفہ یہ تقریر کہ اس کہنے پر اپنے  
 کہنے کا غزل و قصیدہ کا جو مذکور  
 سودا کی غزل کے تین رکھنا نہیں

کچھ اتنی رو مانی ہے شاید تیری تقریر  
 ہونے نہ دیا تاکہ تری مطلق نہیں  
 طبع اونکی نہیں ہوتی ہو تحقیق کی جاگیر  
 اور کرتے ہیں ذکر اس کے مصنف کا تحفہ  
 ان اہیونکی بس کہ جو صاحب نہیں  
 تقریر و بیان کہ نہیں ہو فاصلہ سو تیر  
 آپس میں ہوں وہ دونوں کے فرق زبرد  
 کرتے ہیں قصیدہ جو اصد فکر یہ تختہ  
 مطلق انھوں کی کرتی تفاوت نہیں  
 کہ نہیں عایت کی نہیں کرتی ہیں قصیر  
 اور دیکھے کلام اون کے کی کیا ہی جو توفیر  
 تقریر قصیدہ کو غزل سے کہ میں تغیر  
 با وصف کہ اک حرف میں ان کے نہیں تاثیر  
 آتا ہو تو لاتے ہیں یہ اس طرح یہ تذکیر  
 جو طور غزل کا ہو سوا کہ میں اسے میر

۱۹

چونکہ غزل ہی میں نہیں لکھا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔  
 چنانچہ اس لیے کہ اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔  
 چنانچہ اس لیے کہ اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔

چونکہ غزل ہی میں نہیں لکھا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔  
 چنانچہ اس لیے کہ اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔  
 چنانچہ اس لیے کہ اس میں کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو غزل کے لیے مناسب نہ ہوں۔

ہر ایک کو وہ سیر بھر اور اپنی سوا سیر  
 یہ خط نہ ہو کسی خاطر میں گرہ گیر  
 دانائی کی گواہی کے مقرر ہو دین چاہیے  
 وانا و نہیں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو فر  
 کرتا ہوں و نہ تو کی بے شفی کو میں تحریر  
 ہر ایک ہو اگرچہ کہ فن اپنے میں تحریر  
 اللہ نے اس وقت کو بختی بختی یہ تاثیر  
 حاجت نہیں اظہار کی سب ہیں شاہ  
 اس عصر کے کہ نہیں زبان کرتی تقصیر  
 گلشن میں سخن کے تھارک چھہ تقریر  
 گر گوش سپہرین پر گوش چاہیے  
 وہ بلبلیوں کا زمرہ و نغمہ جہانگیر  
 بلبلی کیا زمرہ اون کا سا بہ تحریر  
 بختی رنگی اون کی ہی ستائی ہم وزیر  
 اگر ہم سے کچھ بہرہ تو رکھتا ہے تقدیر

ہر سچ پیش عقل کو جاتے ہی ہر شخص  
 لیکن یہ سمجھتا ہے حافت پہ ولایت  
 وانا جو ہیں کرتے نہیں دانائی کا اقرار  
 کیسی ہی بنایا کہ باتیں کوئی نادان  
 منظور جو رکھتے نہیں سودا کی غول کو  
 لے رو کی سے تاجہ زمین جتنے تھو شاعر  
 گذرا ہر پرفاق میں جو ابری دورا  
 اس عہد میں کامل ہو کر ہر فن میں ہزاروں  
 تعریف خصوصاً طبعی کے شعر کے  
 وہ بلبلیں تھیں گرچہ ہزار ہنسنے زیادہ  
 ایک ایک کی ہر چھہ شور سے اب تک  
 اس دورہ کو کون بلبلیوں سے زیادہ  
 نام اون کا طور ہی نظری ہو کہ کوئی  
 گلزار فن شاعری میں تابقیامت  
 اگر سیر جو ہیں گلشنیں دیوان کی اون کے

ہر ایک کو وہ سیر بھر اور اپنی سوا سیر  
 یہ خط نہ ہو کسی خاطر میں گرہ گیر  
 دانائی کی گواہی کے مقرر ہو دین چاہیے  
 وانا و نہیں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو فر  
 کرتا ہوں و نہ تو کی بے شفی کو میں تحریر  
 ہر ایک ہو اگرچہ کہ فن اپنے میں تحریر  
 اللہ نے اس وقت کو بختی بختی یہ تاثیر  
 حاجت نہیں اظہار کی سب ہیں شاہ  
 اس عصر کے کہ نہیں زبان کرتی تقصیر  
 گلشن میں سخن کے تھارک چھہ تقریر  
 گر گوش سپہرین پر گوش چاہیے  
 وہ بلبلیوں کا زمرہ و نغمہ جہانگیر  
 بلبلی کیا زمرہ اون کا سا بہ تحریر  
 بختی رنگی اون کی ہی ستائی ہم وزیر  
 اگر ہم سے کچھ بہرہ تو رکھتا ہے تقدیر



ہر ایک کو وہ سیر بھر اور اپنی سوا سیر  
 یہ خط نہ ہو کسی خاطر میں گرہ گیر  
 دانائی کی گواہی کے مقرر ہو دین چاہیے  
 وانا و نہیں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو فر  
 کرتا ہوں و نہ تو کی بے شفی کو میں تحریر  
 ہر ایک ہو اگرچہ کہ فن اپنے میں تحریر  
 اللہ نے اس وقت کو بختی بختی یہ تاثیر  
 حاجت نہیں اظہار کی سب ہیں شاہ  
 اس عصر کے کہ نہیں زبان کرتی تقصیر  
 گلشن میں سخن کے تھارک چھہ تقریر  
 گر گوش سپہرین پر گوش چاہیے  
 وہ بلبلیوں کا زمرہ و نغمہ جہانگیر  
 بلبلی کیا زمرہ اون کا سا بہ تحریر  
 بختی رنگی اون کی ہی ستائی ہم وزیر  
 اگر ہم سے کچھ بہرہ تو رکھتا ہے تقدیر

ہرگز نہیں کہتا کہ وہ لعل کا رہنما  
 جتنا کہ ہو سنگ ہو رنگ ہو لعل  
 سوانہیں ہر اکبات ہر اکا سخن و شعر  
 کہیں بائیں خدائے یہ تمام اوتکے سخن  
 ہیں وہ دیکھتا پچان جتنے زبان کے  
 یہ کیا غضب فام جہان پر جو خدایا  
 جو ایسی بائیں ہونوال و سکھ کدین  
 آیا ہے عجب دور یہ تاجند کرے گا  
 نادان سیفہ پتے تہیں سمجھیں گے وانا  
 اچھوں کو پراجو کے بیشک وہ برا  
 تجھسانہ برا ہو دیکا آفاق میں کوئی  
 مانند ترے اور بھی بے معنی سکے ہیں  
 کسے نے نہ پرشائیں کچھ اوسکے سخن کی  
 جو خاک کوئی چھینکے ہو خورشید کے اوپر  
 نازان ہے عبت تو سخن پرچ پرانے

دیکھا سخن اہل جہان تا سخن میر  
 پاتا ہر سخن کب لعل و لعل کی توقیر  
 کہتا نہیں یہ جتنے ہیں گنام و نسا  
 وصف اپنی میں یہ شعر جھون کے کیا تو  
 لڑتی ہے سدا اگر گبار سے تقریر  
 ابلوند یا تو نے مگر فہم ہر تقدیر  
 اور لچر میں ہو عام کے سو پاؤہ توقیر  
 اسطورہ اور وضع سو گردش فلک  
 اور لائینگے وانا ونگی کہ جو بخیر  
 ہو ونگی برونگی نہ کھیا جھون میں تو  
 اچھوں کو چاچھے ہیں تو اوفکی کر تخمیر  
 زندان حاکف میں ہو جو کوئی زنجیر  
 رکھتی ہے زیادہ یہ مثل ہر تشہیر  
 سو دے ہو خاک اپنی ہی آنکھوں میں وہ  
 معنی سے تری طبع کا ہرگز نہیں تخمیر

ہرگز نہیں کہتا کہ وہ لعل کا رہنما  
 جتنا کہ ہو سنگ ہو رنگ ہو لعل  
 سوانہیں ہر اکبات ہر اکا سخن و شعر  
 کہیں بائیں خدائے یہ تمام اوتکے سخن  
 ہیں وہ دیکھتا پچان جتنے زبان کے  
 یہ کیا غضب فام جہان پر جو خدایا  
 جو ایسی بائیں ہونوال و سکھ کدین  
 آیا ہے عجب دور یہ تاجند کرے گا  
 نادان سیفہ پتے تہیں سمجھیں گے وانا  
 اچھوں کو پراجو کے بیشک وہ برا  
 تجھسانہ برا ہو دیکا آفاق میں کوئی  
 مانند ترے اور بھی بے معنی سکے ہیں  
 کسے نے نہ پرشائیں کچھ اوسکے سخن کی  
 جو خاک کوئی چھینکے ہو خورشید کے اوپر  
 نازان ہے عبت تو سخن پرچ پرانے

ہرگز نہیں کہتا کہ وہ لعل کا رہنما  
 جتنا کہ ہو سنگ ہو رنگ ہو لعل  
 سوانہیں ہر اکبات ہر اکا سخن و شعر  
 کہیں بائیں خدائے یہ تمام اوتکے سخن  
 ہیں وہ دیکھتا پچان جتنے زبان کے  
 یہ کیا غضب فام جہان پر جو خدایا  
 جو ایسی بائیں ہونوال و سکھ کدین  
 آیا ہے عجب دور یہ تاجند کرے گا  
 نادان سیفہ پتے تہیں سمجھیں گے وانا  
 اچھوں کو پراجو کے بیشک وہ برا  
 تجھسانہ برا ہو دیکا آفاق میں کوئی  
 مانند ترے اور بھی بے معنی سکے ہیں  
 کسے نے نہ پرشائیں کچھ اوسکے سخن کی  
 جو خاک کوئی چھینکے ہو خورشید کے اوپر  
 نازان ہے عبت تو سخن پرچ پرانے

ہرگز نہیں کہتا کہ وہ لعل کا رہنما  
 جتنا کہ ہو سنگ ہو رنگ ہو لعل  
 سوانہیں ہر اکبات ہر اکا سخن و شعر  
 کہیں بائیں خدائے یہ تمام اوتکے سخن  
 ہیں وہ دیکھتا پچان جتنے زبان کے  
 یہ کیا غضب فام جہان پر جو خدایا  
 جو ایسی بائیں ہونوال و سکھ کدین  
 آیا ہے عجب دور یہ تاجند کرے گا  
 نادان سیفہ پتے تہیں سمجھیں گے وانا  
 اچھوں کو پراجو کے بیشک وہ برا  
 تجھسانہ برا ہو دیکا آفاق میں کوئی  
 مانند ترے اور بھی بے معنی سکے ہیں  
 کسے نے نہ پرشائیں کچھ اوسکے سخن کی  
 جو خاک کوئی چھینکے ہو خورشید کے اوپر  
 نازان ہے عبت تو سخن پرچ پرانے





اوستادوں کی تشادوں سے اشتہار پہلاط کا اطلاق  
 کا کوئی مصرع کوئی مصرع ہو یا  
 منہ سے گزرے کہیں لفظوں کی رعایت  
 ٹھہرایا ہو معنی کوئی مصرع اوستاد  
 لکھا ہے کہیں شیخ پہ علمی کا یا  
 لکھی ہے کسی شعر کی تقریر تضحیک  
 کر ڈالے قلم خوردہ کہیں صفحہ کے صفحہ  
 لے سعدی سے تا جامی و خسرو و حسن  
 جو تھے مقدم متوسط متاخر  
 وہ تذکرہ اودن سب کے سخن سے تھا فرین  
 اوستادوں پر ہات وہ اسطرح کیا صا  
 سودا ہوا اوسم گل تصور سیلچران  
 بعد اوستا کے افان میں جو آیا تو یہ سمجھا  
 استاد فلک تہہ ہو خلق کے نزدیک  
 کرتا ہے کلام کو جو ان شخصوں کی اصلاح  
 سودا کے ہوا دل کو یقین کیا یہ حال

معنی کوئی لفظ کہ اوستا لکھی تقریر  
 لفظوں کا تبدیل کہیں معنی کی بے تغیر  
 مصرع کوئی معنی کہ اس میں کیا نظم  
 پھر کہ کہیں لفظ اوستا جو تھی شیخ کی تقریر  
 سمجھا نہ کہ ہوا اپنی ہی ناہمی کی تقریر  
 خط کہیں کے اوراق کے اوراق کی تقریر  
 لے مولوی روم سے تا محسن تاثیر  
 ذات اوستا کی ہوئی شاعری کی بانی تعمیر  
 قاصر و متاخر کہ میں آفاق کی تقریر  
 حبص سے چورنگ لگا تو ہین شمشیر  
 یون دیکھی جب دیکھی وہ چین بندی تحریر  
 نزد اوستا اس صلاح میں کچھ ہوئی تعمیر  
 از رے شرف خاک رہا اوستا کی بڑا کبیر  
 استادوں کی اوستا کی وہ ٹھوکان ہم وزیر  
 وقت اپنی کا وہ شخص بلا شک بڑا کبیر

کام کوئی مصرع کوئی مصرع ہو یا  
 منہ سے گزرے کہیں لفظوں کی رعایت  
 ٹھہرایا ہو معنی کوئی مصرع اوستاد  
 لکھا ہے کہیں شیخ پہ علمی کا یا  
 لکھی ہے کسی شعر کی تقریر تضحیک  
 کر ڈالے قلم خوردہ کہیں صفحہ کے صفحہ  
 لے سعدی سے تا جامی و خسرو و حسن  
 جو تھے مقدم متوسط متاخر  
 وہ تذکرہ اودن سب کے سخن سے تھا فرین  
 اوستادوں پر ہات وہ اسطرح کیا صا  
 سودا ہوا اوسم گل تصور سیلچران  
 بعد اوستا کے افان میں جو آیا تو یہ سمجھا  
 استاد فلک تہہ ہو خلق کے نزدیک  
 کرتا ہے کلام کو جو ان شخصوں کی اصلاح  
 سودا کے ہوا دل کو یقین کیا یہ حال

اوستا کی تشادوں سے اشتہار پہلاط کا اطلاق  
 کا کوئی مصرع کوئی مصرع ہو یا  
 منہ سے گزرے کہیں لفظوں کی رعایت  
 ٹھہرایا ہو معنی کوئی مصرع اوستاد  
 لکھا ہے کہیں شیخ پہ علمی کا یا  
 لکھی ہے کسی شعر کی تقریر تضحیک  
 کر ڈالے قلم خوردہ کہیں صفحہ کے صفحہ  
 لے سعدی سے تا جامی و خسرو و حسن  
 جو تھے مقدم متوسط متاخر  
 وہ تذکرہ اودن سب کے سخن سے تھا فرین  
 اوستادوں پر ہات وہ اسطرح کیا صا  
 سودا ہوا اوسم گل تصور سیلچران  
 بعد اوستا کے افان میں جو آیا تو یہ سمجھا  
 استاد فلک تہہ ہو خلق کے نزدیک  
 کرتا ہے کلام کو جو ان شخصوں کی اصلاح  
 سودا کے ہوا دل کو یقین کیا یہ حال

اوستا کی تشادوں سے اشتہار پہلاط کا اطلاق  
 کا کوئی مصرع کوئی مصرع ہو یا  
 منہ سے گزرے کہیں لفظوں کی رعایت  
 ٹھہرایا ہو معنی کوئی مصرع اوستاد  
 لکھا ہے کہیں شیخ پہ علمی کا یا  
 لکھی ہے کسی شعر کی تقریر تضحیک  
 کر ڈالے قلم خوردہ کہیں صفحہ کے صفحہ  
 لے سعدی سے تا جامی و خسرو و حسن  
 جو تھے مقدم متوسط متاخر  
 وہ تذکرہ اودن سب کے سخن سے تھا فرین  
 اوستادوں پر ہات وہ اسطرح کیا صا  
 سودا ہوا اوسم گل تصور سیلچران  
 بعد اوستا کے افان میں جو آیا تو یہ سمجھا  
 استاد فلک تہہ ہو خلق کے نزدیک  
 کرتا ہے کلام کو جو ان شخصوں کی اصلاح  
 سودا کے ہوا دل کو یقین کیا یہ حال



[illegible]

لکھنے کا رسالہ کہ جو پہنچا اوس کو حال  
تھیجے تھا بقا کرتین دی شعر کی اسنا  
ہر چند ہی نہیں یہ تکرار کئی روز  
سو داکے جو بین شعر مکیں رد ایراد  
ایک شعر ازا بگم یہ لکھتا ہے کہ جسکا  
مضمون کہ اوس فارسی کہ شعر کے موزون  
تھا اول مہ افضل میں گرفتہ قح اسبا  
سو داکے یہ اوس شعر پر چرتے کہ تو نے  
ریت ہیں قبح کو وہ گل دلالتے تشبیہ  
ہے شکل گل دلالتے شگفتہ کہ گرفتہ  
صورث گل دلالتے کی آگ ہوئی گرفتہ  
معنی سے سو بندش الفاظ کے جسکے  
اوستاد کا تب شعر سنہ کیلئے اپنے  
اوستاد کے اس شعر کے مضمون کو بھی نہیں  
کیا یاد خوشی کے عجیب بھرم میں میرا

[illegible]

تاریخ طباطبائی و نجفین و خراجی و کرامت و معجزات و شرف و عزت و

اگر وہ نام نہ ہو تو اسے نہ جانے کہ کس کی بیٹی ہوگی حالت بدی تو جو ہوئے وہ ان سے گریہ کرے کہ بن عیدین کے چلے رہے وہ یوں کہ  
 اس حال کو دیکھ کر وہی کہ جو چاہے وہاں سے گریہ کرے کہ بن عیدین کے چلے رہے وہ یوں کہ  
 سو وہ سب چھپرے کو پایا یہ نواب سے چاہا کہ ان سے صلح کرے کہ وہی کہ جو چاہے وہاں سے گریہ کرے کہ بن عیدین کے چلے رہے وہ یوں کہ

یہ بولے وہ سب بچھڑے ہی تھو کہ لیکن  
 سو وہ انے کہا اس گھڑی جھکے خفان  
 کل ونگا میں انکے کہ دوپہر او  
 پس چھری ایک شخص کو کہہ دو کہ وہی  
 کہنے لگے بچائیں گے ہم تم کو اسی وقت  
 اورے اور سالہ کو جو لکھا ہے وہ نے  
 سو وہ انے ان اشار کی دیکھی جو پتہ  
 ناچار میرا نہ کو منگا اوس میں ہٹھا  
 او میں سے چھری کھینچ وہ میں آکر چلی  
 اسطرح سے جب لچلا تھا اوسے پا کر  
 گھر اوسکے سولے پہنچو تھے تا دس قدم  
 نواب سعاد علی خان ہاتھی کے اوپر  
 دیکھیں تو بے مزاریع ایک میاں بلو  
 سو وہ اسے لگے پوچھنے یہ ماجر کیا ہے  
 بٹھلا لیا نواب سعاد علی خان نے

جلدی ہو بلایا کر وچنے میں تاخیر  
 بیج جائے اور تکیے موقوف یہ تقریر  
 جاگیر نہیں ہو جو کرینگے مجھے تغیر  
 اور سر یہ گھڑے دو ہوئے کہ برہنہ شہر  
 چلے میں لیکن کے گئے ہرگز نہ وہ  
 جانیکی نہیں پیش تمھاری گولی تقریر  
 سمجھا کہ کرینگے نہ یہ بد ذاتی میں قصیر  
 جب دیکھی کوئی اوسے جزا اسکو نہ پیر  
 چڑھ بٹھا میاں نہیں بھی اک نطفہ شہر  
 وہ لشکر شیطان دعا پیشہ بے پیر  
 ناگاہ تماشا یہ دکھائے او میں تقدیر  
 باوج و حشم او سگھڑی آکر ہو گھر گہر  
 اور گز ہو بس میاں کے اک جمع مقام  
 شکر کے اوسل خال کی کچھ تھوڑی سی  
 سو وہ اسے تسلی اپنی خواہی میں پتھر

یہ ان سے کا احوال کیا کہ بھرا  
 نواب جو سو وہ اسے فرمائے یہ  
 داخل ہو مکان میں اس کا جہور ہوں وہ  
 حاکم نہیں اس عہد کا جہور ہوں وہ  
 کہتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے

۲۵  
 ان کو دیکھ کر کہہ دیا جانا میں تدبیر  
 سو وہ اسے کہا کہ اس کا دل غش وہ  
 ان کو دیکھ کر کہہ دیا جانا میں تدبیر  
 سو وہ اسے کہا کہ اس کا دل غش وہ

اگر وہ نام نہ ہو تو اسے نہ جانے کہ کس کی بیٹی ہوگی حالت بدی تو جو ہوئے وہ ان سے گریہ کرے کہ بن عیدین کے چلے رہے وہ یوں کہ  
 اس حال کو دیکھ کر وہی کہ جو چاہے وہاں سے گریہ کرے کہ بن عیدین کے چلے رہے وہ یوں کہ  
 سو وہ سب چھپرے کو پایا یہ نواب سے چاہا کہ ان سے صلح کرے کہ وہی کہ جو چاہے وہاں سے گریہ کرے کہ بن عیدین کے چلے رہے وہ یوں کہ

خاصہ میں نہ تھا اور نہ اس کے لئے کوئی اور  
 نواب کے لئے کیا بات بناؤ انہیں کہ جس  
 تھا اور اس کے لئے کوئی اور نہ تھا اور نہ  
 رکھتا تھا اور نہ اس کے لئے کوئی اور نہ  
 خاصہ میں نہ تھا اور نہ اس کے لئے کوئی اور نہ

ازہر فراہ او کے چنا اپنے کسی تدبیر  
ارکان سے تباہی بلا کر کیا اوسے  
یہ کام کروا س میں زمین  
سب شیخ شمس کروا اوسے تقریر  
سو اسے لکھ کر دیا تھا  
حاضر ہے چاہے ارکان  
میں لکھ جائے کہ میں وہ لکھ کر  
قصہ چاہے کہ میں وہ لکھ کر  
سو اسے لکھ کر دیا تھا

احوال روز بروز  
سودا

سودا کے کہا اگلی میں تفصیل کے گزرا  
 یہ کیا کریں اسمین کہ مقدر مراد یوں تھا  
 رخصت اوصین سودا کی عطا وافر  
 ہر کالجے زو اب صف اول کے تھو جان  
 سودا کے تین بچے چلتے تھے جیسے وہ مرد  
 اور ڈالتے تلوار سے مارا سکودہ نامرد  
 پایا ہے اکیلا جو سلاطین کو اکثر  
 پر کندہ کیا اوسنے جو استاد کو اس کے  
 سودا کا کشاکش وہ ہوا موجب عزت  
 اللہ جو اشخاص تو کرتا ہے مقرر  
 شاعر کے تین کام ہو کیا تیغ و سپر  
 اثبات قصور اسکے ہوا تیغ و زبان  
 اے مصحفی اس طرح سے یہ سانچہ گزرا  
 بد ذاتی میں کچھ شبہ تھا او کو لیکن  
 بے سننے کی تغیر کہ اس جنگ جلد

سر کے ہر اگلے اوچون کیے جب  
 انسان کو لازم ہو رہے تان نقد  
 حاصل یہ اوصین اس حرکت کی توفیر  
 جاعرض کیا دیکھ گئے تھے جو تفسیر  
 پہنچاتی گھر اپنے اوسے بالفرض و تقدیر  
 عورت کی سودا کی نہ ایک جھانٹ کی  
 اس طرح سے ہین لیکے لاخجور شمشیر  
 دس کندہ کی اب مشکل و شوار ہو ظہیر  
 اس کے بڑھی وراو سکی تو استاد کی توفیر  
 اون کے لیے ہر امر میں عورت کی ہوتویر  
 جب اڑنیکو و حق زبانی اوس شمشیر  
 جس نے کی با تیغ و تبر لڑنیک کی تدبیر  
 جو تو نے بقا ساتھ کیے مو کے خریز  
 خفت سے اوس کو کون دے عورت جو تقدیر  
 جس سے پڑی افساد کے بنیاد کی تعمیر

سودا کے کہا اگلی میں تفصیل کے گزرا  
 یہ کیا کریں اسمین کہ مقدر مراد یوں تھا  
 رخصت اوصین سودا کی عطا وافر  
 ہر کالجے زو اب صف اول کے تھو جان  
 سودا کے تین بچے چلتے تھے جیسے وہ مرد  
 اور ڈالتے تلوار سے مارا سکودہ نامرد  
 پایا ہے اکیلا جو سلاطین کو اکثر  
 پر کندہ کیا اوسنے جو استاد کو اس کے  
 سودا کا کشاکش وہ ہوا موجب عزت  
 اللہ جو اشخاص تو کرتا ہے مقرر  
 شاعر کے تین کام ہو کیا تیغ و سپر  
 اثبات قصور اسکے ہوا تیغ و زبان  
 اے مصحفی اس طرح سے یہ سانچہ گزرا  
 بد ذاتی میں کچھ شبہ تھا او کو لیکن  
 بے سننے کی تغیر کہ اس جنگ جلد  
 سر کے ہر اگلے اوچون کیے جب  
 انسان کو لازم ہو رہے تان نقد  
 حاصل یہ اوصین اس حرکت کی توفیر  
 جاعرض کیا دیکھ گئے تھے جو تفسیر  
 پہنچاتی گھر اپنے اوسے بالفرض و تقدیر  
 عورت کی سودا کی نہ ایک جھانٹ کی  
 اس طرح سے ہین لیکے لاخجور شمشیر  
 دس کندہ کی اب مشکل و شوار ہو ظہیر  
 اس کے بڑھی وراو سکی تو استاد کی توفیر  
 اون کے لیے ہر امر میں عورت کی ہوتویر  
 جب اڑنیکو و حق زبانی اوس شمشیر  
 جس نے کی با تیغ و تبر لڑنیک کی تدبیر  
 جو تو نے بقا ساتھ کیے مو کے خریز  
 خفت سے اوس کو کون دے عورت جو تقدیر  
 جس سے پڑی افساد کے بنیاد کی تعمیر

[illegible]

جمل اوسکی کا اور سرقہ کا تہہ چھو کھلتا  
 جمل اوسکی کرے ناز سد اعلم و ہنر پر  
 ہر چند کہ ہیں اوسکے مراتب تجھ بلج طر  
 اس نکتے سو قدر اوسکی نہ یکذر ہوئی  
 اغلاط و توار کا کرے اوسپہ تو بہتان  
 لکھتا تو اگر یہ کسی گمنام کے حق میں  
 اوس کا ہنر و فضل برک دل پہ لکھا ہے  
 ہر فرد کے ہے پیش نظر تجھے زیادہ  
 جانے ہو اوس ماہی مہ ذہ و خوشیہ  
 ایسا نہیں گذرا ہو جہا نہیں کوئی اتنا تک  
 ذکر و سکا ہو لکھنا تر ایسا کہ جہا نہیں  
 اگر نظم و کثر میں جو یہ تو نے لکھا ہے  
 کیا جو تری اوسکی اگر مچ کرے تو  
 دھوپلے تو باشک و گلاب پیو دین کو  
 کس واسطے گذرا ہے وہ مقبول طبع

[illegible][illegible]



[illegible]

اور وہ بہن خیردار جو اس سے تھے نزدیک  
 رہنے کہ میں گو صحبت سودا میں پہنچا  
 منہ پانے سے جو چاہو سو بات نہ رکھو  
 متحیر کہ اس سید پاکیزہ نسب کی  
 ایک میں کون تجھ کو سخن واقعی تیرا  
 نے دوستی سودا سے ہو نہ دشمنی تجھے  
 ساری بے زبردستی خوبی سخن ہے  
 جو گزے ہیں مقبول خدا اونکے سخن کے  
 مقبولی و مردودی طرف سے خدا کے  
 تو کیا گیگا اور کہے گا کوئی کیسا اور  
 سب نیتہ کہتے ہیں یہ سودا کے سخن کو  
 لگا نہیں کھاتی ہو کسی باتیں اس سے  
 یہ کہتے ہے آویزہ گوش دل دانا  
 قائم رہا کوئی میدان میں اس کے  
 شہباز خیال و سکار کے تھانہ جنگال

یہ اپنی طرف توئے کنایہ کیا مگر یہ  
پرینے سخن اپنے کو دی ویسی ہی توفیر  
بے رتبہ کئی شعر توئے خلق میں تشہیر  
لی توئے نعمت لعلت و نفرین کی جاگیر  
تفہیم میں اس کے کرے فہم جو تعصیر  
دربار میں کسی شخص کو بیج جان یہ تفسیر  
کرتی ہو جو عالم کے دلوں کے تملیکین  
دلہائے خلالت پہ ہو چھائی ہوئی تاثیر  
پیشاں میں بنین جاتی ہو کچھ سعی و تدابیر  
شاعر کجبان جتنے ہیں او خود ستا پیر  
جو حق نے دیا ہو شرف و عزت تو فیر  
یوں کہنے کو لوگوں کے نوادستاد بھی ہیں کہ  
ہر چہ کہ احمق کے جگر کے لیے ہے تیر  
نغم اپنے میں گو بیتہ معنی کا ہوا شیر  
تھے جتنے معانی و مضامین کے کچھیر

۲۹  
 افسانہ

۲۹

میں بات کو پہچان کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے  
نہایت کی اذیت نہ دلائی کہ تم







میری صفائی قصیدہ کو میری شہسوار  
 آفت سے خطاب اور سکودیا پر سر  
 تہجرتی ہے اجالت نہ دعا یہ بین سر  
 تہجرتی ہے اجالت نہ دعا یہ بین سر  
 تہجرتی ہے اجالت نہ دعا یہ بین سر  
 تہجرتی ہے اجالت نہ دعا یہ بین سر

اس رنگ پر قافیہ سوئے ہیں اس بین  
 سب فارسی و ہندی ملا قافیہ او  
 ان قافیہ بین آٹھ سوار کئے ہیں اشتہار  
 تکرار قافی کے ہیں استاد کے خاطر  
 صاحب سا ہو آگونی کم آفاق ہیں استاد  
 اس شاعر سار کے قصیدہ کو کو جو کھیا  
 پہ پہنچنے جسے وہم فرشتہ کا بجی زہنا  
 تکرار کو پر قافیہ کے حسن مجھ کر  
 مضمون معانی کو بدل وئے کیا ہے  
 استادوں کو نزدیک نہیں عجب ہیں  
 القصہ کہ جسم چمن نطق میں میر  
 نگہ بستہ بنایا ہے طبع عقل میں  
 تا اس کے تفریح سے تفریح کریں حاصل  
 بہر حقا و منتہ ہے تیرون کا یہ گویا  
 اور مرتے ہیں سن او کے تین وہ کہ لگو

خامہ کی مری کچھ نہیں اس میں  
 کچھ تیس سے شاید کہ زیادہ ہوں بہ  
 کس طرح سے اس میں نہ توانی ہوں تکریم  
 اس ذکر کو ان بیہوش لایا ہوں تہجرت  
 لائق ہو اس سے گرین اکون شاعر و نگار  
 رکھتی ہے بلندی معانی یہ وہ تفریح  
 ہر چند اوٹے عرش پہ ہو کر کے ہوا گہر  
 صورت کیش معنی وہ بہ ازانی تصور  
 بعد ایک دو بیہوش کو دہی قافیہ تحریر  
 نادان ہو جو یہ عجیب مجھ کر کے تحقیر  
 اس رنگ شگفتہ پہ ہو اگلبن تقرر  
 گل لاکے گلستان طبعیت سے یہ تفریح  
 جو وقت مطالع کریں یہ خوبی تحریر  
 دیکھتے سے اسے ہوتے ہیں از بسکہ وہ لکیر  
 بر مصرعہ جیتا و سکا جگر ادنیٰ میں جان تیر

بجا تو اس انجام رسانند ہر بیع  
 خاتمہ قصیدہ ہر بیع  
 بجا تو اس انجام رسانند ہر بیع  
 خاتمہ قصیدہ ہر بیع  
 بجا تو اس انجام رسانند ہر بیع  
 خاتمہ قصیدہ ہر بیع  
 بجا تو اس انجام رسانند ہر بیع  
 خاتمہ قصیدہ ہر بیع

۳۳  
 ۳۳  
 ۳۳

ہر از باب اسق و ذکا محسنی غنا فہم داد سندس  
 کہ تو داری سید بیدار و دلدادہ سید و تبار و دولہا  
 کہ تو داری سید بیدار و دلدادہ سید و تبار و دولہا  
 کہ تو داری سید بیدار و دلدادہ سید و تبار و دولہا  
 کہ تو داری سید بیدار و دلدادہ سید و تبار و دولہا



و این را بنام خود می نویسد و در میان ایشان  
 که از کیفیت و احوال او پرسیده اند  
 جواب می دهد و می گوید که این  
 کتاب است که در میان ایشان  
 بسیار است و می گوید که این  
 کتاب است که در میان ایشان

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





یکپای مردی میخواست چندان در نصیحت بنده و امعاف فرمایند چون کلمات  
التماس نمودم خان مذکور این شعر خواند و در زبان آوند شعر آید بحال  
ذائقه خویش گریام بدیک شای بامره در روزگار نیست بعد از خواندن شعر  
فرمودند که مگر صاحب را خبر نیست این نامبرده بار آکی بخاطر می آوند هرگاه که  
آفتاب یان انداخته شمس الدین فقیر چنین می فرمایند که در رساله عروض  
او پنج و شش جا غلط فاش بر آورده ام و بر اشعار شیخ آیت الله صنع  
اعترافات دارند و اشعار نور العین واقف را اکثر جا اصلاح مینمایند و اشعار  
صانع و دیگران را سهل انگاشته میفرمایند که دیده و نادیده خط کشیدن بر اشعار  
ایستاد موقوف نمودم چون خان موصوف چنین فرمودند بنده بدرستی التماس  
نمودم بحال است هرگاه پیش مرزا یحیی کسان اعتبار ندارند تا بمن هیچمان چه رسد  
طلب انصاف ز بنده و دراز دانی صاحب مست غرض با وصف نیمه نمایان  
آن اجزای قلم خورده را بجزر آتش حتر انداخته بکیده خاطر بر خاسته بخانه خود  
تشریف بردند چنانچه درین ایام گاه بیگاه که این عالمی سیر این ابیات نموده  
رفع اکثر اشعار شیخ سعدی و امیر خسرو دهلوی و مولوی و مولوی جامی غیر  
استاذ قدیم و جدید که منتخب برگزیده عالم اند قلم خورده بنظر درآمده و بسبب







درین کتب است که در یاد دایم  
 چون درین کتب است که در یاد دایم  
 درین کتب است که در یاد دایم  
 درین کتب است که در یاد دایم

بیاحالین علی خان آلود  
 درین کتب است که در یاد دایم

درین کتب است که در یاد دایم  
 درین کتب است که در یاد دایم

درین کتب است که در یاد دایم  
 درین کتب است که در یاد دایم

درین کتب است که در یاد دایم  
 درین کتب است که در یاد دایم

درین کتب است که در یاد دایم  
 درین کتب است که در یاد دایم

که کام عاشق نا کام میتواند داد  
 برگزیده است باین زنبه حسن خط  
 اگر شنوی از دود سه حرفی چه میشود  
 آنکه دل را دعا بخیرگی بر چشم خویش  
 بغیر ما که دست نام میتوان داد  
 ما سر سبز طرد ایوب و دیده ام  
 صاحب چاشنید مردم بر آتش  
 سون متر سم و دوا آفتاب من شود

### حکیم شیخ حسین شهرت

نشسته هرگز که محسوب من از مردم دنیا  
 سودای بار محنت وصل تو در گرفت  
 پیش چون خودی هنگام عرس محاطام  
 برنگ بوی چینی میدم جادو دل خوش  
 گدالی را به نخواست میکند امروز و پیشان  
 پریشانست بوی فیهر جاییم و شهرت  
 اگر فتنه بود از لعل لبش دستام سیخو اتم  
 نام صاحب جوهران از کار فراموش بکنم  
 عشق چون کار عیار اندک زایم جان  
 اگر کردم حسد بر تارک دنیا حسد کرد  
 بید رو رخ جو رو جفا را اگر آن مکن  
 همان خویش را لکن ندیدی کاش میدیدی  
 اگر از لعل یا لعل بدست من سس بر  
 چه میکردند اگر سید اشقت این هم دنیا  
 نیند اتم گره از لعل ما کاکل کشاد  
 که من کار نایان کرده ام انعام بخوانم  
 شادی از برین دعوای دشمنان  
 کوکین معشوق را از سنگ سید کرده است

درین کتب است که در یاد دایم  
 درین کتب است که در یاد دایم

چون دو بهر می کردی که مستوجب است ازین روزگار است  
 و این عمر هر چه چوین بجز از نظر و بهر نادرست  
 و این عمر هر چه چوین بجز از نظر و بهر نادرست  
 و این عمر هر چه چوین بجز از نظر و بهر نادرست

# محمد قلی سلیم طهری

میر اندکون چو بگل من دیوانه  
 کنم چون موی پیچیده زینت تن  
 شرابی کشد اینجا که ز در را  
 که خاک بودم و بفروخت چون غیر را  
 که از بهار نکر دند باخسده مارا  
 از نکست گل است علاج ز کام ما  
 بلبل میدهم گل اگر در دست من  
 که در قبیله ما هر که بود مجنون شد  
 فکر آزادی چو در اندیشه نیست  
 و چه سود اسیان نگاه میخوانند  
 گفت این بد بخت شق عشقنازی  
 دماغ کو که کس حرف انتظار کند  
 خونهای خلق آینه شد این خون تازه است  
 آه اگر مهر خوشی ز دهان بر خیزد

آنکه بر آگ می زد پیش ازین از دوستی  
 نگاه با غنا نمی پرستم لاله دگل را  
 یکسکه بر چمن طبع پر خند و در را  
 سلیم یاد فراموشی عشق در انازم  
 از طببلان گلستان سلیم صد فریاد  
 لب باغبان بجان تو ما آورده ایم  
 به عشوق کسی برگزیده ام میل آمیزش  
 رسید کار بجای ز عاشقی مارا  
 اندر گرفتاری چسبید نام سلیم  
 ز ناز و غم دران چشم هر چه خواستی  
 گرم آتش بازی ام چون دید طفل پیر  
 اگر غم آینکه دهد و عده نشاید امید  
 آن لب سلیم آب بقار اشید کرد  
 و او دید و ست از تو شکوه بسیار سلیم

ای کاش

تو این گویند که از خسته  
 اسوای عالمی شدی از دست گل خان  
 صید از دست تو سلیم  
 در این دین و دوازده این عجب است  
 چوین که درین فصل خورشید است  
 و این دین و دوازده این عجب است  
 چوین که درین فصل خورشید است

خفته سناری

عقل علی شمس

دردی

درد کی کجی  
درد و ذوق پیچ که کم طلب باز خوا  
شوق و غم که در دل که بود و بدو خوش نش  
بروز غم و تو بر دل که بود و بدو خوش نش  
هم تو که روی و تخت بنام گردون نش  
دانا کس شیری  
خوش و غم که در دل که بود و بدو خوش نش  
دوست اگر ندی می بود و بدو خوش نش  
دوست اگر ندی می بود و بدو خوش نش

درد کی کجی  
درد و ذوق پیچ که کم طلب باز خوا  
شوق و غم که در دل که بود و بدو خوش نش  
بروز غم و تو بر دل که بود و بدو خوش نش  
هم تو که روی و تخت بنام گردون نش  
دانا کس شیری  
خوش و غم که در دل که بود و بدو خوش نش  
دوست اگر ندی می بود و بدو خوش نش  
دوست اگر ندی می بود و بدو خوش نش

دردی که میکشد و لم از انتظار وصل  
گره شد بر تو از تنگی جایم شمع تابان

دردی که میکنند و لم از انتظار وصل  
گره شد بر تو از تنگی جایم شمع تابان

برنگ دیگر امروز نصیحت میکنید صحیح  
 هنوزم پیش آمده اعتنا نکرده است ای تمام  
 افسوس که کار مشکل افتاد

برنگ دیگر امروز نصیحت میکنند صحیح  
هنوزم پیش آنکه اجتناب هست از تمام  
افسوس که کارشکل افتاد

می خور چید آنکه نشناسد ز گل گچین تر  
چند برهفته گم خون دل میخواران

می خور چید آنکه نشناسد ز گل گلی تر  
چند بر نهفته گم خون دل میخواران

بیوا از شعبه آه دل دیوانه ما  
اقتاد و کیف زلف تو و کام گرفتیم

بیوا از شعبه آه دل دیوانه ما  
اقتاد و کیف زلف تو و کام گرفتیم

[illegible]

بیو از شعله آه دل دیوانه ما  
افتاده یکت زلف تو و کام گرفتیم

سیل دودی شد و بر خاست و یزدانه  
شب بر سر دست آمد و آرام گرفتیم

رضی الله عنہ من پیشاپوری  
بسم نازنین آنکس که در دل با امیر است دارد  
همین بود که در تکرار می سوخته دل را  
این سخن را در روزی که در این دنیا پوری

اصغر علی جمشید  
رضای بنزله دم شمع به جنت حسن  
رضا عروسی  
دل جان

فقیہ دارم من

پہلے

کتابخانه قاصدراگبدان  
مکتب

من پیشاپوری

[illegible]

چنانچه

از قیام عجب شکر است  
و در هر روز از این شکر

بیر نظام الدین  
و در هر روز از این شکر

بجای آن که ما سران  
و در هر روز از این شکر

ول جان پیرده بسکه چیداد در بر

بیر رضی ارطمانی

با در مکن که از تو دل آزرده میروم  
چند دوستی است بآن سنگدل رضی

رضای کاشی

مینا ز عاشقان معشوق را در نازی آرد

سعد الدین راقم

ز آزار دل من بکسیر موم نمی گردد

بیر محمد زمان خان راسخ

از گشت چمن بیرون چنان سروا مانده

حسن بیار چه گویم مثل که بمثل است

بلطف اوستم رود گاری مانده

سلطان سادجی

دعوی زهد تو آن روز مسلم دارم

شکل صنوبری که دلش نام کرده اند

دل خجسته

که در جدائی و ایند ز این داری

مهر کاشی

بجای آن که ما سران

جای زید و ن شانی

دکتر از دول غوغا

بجای آن که ما سران

بجای آن که ما سران

بجای آن که ما سران

بجای آن که ما سران

بجای آن که ما سران



سید

[illegible]

کتابخانه ملی افغانستان

پس یہ کہ وہ عشق کی کھاد زراعت کا رستہ

五

تاریخ و حوالہ عاشق دوست نامہ  
بمقام خان جوہر باب رسیدہ و چون  
رامی شاہ ۱۰۸۰

اسلامی شاہ ابو علی قلندر

کتابخانه

۴۴

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيد المرسلين  
آل محمد الطيبين  
الطاهرين

بوی خوشی در حسن عشق  
زلفت مندی در عشق  
از این عشق  
نظر دارد

ماه و اسفند  
شهرستان و دهستان را در خط دراز  
از کوه خان برنگین

۱۰۰  
در این کتاب که به نام جهان را در خط  
۱۰۰

چون بنام در مقام

پن پنازم در

کار خود کرد و عشق بند دلوان  
که گنج ناست منه باشد بجای رسیدن

دل مخمور شد اسیر ایا  
ز پیرین کبوتر همه تن در اضطرابم

	قرودینی
--	---------

سالم	
------	--

ساکس قزوینی

و ششام خشتاک هم بدعا گوئی رسد  
و منت پیر گرفته بدست پیر دهد  
زین طلسم است گسته چون بستند  
بند قهای خویش خاطر خود گره زن  
که در هر گوشه از چشم تو افتاد است بیمار  
دست تا گردن من را رویتش خون که  
آن سوز که به منت پرور توان حست

زبان کجاست مرده را نفسش آتش بدست  
حسرت مرا گداخت که چون جذبه وفا  
دل سدا از لبت برینب راز  
ایز قتل چون می عده چسبیدی کن  
بغای لبت مشغول دران که خواهی شد  
بچو دور افتاده ناگه بیار خود رسید  
پروانه هزن لاف محبت که نداری

دست پیر گرفته بدست پرده  
 زین طلسم گسته چون بستند  
 بند قباى خویش خاطر خود گردان  
 که در هر گوشه از چشم تو افتاد است بیمار  
 دست تا گردن من را رویش خون گهر  
 آن سوز که بے منت پرور توان حست

خسرت مراد داشت که چون جدی و وفا  
دل سدا از زلفت برینبازد  
ایز قتل چون می عده چسبانی کن  
بنیاد است مشغول درمان که خواهی شد  
پنجو دور افتاده ناگه بسیار خود رسید  
پروانه مرزن لاف محبت که نداری

این طایفه ستمگانه چون بستند  
بند قبا ی خویش را خاطر خود کرده هنر  
که در هر گوشه از چشم تو افتاد است بهمار  
دست ناگردن من کرد متعین خون که  
آن سوز که به منت پرور تو ان

ازین قتل چون مسمی شده چنگینی کن  
بناو بابت مشغول دران که خواهی شد  
بچو دور افتاده ناگه بسیار خود رسید  
پروانه مزین لاف محبت که نداری

بندوبای عیسیٰ احاطه خود را در هر  
که در هر گوشه از چشم تو افتاد است ببار  
دست تا گردن من را بتغیث خون که  
آن سوز که بے منت پرور توان خست

چند سال چون می گذشت چو می بینم  
بغبار و لبت مشغول در آن که خواستی شد  
بچو دور افتاده ناگه بسیار خود رسید  
پروانه هزن لاف محبت که نداری

دست ناگردن من کرد متعین خون که  
آن سوز که بے منت پرواز توان ساخت

پشچور و افتاده ناگه بسیار خور سید  
پروانه مرزن لاف محبت که نداری

آن سوز کہ بے منت پرواز تو ان سہا

پروانه مرغان لاف محبت که نداری

۱۰۰

\_\_\_\_\_

میر سیادت لاہوری

رسید بر سر ناخن حنای عشرتین

چو آفتاب لب بام آخر عمر است

سید محمد علی

سنتا چون سیرت

پن پنازم در مقام نائب

سید الشہداء حسین

نیز آتش زبانه است بر لب  
شعله های

شد سینه بصد چاک زینخ ستم او  
بیرون نشد از سینه صد چاک غم او

میر شاهی

ز جهان ندارم کیسی جز از تو الفت  
تو هم از دری بر آئی سر یکی سلا

شرف جهان

سگ کوبش اگر از زو از دنی زخم  
بیان همشیمان گفتگو بسیار میباشد

شاپور

گم کن ای شاپور از نار زلفش گفتگو  
این سخن با آدمی راز و کافر میکند

شانی تگلو

تگمتم ناز و بیدان چه کنم  
طو من عاشقانه او فتاده است

چیدر شکونی

صبار از نیست با من سینه صافه ای از آن  
سر بوی کج بین در نیمه راه آغشته بر تر و  
از در دل تو در آید بگو در چپ است  
یا با نسو سینه است و فغانه است

غافل ز غرضتیم کیو میشی  
خود را از اضطراب بجا خالده  
شقای از تو تناسیب و غنای نیست  
امید دار بدله ای و غنای نیست

شیخ مهناو الدین عالمی  
را امید به بودی نازده که خوشتر نوی  
که یکم سلطان این دل بیماری باید  
بجای سپید و سبزه دیدم

کمال الدین شانی  
دل داد و جان زان ب شکر نشان گرفت  
جان تمام داده عوض نیم جان گرفت

شرف الدین علی عیسی  
از غم زان ب شکر نشان گرفت  
چو عید العید و سحر را که خوشتر

از غم زان ب شکر نشان گرفت  
چو عید العید و سحر را که خوشتر  
چو عید العید و سحر را که خوشتر  
چو عید العید و سحر را که خوشتر

رباعی

رباعی

بافت کاشی

من هیچ باین دآن نمایم

چسبان خودم که از چه جسم

مرزا بیدل علیه الرحمه

بیتون تاحشر اگر نالدگر فرماست  
ریشه گل کرد و رست دانه ها  
بیا که جای تو در چشم و دستان خاست  
عالم همه افسانه ها و دو ما هیچ  
سر به زار سنگ زن در و بهم میرسد  
روزان شمع امنیت طرفه زندگانی ما  
حقیقت محرمان گفتند داغ آشنایی ما  
بهیوده انتظار خبر می کشیم ما  
چه قیامتی که نمیرسی ز کنار ما بکنار ما

عشق گاه قدرت و دان در و پیدا میکند  
دل جمع این زمان چه امکان است  
ز جیب هر فرقه آغوش می چکد اینجا  
عقاسر و بر گیم پیرس از رفیق تیغ  
نشانه گوشه دل از دوبر و حرم نمیرسد  
روز و در غم حسرت شب بکوی نومید  
ازین عبرت سر آفتاب چه پردند آرزو مند  
آنجای جواب نامه عاشق در میدان است  
همه عمر تو فتح از ویم و زفت رنج خار ما

رباعی

کلام  
۲۶

رباعی

رباعی

رباعی

ولسے برعاشقی کہنے جگہ پر  
 تیغ ہنس ہی کشیدہ ہی کیا  
 تیرا دل بے خبر نہ رہا  
 کہ جس کی دید گفت کہ درج  
 قیوں پرانہ سہ پہا  
 کہ جس کی دید گفت کہ درج  
 قیوں پرانہ سہ پہا  
 کہ جس کی دید گفت کہ درج  
 قیوں پرانہ سہ پہا

حد پرده شکافیم و چیزی نکشود | اکنون برخیز تا گریبان بدریم

شوکت بخاری

خطی که بیا قوت تو نظاره پسند است  
که بود طاقت آعوش من اندام ترا  
کس می سنجد آن ندان یاقوت لب را

خان آرزو در اول مصرعه این بیت چسبین دخل کرده اند  
نه سجد گوهر ندان یا قوت بشنم نکس | که از شنیم بود شک ز برگ گل ترازو بشنم

میرزا صاحب بعد از خط کشیدن در تذکره مذکور بدستخط خاص نوشته اند  
در هر دو صورت معنی ندارد و برابر باب فهم روشن است که هر دو صورت  
بد معنی ندارد و در دخل خان آرزو ترقی معنی است

عنی بیگ قبول

بے اصل ہر کہ دید بنائی زمانہ را  
نیست در سر فکر و زری حساب شمشیر را

آئینہ دار ساخت ز یک خشت خانہ  
باشد از ناخن کلید زرق و کف شیر را

[illegible]

سید الکبریٰ  
میرزا محمد علی





فصل پنجم در بیان طبع و خلق و صفات  
و صفات و صفات و صفات و صفات  
و صفات و صفات و صفات و صفات

# عزیز

فصل ششم در بیان طبع و خلق و صفات  
و صفات و صفات و صفات و صفات  
و صفات و صفات و صفات و صفات

بامروءیت و جفا پیشه چه دلی

سبحان الله این هر دو شعر حالتی را بلند رتبه دانسته در تذکره مذکور بخط خود  
نوشته اند در این شعر رتبه دارد و خط کیشده اند اینست کیشده تیغ و سر حاک  
بقدر آتش خبر و هیبت کزین ره چنین سواد گذشت فصل سیم در بیان  
اصلاح نمودن میرزا که بسطوره بر اشعار شعری حال و استقبال

## پیمان نور العین واقف ساکن میانه

دیم سحر ز مرغ چین زاد و قفس

میرزا صاحب در مصرعه ثانی بلفظ بیتابی تصرف نموده میفرمایند که ناله تعلیق  
بشدیدین است نه به دیدن حال آنکه شعر محسن تاثیر که از استادان نقه  
و مسلم الثبوت و زبانان و از اعزده ایران است سند شعر واقف است

## محسن تاثیر میسر باید

اثر ناله ام آخر به قفس تشنه زور

و جناب فیض باب حضرت مستمیر از خواجه حافظ نیز میسر باید

این چه شور است که در دوزخ می بینم

همه فاق پر از فتنه و شری می بینم

عفی بیک

ماه نو که چه رفت بر گردون  
زین جهان تکیان ابرو دوست  
بجای زین فاق از طلاق اصلاح نموده  
اند این بجای بطرف اصلاح شعر دوست دوم

فصل هفتم در بیان طبع و خلق و صفات  
و صفات و صفات و صفات و صفات  
و صفات و صفات و صفات و صفات







[illegible]

خواهد بود درین مقام فایده نخواهد جستید با اینهمه سالی فهم اعتراف می پس بجای  
اساتذہ مسلم الثبوت وال برزگار طبع وقاد است و لفظ سخن بعالم شتات  
مستقل زبان اهل هندوستان قباح است غل بجایه چه میدانند و میهند  
قباح است شیخ ناصر علی علی تخلص که از جمله زبان روزگار است  
والکثر صاحب تذکره اور آب و سحر شاعر هندوستان نوشته اند  
میرزا مغر فطرت و سر خوش و دیگر شاعر عالمگیری و بهادر شاه  
پیروی او دارند و حق او میرزا موصوفت چنین میفرمایند انصاف  
چه پیش از این چنانچه بعضی اشعارش حکم المعنی فی بطن الشاعر میگذرد و مصنف  
چه شد بر آن چه بصورت اکثر الفاظش ترکیب الایعنی بهر ساینده هیچ نیکی پذیر  
صاحب مرحوم یعنی جناب مرزا صاحب این حالت رسیده که مورد چنین گمان

خیر است بجز انہم بہوش نیستے  
 اے بلبلی خوش احمد چہ خاموش نہستی

از پیش بودند یکس هزاره در میان  
شور و غوغا و انواع بلای است درین میان

عاصی گوید فی الواقع این بلبیل خوش بجه میروار همین که با تار و عنق طرفه  
دور حق چنین میرزا صاحبی که اشعار او را میرزا فاخر صاحب خط بکشد و اصلاح  
نماید ناصر علی اگر این منقطع گفت گفته باشد چه مضائقه است ناصر علی شخصی

این غزل در پیش بود آب اشکاده است  
 آفتاب آتش داده است اول فیض  
 راوردید آن تاخت و این مطلع برین  
 نقشه میخواند سر خوشی  
 سرای عشق آب اشکاده است  
 سرای عشق عیان برین جباب  
 آینه ساینده جوب بدیعان را  
 آینه ساینده جوب بدیعان را  
 آینه ساینده جوب بدیعان را

حسن



این بیت است که در حدیث آمده است  
 هر که در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند

حسن مطلع ملاحظه نموده مصرع اول شعر اول است انکاشته باصلاح  
 پرداخته حاضر جوابی اورا بنحاک سیه برابری ساخته و بکنه مدعا پیرواخته که جواب  
 مدعی را بچه غبی بیان کرده اند که هیچ ناصر علی انظر و بنظر الانصاف بگمید مجمل  
 انصاف خواستن میرزا است شیخ آیت الله شناعلی خوب گفته است

دل از پیاله غنیمت بخت خروش کشند غنیمت بلذت شاد است خاصه کللی را شست و شست چو تو گم ضعف نماند چو آید از پس دیوار کنگرک پای بچار سوی علم آبادم آن که امیر است چو میفروش که حکم اردهد بنایشه اش چنان در مصرع جدیدی بشویم ثنا که نفس ما تواند کسے نموش کشند	ز در و صاف رسد اینجا که نموش کشند که پیش قسمت خود را بدوق گوش کشند اگر نیم کنون تا درت بدوش کشند چراغ در نیمه سر ز راه گوش کشند که سر بکوی فرج بخش میفروش کشند ملک ز پایه عرش مجید دوش کشند که نفس ما تواند کسے نموش کشند
--	---

میرزا صاحب موصوف در مصرعی که لفظ نیش و نوش یکجا بسته شده  
 بیگانه که نیش کشیدن بمبشی خوردن و بین بیت شده چرا بجای آن زهر  
 نگفته که زهر کشیدن مستعمل است و هم صنعت طباق که در است قوت  
 نمیشود و عاصی گوید مراد مصرع ثانی آن است که شاعر بد را مثل نیک

این بیت است که در حدیث آمده است  
 هر که در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 این بیت است که در حدیث آمده است  
 هر که در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 این بیت است که در حدیث آمده است  
 هر که در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند

این بیت است که در حدیث آمده است  
 هر که در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 این بیت است که در حدیث آمده است  
 هر که در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند  
 در دنیا بگذرد و در آخرت نماند

اصلاح میرزا خا صاحب  
 قلم در بیان کتب و کتب و کتب  
 اصلاح میرزا خا صاحب  
 قلم در بیان کتب و کتب و کتب

دوسره در نسبت که در دیدگاه دین محبت  
 اند توانی زمین آمد ننگ است گاه  
 میرزا صاحب در مصحح ثانی بجای لفظ نهان لفظ با اصلاح داده و مرقه لطف  
 نهانی را بر خاک بر ساخته در مصحح آخر حسن مطلع بجای لفظ توبه لفظ خطا  
 هم رسانیده اند و اصلاح مال مصنف پے نه برده او میگوید که از دوسره روز که  
 نگاه در دیده است پیش ازین چه صاحب زمین بظهور آمد که نیکر دو حال چه گنا  
 ازین بوقع آمد که نگه مید و در این اراده شیخ جلیله رحمة از لفظ دوسره و زیاده  
 سخن نمیمی باید که پے باراده مصنف بر و و امشیا لفظ گناه و خطا که بر  
 زبان عوام یکجا مستعمل است از زبان آنها برداشته اینجا اصلاح نموده اند  
 و مرقه شعر از اهل علمین تا اسفل السافلین انداخته است و  
 زمره کار دل روزگار سے لرزد  
 اگر چه راست گنم که هسار میلرزد  
 میرزا صاحب قافیه مصحح اولی که روزگار بود اینجا که کو هسار اصلاح کرده  
 اند و قافیه مصحح ثانی که کو هسار بود اینجا روزگار بر معنی همان که از لطف  
 سخن بهره دارند واضح است که کار بر روزگار تعلق دارد و استواری کمر  
 بکو هسار این نفهمیده اند مع هر سخن جای و هر نکته گمانی دارد  
 و لم

و نوران و در در نسبت و در  
 اصلاح میرزا خا صاحب  
 قلم در بیان کتب و کتب و کتب  
 اصلاح میرزا خا صاحب  
 قلم در بیان کتب و کتب و کتب

اصلاح میرزا خا صاحب  
 قلم در بیان کتب و کتب و کتب  
 اصلاح میرزا خا صاحب  
 قلم در بیان کتب و کتب و کتب





وله مکین

طریق ایل خرابات و خانات و خانات  
دو جاده که بیان قناده راویست

عاصی می گوید

طریق ایل خرابات را در معشوقان  
طریق ایل خرابات را در معشوقان  
طریق ایل خرابات را در معشوقان  
طریق ایل خرابات را در معشوقان

ماستاق او بودیم نه مشتاق تو و له مکین

رو درین عذاب نفع و در حجاب آ

ز غم غمی و مطرب بزم غیری بوش

اول سیکه بپریم غیر فتن چه لازم و دیگر آنکه بپریم غیر معشوق خواستن و از

غیرت عشق است و هرگاه او دران مجلس بود دیگران هم نظاره خوانند و

با او مشغول اختلاطی خواهد شد و گفتار عاشقان غیور امنیت چنانچه در وقت

غیرت از چشم بزمش تو و درین ندیم

گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم

وله مکین

کفن پنهان من گوشت گرم بگوفا

که از بهر زبانیان بود چو پنهانی نوشت

عاصی می گوید

مبشوره قاصد نبوشته باشد که او اظهار نماید پرسیدن متاع کور سواد

از قاصد بچاست اگر پیام ربانی بقاصد می داد پرسیدن آواره بدی

سیداشت و از مضنون نامه قاصد کے اطلاع میداد و که از و

بپرید چنانچه دوست است او ستاد

چون نامه بران میروم از شهر شهری

بامن تهری هست و مرا بهج خبریست

کلمات

چنانچه با صدق قول باشد  
مفروضت علییه است  
توان دید از جراحان  
بود توجیه صوری از آن

وله مکین

مردم خون بخورم از غیرت و شام  
جان شیرین و جوت و دل و زلف  
چون این است که از شوق  
چون این است که از شوق





ولکم مکین

بے کز نازکی با تبسم بر بختی تا میرا / بخت غلطی که امروز نشینم شام آشتا کرد

مکین

کجا دم چه شوم چون گنم حیان زارم / اگر دامن بسرکوی قاتل قتاد است

در عالم عشق که معشوق را فاقیت بر هر دو جهان و باغ جهان است / مراد عاشق بیچاره همین است که در آنجا گشته شود در عالم عشق کسی که از پا گذاشتن بکوسه قاتل نیمه مضطرب شود باید که از راه دیگر خانه خود تشریف برد و پیو عاشقی کم از ملبوسی نیست و چه شوم طرفه فقط عجب عبارتست ازین لفظ کمال اضطراب پیدا است لازم که شاعر خود به شکل زانغ و زعن قرار داده از مثل طبل بر پروانه نماید سابق این مضمون را امیر خسرو چه خوب بسته اند لیکن باین صورت

کجا دم بکه گویم چه چاره مکینم / که تیر عشق طرور و خون جان زده

در واقع هرگاه تیر عشق درون رسید عاشق کجا رود سخن خسرو درست است لیکن

بمجموعه عشق از ذوق شهادت من / بر سرکوی تیان تیغ و کفن را بردا

تشبیه کفن با صبح مسلم است و تیغ تشبیه بشوق ندارد و چون شاعر را و عمو

عجوب بسیار است ظاهر تشبیه تیغ به شوق دیده باشد و باعتبار بند

دل تشنگین خاطر از دزدن پندار / که در دست چرخ کجاست

این بیت از ان غزل است که در مقام حسن

داده خون آلوده تشبیه تیغ را / و در بیان عبارت خون آلودگی تیغ را

دیده نشد و لفظ فقر و فاقه / و در بیان فقر و فاقه را

فقر است عاشق اگر چه بیام این جا / و در بیان فقر و فاقه را

خون جگر من خورده ماه صیام / و در بیان فقر و فاقه را

ربطه ندارد و مکین / و در بیان فقر و فاقه را

بایک غیر از راه خن / و در بیان فقر و فاقه را

سخت زدم امروز بر سر خار / و در بیان فقر و فاقه را

کجا دم بکه گویم چه چاره مکینم / که تیر عشق طرور و خون جان زده

در واقع هرگاه تیر عشق درون رسید عاشق کجا رود سخن خسرو درست است لیکن

بمجموعه عشق از ذوق شهادت من / بر سرکوی تیان تیغ و کفن را بردا



غلاف مضامین از استادان سابق  
 است هر یک عاشق را به چوبال  
 نیست

اول اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
دو اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
سه اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
چهار اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
پنج اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
شش اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
هفت اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
هشت اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
نُه اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد  
ده اینک از بخار باد به کس کس بخار باد  
تقصیر را بکس میرا جدا کرد

سُبْحَتِ دُرِّ اَسْمِیٰ جِہَانِیْمِہِ نَبِیْخِ سَعْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْکَرِیْمِ اَنْتَ

گفتی شبی بخواب تو آیم و بچم بدم  
چون من بچم خویش ندانم که خواب است

و نیز حضرت حافظ شیرازی علیه الرحمه

قرار و خوابت مافقط طمع در الهی دل	قرار جدیدت صیوری کدام خواب کجا
-----------------------------------	--------------------------------

وہیں سے منظر دیگر از مشرق کیسے است

بنفہ وصل من درغواب دریا	گفتہ را خیمہ لیکن کہاؤا
-------------------------	-------------------------

نتیجہ یہ ہے، جتنی کہ عاشق تمام دسمہ و خواب باشد کہیں و لہ

چون سینه‌ستی که بیند گوشه‌ی لب  
چشم جاودیش حمایه‌ی لب

جواب چیراخی بیدله بشا هریم اورا بیواندوبه و ابروی خود

چشم خود ببینید که ایندو در اینجه سپید است

کیمین ولہ

ز غبار ره کندم آهوی سن بعد ازین  
مهرم خواهد نرگس جانم او در خواب

عجب معنی غریب است شاعر میگوید که آهوی من عیار راهم بنیاید پس

مگر یہی طور چیز ایست کہ ز کس جادو کے ادبہ نگاہ بکند مگر در خواب

از زخم دشت روان سبیل غرق از تیرم شد  
رو و نیل من زخمود اعجاز بود یست چاردار  
عرق شرم را پیشتر جبین نسبت  
باز خضار و عرق از رخسار  
نظاره اسوداد چو چکبلی  
م

[illegible][illegible]

خفت ایوب نیست خست مسعود نیست  
سند چو ابد از گزند نیست بکرمین پیدا افتد  
مرد و پارس بود در میان سبب بهوار است

که

در سپیده غم زاده جسد الماندول من  
نمایان تر از شیخ بود بر یک برپایه  
غم و دل جز دو حکم هر قافل وارند  
هم که هر دو حکم کینه بسته

حسن و ام

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

۴۳

فقط ترمه به خنک

تار حبین و عقی شدم جوش کرد  
آئینه زادگان هوا پر فوشتن کرد  
دشمن میرزا صاحب میرزا بیدل نیزه  
بششم صبح این گلستان نشاند غش بهار خود را  
عقی چو سیلاب از حبین رفت و مانده کردیم خود را

تار حبین و عقی شدم جوش کرد  
آینه زادگان هوا پر فوشتن کرد  
بشتم صبح این گلستان نشاند غش بهار خود را  
عقی چو سیلاب از حبین رفت و مانده کردیم خود را

	مکین دہ	
--	---------	--

صاحب قباحه با فتم می فرایند

کذاشته حلیه و فن بر ملاقات ایشان سدید میرزا کارا و رایجا بر خود گرفته  
 نمایان نشان ایشان بنور عین و لاله مراد دل درید و در علمی صحبت اش را در

وغم جگر خون کن است و جگر غم خون کن نیست مکن اوله







مکین و لہ

کتابخانه

می بود حسد آن که از خاقان میگردید  
 چون شاعر بدین خرافات دروغ عاقل  
 که اگر تیغ ابروی خاقان میگردید  
 زین بود تیغ شوق کاش چنین میگفتند  
 خاقان برین میبایست چنین میگفتند  
 زین خرافات یار اگر اقدما بدین  
 میبایست چنین میگفتند



و کلمه پیکین









کس صاحبقرانی بنامش خدا داده  
 است که از نام یکتا کار ریخته گری  
 در محراب منور از حداداده  
 حکمت نه کنه سر الملک اکلام  
 در استخبر طبع روان بیک نام و از  
 ادراک زمین ملک  
 کس و زمان کلاش بر گردن چنان  
 لازم



بقالب شعر ریختہ ریختہ در قالب بیان می گنج او لی آنکه طوطی ناطقه شکر ریخت  
و عا س از دم بچشم قرآن دعا پر دادم الی تا و میا چه صبح پدید شعاع  
خورشید بخاتمہ شام تواند پیوست پیوسته صبح اوراق این دیوان  
که گدسته معانی ست از ظلمت شام شامت حرف گیران محفوظ با  
بحرمت النبوی و آلم الامجاد

جمع این دوا را از پیشانی مصون  
هست تا بر لوح امکان نقش هستی آشکارا

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیدہ در ثقت حضرت سید المرسلین  
خاتم النبیین احمد بن حنبلہ رحمۃ اللہ علیہ

عليه وآله

<p>             نٹوٹی شیخ سے زنا و تسبیح سلیمانی              انہو جوں نیٹے بیہ جوہر و گزینہ نگہ عریانی              ہمیں کچھ جمع سخن غنیمت کو حاصل جہرہ پشانی         </p>	<p>             لہذا جب کفر ثابت ہو وہ فحشاء و مسلمانی              ہر سید اکراول ترک کیجوتب لباس اپنا              فراہم زر کار ناما باعث اندوہ دل ہو         </p>
---	---

۳۵

مطابق مع



[illegible]

چہرہ دہش ایک سبیل مشکفام دو  
 ہین دوستک شراب مساقی کی چیم  
 میرے ترس یہ رابطہ ہے جیسے بیان بحر و موج  
 خون جو کیا ہو بگینہ توڑ میرا دل و جگر  
 تجھے وفادہر کی دیدہ دل کو ہر طمع  
 ابرجے یاد کا خیال دل میں ہو زو و شب  
 فکر معاد اب کرین یا کہ معاش کا تاراش  
 بھیسے بیخین مخرج تاکہ کسنگ تفرقہ  
 خور و بزرگ ہرین نسبت جام شیشہ جان  
 و لکویان خط و زلف تین جو رکے یہ بدل  
 کستی ہے مجھے مغفرت ہووگی خوش غربا  
 پستی غرض دس ہو کم تو بھلا یہ کیوں کر ہو  
 دے ہو جواب مجھ کو وہ ایک غزل تو کیا تیرا  
 مطلع نعت و نعت کہ تو چکا ہو تیرا جان  
 مثل زبان خامہ ہین گرنی امام دو

حسن تان کے دور میں ہو سر ایک شام دو  
 کیونکہ نہ بڑے صحبت آیا وہ کس ایام دو  
 واقعی میں تو ایک ہین گو کہ ہوئے بنام دو  
 دیوینکے تجھے حشر میں اپنے یہ مقام دو  
 کرتے ہین اوٹھ ہر لکین ملکہ خیال ظام دو  
 ہونے جو تیغ ابدار کیوں نہ کر و بنام دو  
 زندگی اپنی ایک دم کیجی کیونکہ کام دو  
 بیٹھ کر ایک دم کہین ہووین جو ہم کام دو  
 بادو تو او نہیں ایک ہو گو کہ ہو بنام دو  
 ایک مرغ نا تو ان جسکے ہو ہین م دو  
 ہر وقت و نعت کر کے انعام دو  
 ایک میں ہو سنگلاخ او میں تو ہووین کام دو  
 ایسے کے قصیدہ تو صبح سوئیے شام دو  
 بس مجھے آکے مانگ کر کے تو اب کام دو  
 معنی تو او نہیں ایک ہین گو کہ ہو بنام دو

چہرہ دہش ایک سبیل مشکفام دو  
 ہین دوستک شراب مساقی کی چیم  
 میرے ترس یہ رابطہ ہے جیسے بیان بحر و موج  
 خون جو کیا ہو بگینہ توڑ میرا دل و جگر  
 تجھے وفادہر کی دیدہ دل کو ہر طمع  
 ابرجے یاد کا خیال دل میں ہو زو و شب  
 فکر معاد اب کرین یا کہ معاش کا تاراش  
 بھیسے بیخین مخرج تاکہ کسنگ تفرقہ  
 خور و بزرگ ہرین نسبت جام شیشہ جان  
 و لکویان خط و زلف تین جو رکے یہ بدل  
 کستی ہے مجھے مغفرت ہووگی خوش غربا  
 پستی غرض دس ہو کم تو بھلا یہ کیوں کر ہو  
 دے ہو جواب مجھ کو وہ ایک غزل تو کیا تیرا  
 مطلع نعت و نعت کہ تو چکا ہو تیرا جان  
 مثل زبان خامہ ہین گرنی امام دو

چہرہ دہش ایک سبیل مشکفام دو  
 ہین دوستک شراب مساقی کی چیم  
 میرے ترس یہ رابطہ ہے جیسے بیان بحر و موج  
 خون جو کیا ہو بگینہ توڑ میرا دل و جگر  
 تجھے وفادہر کی دیدہ دل کو ہر طمع  
 ابرجے یاد کا خیال دل میں ہو زو و شب  
 فکر معاد اب کرین یا کہ معاش کا تاراش  
 بھیسے بیخین مخرج تاکہ کسنگ تفرقہ  
 خور و بزرگ ہرین نسبت جام شیشہ جان  
 و لکویان خط و زلف تین جو رکے یہ بدل  
 کستی ہے مجھے مغفرت ہووگی خوش غربا  
 پستی غرض دس ہو کم تو بھلا یہ کیوں کر ہو  
 دے ہو جواب مجھ کو وہ ایک غزل تو کیا تیرا  
 مطلع نعت و نعت کہ تو چکا ہو تیرا جان  
 مثل زبان خامہ ہین گرنی امام دو

غلطی نہ ہو زمینیں سے کھجور  
 کہ لڑنے سے بارون کی کھجور  
 بیخود  
 غلطی نہ ہو زمینیں سے کھجور  
 کہ لڑنے سے بارون کی کھجور  
 بیخود  
 غلطی نہ ہو زمینیں سے کھجور  
 کہ لڑنے سے بارون کی کھجور  
 بیخود

کھلے جو کام سے میری پڑی ہزار گره کرونگا میں بدم واپسین شمار گره چوئے برنگ سحاب تگرگ بار گره رکھے ہو کیوں مری خاطر کو روزگار گره رہی زمانہ میں ایک یہ بھی کیا گره جو ساتھ آہ کے پچھنے کے ہو بخار گره کشادہ کا ہمارے میں بدروار گره کہ بٹ یار میں دیجائے جیسے یار گره نہیں جو بستگی دل کی پائدار گره ہمارے اٹکے ہو قافلہ میں بار گره گلے سے پڑتی ہے دل تک ہزار گره کھلی نہ بھر جہان میں حباب بار گره پہونچتی ہے بدم تیغ استوار گره صبا نے غنچہ کی جاسوس لالہ زار گره کھلی نہ لے نفس سرد ایک بار گره	بسان دانہ زویدہ ایک بار گره معقد اتنی ہی خاطر میری کہ جافض جب نہیں عوض شگ چشم سے میرے نہ لٹ دھوئیں کی ہو یا رب زلف مجو با کھلے نہ تجھ پر تمناے دل کی میری بات فلک کو پہونچے برگر باد مجھ دل کا طرح ہلال کے ہو تپے ناخن تدبیر گیا ہے چھوٹے کیوں طلیں عقدہ غم ترا جانیں جو ہو گره او سکوا پائاری کھلے نہ اب برسوں لگے نالہ کرنے کو بزرگ شیشہ سے وقت اشک زری کے سوا ہی ناخن دست قمار میرے دل کے علاج قتل ہے ہاشد کا کہ اب میری نہ ان کر در مرتبہ فصل سبار میں کھولی ہزار حیف کہ یہ میری دل کی رشتہ کی
---	--

کہ جو دھوئیں کی باریک بار گره  
 جو غیب گزری پشت خلی بار گره  
 جو کھنکھان دھوئیں ہو جاوے شل بار گره  
 تو جو کھنکھان دھوئیں ہو جاوے شل بار گره  
 کیا ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 ہوئی ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 کیا ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 ہوئی ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 کیا ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 ہوئی ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره

کہ جو دھوئیں کی باریک بار گره  
 جو غیب گزری پشت خلی بار گره  
 جو کھنکھان دھوئیں ہو جاوے شل بار گره  
 تو جو کھنکھان دھوئیں ہو جاوے شل بار گره  
 کیا ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 ہوئی ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 کیا ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 ہوئی ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 کیا ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره  
 ہوئی ہے دھوئیں وہیں ہو جاوے شل بار گره







مائتہ و تیس  
 مصر سے جو ہے  
 وان مرتبہ رکھا ہے جس  
 داؤد کے رتبہ ہے اسے  
 جو صاحب تحقیق ہیں  
 چشم اوستے ہیں تو  
 بازہر کی اور زہر کی  
 ۷۹  
 کلیات سواد

٦٩

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

یہ زندگی اور روح کا سوا ہاں ہے برابر  
دل مرغ گرفتار کے نالان ہے برابر  
انکسٹ نکھوٹے پیر و غلطان ہے برابر  
آہ و سحر و شمع شبستان ہے برابر  
وہ سوزش و آتش یہ نیتان ہے برابر  
عزت تے در کی سنگ دربان ہو برابر  
یاں زخم دہان و لب خندان ہو برابر  
کنے کے لیے گبر و مسلمان ہو برابر  
مور و بلخ و دیو سلیمان ہے برابر  
اور ہے بھی جو کوئی شہ مردان ہو برابر  
وان عقل و کل و طفل و شبان ہو برابر  
دونوں کی حدیث آیہ قرآن ہے برابر  
وہ نار سقر کے لیے طوفان ہے برابر  
خالق کے وہ دو پلہ میزان ہے برابر  
اوس شخص کا الحافے ایمان ہے برابر

پوہین کے جو خاطر ہیں سرین بھی حق حاضر  
آزاد منش مجھے کالے یار شب رو  
لے شام سے اور صبح تک صبح بکاشا  
رہتی ہو تب غم یہ سدا جگو کہ میری  
اعضا میرے جسطرح جلتے ہیں کہوں کیا  
عزت کی کہوں اپنی سوکا ہو کو کسی  
کیما درو کے سامنے تھے کوئی اپنا  
فریاد کروں کس کے رو داری کی تیر  
نالش کروں اب ان کہ جہاں حق نظیر  
وہ ختم رسالت نہیں جبکا کوئی ہوتا  
ہے علم آئی سے وہ امی لقب آگہ  
دونوں کا نہیں امر کم از امر آئی  
ایک قطر جو ہوا بر سے رحمت کے اونھونکے  
ہے وزن مساوی اونھونین علم خدا کا  
اس حرف میں جو شبہ رکھے ہو کر مسلمان

این است که سواد طوطی و بجهان و در بار  
 شایان به پیرت و صف که قرآن کی  
 گویند بین زبان برود و نشان  
 نورانی به کون میماند می  
 بهند و بستان و صفایان به  
 جان فرستد خوش فلک بر بار  
 دو حصه عار و بول و نوب  
 شایان و و عار و نوب  
 طمشان و و عار و نوب

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

شکستہ کا صبح قیامت کے ہو چکا  
 تری ذات ہے ایسی شاندار  
 معائنات کشیں خضر میں نہر  
 مہلت آگستہ ملک سے جل  
 آج سے آتش سے غصہ ہے کاہل  
 گرفتار چھ کے لیے ہو وہ شاید  
 چشم بولی فلک عہد میں نہر  
 مرغ زرین فلک اختر نظر  
 بوجھ روانہ کیا ہے کسی  
 باز قذرت سے تر ہے بچتے ڈال  
 اور سے نہی کے تیرے  
 کام ہو چکا

وصف کچھ تیغ و دوسرا مین و یکا نشہ بین  
اوسکے قبضہ پہ چو پودست مبارک تیر  
کچھنچ اٹے کر تاعد و پرکے مید نہیں  
عرض ہیں دو طرف ہو کر لگے ہنڈوٹا  
جمع کب و سلکین اعدائے حواس خمسہ  
وام اجزا جو موالید کے ہیں یکدگر  
نرم اور سخت مساوی ہو کسور آئے  
اوسکو آسیب نہیں صورت شمشیر قصا  
زیر ران ہو جو تھے رخس فلک بستر ہا  
تشکل کیا اوسکی بتاؤں کہ جسے شوخی  
اوسکی سرچوٹی کا مین حسن کہو کیا جبے  
برفہ و کام سے ماہر ہے کچھ اوسکی نماز  
یہ وہ پاتھ سو شاطر کے اگر ہو جاوے  
جست و خیز اوسکی بیان کیسے گراں پیش حکیم  
فائز ہے زمین کو زہ جو اوچکا و عنان

دل مجنوں کی جو میرا نہیں کر رہا  
 نہیں دین محمد کے سوا اور مل  
 استقامت کا زائیکے قدم جا نکلیں  
 پٹے دریا میں جو وہ لفر فر انداز دگیں  
 دیکھ کر اوسکو علم ہاتھ میں سے یک  
 منجم رہنے میں اوتکے دہیں آجاو خل  
 خواہ برے فر و خواہ وہ برشت جہل  
 نہ جھڑے وہ نہ مے وہ نہ پٹے وہیں مل  
 ہے وہ محبوب جسے کیسے نہایت خیل  
 دائرہ بیچ تصور کے سنیں پڑتی کل  
 زلف معشوق کا دیکھے سوز کھجی او بل  
 بے چھلاٹے کی طرح چال میں اس کے خیل  
 پڑ سکے چھپے نہ اس کے کوئی جزا و کف  
 اعتقادات جیکہ نہ میں آجاو خل  
 مارے جو روز سن شیت فلک کو وہ کھنڈل

چشم افلاک  
سخن زین فلک  
بوجھوانہ کیا ہے کسی  
ماں ماراوستے جو یہاں  
ماں زدن سے ترے خیمے  
ادستہ فی کے تیرے بھجان  
کام ہو چکا ہو مناجی کا  
نسبت ہے سبک چلنے  
عشق میں سبک چلنے  
چشم افلاک  
سخن زین فلک  
بوجھوانہ کیا ہے کسی  
ماں ماراوستے جو یہاں  
ماں زدن سے ترے خیمے  
ادستہ فی کے تیرے بھجان  
کام ہو چکا ہو مناجی کا  
نسبت ہے سبک چلنے  
عشق میں سبک چلنے  
چشم افلاک  
سخن زین فلک  
بوجھوانہ کیا ہے کسی  
ماں ماراوستے جو یہاں  
ماں زدن سے ترے خیمے  
ادستہ فی کے تیرے بھجان  
کام ہو چکا ہو مناجی کا  
نسبت ہے سبک چلنے  
عشق میں سبک چلنے











[illegible]





نوسادو لکھی کو دل چاہئے کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔

دوستوں کو ترے نتائج سے سدا ہو نصیب  
 خاکِ زلت میں ہیں ہیں کیساں ہمیشہ دشمنان

قصیدہ در منقبت گل گلزارِ ناز و دیدہ رسول خدا سرور  
 سینہ علی مرتضیٰ ابا عبد اللہ الحسین صلوٰۃ اللہ علیہ

سوئے خاک نہ کھینچو نگاہ منت و ستا  
 چمن زمانہ کا شبنم سے بھی ہے محروم  
 کروں ہوں تیرے بہن دندانِ شہناہ صبح  
 عجیب نہیں ہو کہ جاتے رہے ہو دنیا سے  
 شہرِ خجّان جگر ہو مجھے گرگِ دل خوش  
 ہے نہ شیشہ رحمت کے پیچ کیفیت  
 زمانہ دل کو میرے اور عہد یار کو اب  
 آئینہ دل ہے نگہِ ریزہ زمانہ سے  
 کہانِ تماکِ زرے روزگار کا شکوہ  
 دلا تو اپنے غمِ دل کو اب غنیت جان  
 کسوہی سے غمِ دل یوں نہ لیکھا دور  
 جو گوشِ ہوش تو رہتا ہے تو برابر ہے

اگر نہ روئے میرے روزگار پر شب تار  
 زمانہ سنگِ ملازمت توڑتا ہے ہمار  
 زبِ عشقِ شہی نے میرے دل سے اب کیا ہو کنار  
 صدے نالہ دل ہو مجھے ترانہ یار  
 نت اوٹھ کے سنگ اس سر کا توڑتا ہو خوا  
 شکست سے نہیں دیتا ہو اکیانِ قوا  
 بجائے اشک میں آنکھوں سے پوچھتا ہوں عتبار  
 کہ جسکے بخت کی سو گند کھائے ہو دبا  
 بدل خوشی سے اس دور میں نکر زنیما  
 کہ شادی مرگ کیا ہونہ اسکو آخر کار  
 صدے نعمتِ داؤد نالہ دل زار

کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔

۸۹

کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔

کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔  
 کہ ہر زبان میں ہر چیز کو کلمہ سے پہنچانے کا سبب ہے۔



[illegible]

گراؤ سکی رہے ہر لہا طبیعت کو کافر  
 چھوٹے پانی کا قطرہ جہا نہیں ایک شہر  
 مجال کیا جو سلیمانی مین ہے زبا  
 ہو لہے دانہ حردل برابر کسا  
 مجال کیا ہے کہ دم مارے از دوزخو  
 گمان خیال کو ہی ہو پختے کا دانستان  
 اویسکے بوجھ سے ہو صفہ زین کو قہر  
 اسی حسد سازگاروں چرخ لیل نہا  
 گراؤ سکے فرش کا جاروے اوٹھو عبا  
 کیا ہے صفہ کا غد کو تختہ سکار  
 کبھو نہ ایک قدم چل سکی نسیم بہار  
 نہیں پہونختی ہو برق اسکے گرد و شا  
 ملک کو جسکے سواری کا عزم ہو دشا  
 سکھا کی جسکو سواری دہی ہو و سیا  
 حضور با خلف الصدق حیدر گرام

کے ہر پند پر اپنے دل سے نیکو فرائض



ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا  
 ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا  
 ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا  
 ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا

ہونچا ہوا دل گلستاں سحران ملک ہونچے ہو شہد دوستی امتحان ملک لیکر زمین سے چرخ کے مانند گان ملک قلعہ زبے دیکھا کچھو نیم جان ملک ناگہ طرح کے حرص نے جنش دی بیان ملک چاہو پوچھو بہن اگر کسی لواب خان ملک ایسی ہی کہ کے لاؤں قلم کی زبان ملک اوٹھے کسو ہی طرح نہ دور جہان ملک لی کھو کر زمین کو کینج نہان ملک ناگاہ پیر عقل نے آدھس مکان ملک ہونچا ہو رنگ چہرہ گل ارغوان ملک اخاہ میں نے تجھ کو نہ سمجھا تھا بیان ملک ہونچا کر رنگا ہر دروہر داربان ملک تنگی سے کہ ہو چاک گریبان جان ملک دستار خوان گو نہ پیچھے یا نہ دان ملک	روشن ہو کر چرخ سے چون نخل شہد ان بیٹھا لگے ہے نہ کہ کیرے زہر دشمنی شکل بہت ہے قناعت جہان کے پنج ہمیں زیادہ تاشب ہفتم سے ماہ کو نچا جگوار کتب قناعت میں فکر شہر گذر ادھین پیل میں کہ اس فن کی آہ تو چند بہت طرح میں اس کے قصیدہ طور ناہر یقین کہ صفحہ ہستی سے اس کا نام چھوڑ دن ناس کے کچھ اس ابایت کا صلا القصہ گزری تھی مجھ شبان خیال میں ایسا ہی مارا ایک تپا چاک تاہنوز کہنے لگا وہ مجھے کہ سودا ہزار حیف یہ قصد ہو ترا کہ میں لیکر بیاض ہاتھ مہر سلاح دامن بہت چھوڑے عزت کی گر ہو گشتہ دامن یہ نیم نان
--	--

۹۲  
 لکھنؤ

ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا  
 ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا  
 ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا  
 ہزاروں کو غلام بنائے اور ان کے دل کو تباہ کر دیا



حضرت خیال عرض پینایا و ان تنگ  
 چنی جاگن کدو مختار بابل زن  
 حیرل کا دیو مختار بابل زن  
 خواب نقش بابل مختار بابل زن  
 دو سر زمین پوچی تو اس عروشان تنگ  
 سجاده زار اسطوفاک بابل زن  
 بخشش کیچوہ کام بابل زن  
 حوضی شریف و صفا زار بابل زن

از اجل اب و نیکے عدل سے ہو کر جہاں  
بچہ جو گو سپند کا گم ہو تو گرگ و شیر  
بے بسے کہ جاگ میں صورت افروز سے تین  
انگشت چوسنے کے تین جنس شیر خوار  
جب سے ہوئی ہو گلشن دنیا میں یہ بہار  
کلچین کی کیا مجال جو نوٹے چمن ہیں پھول  
ہرگز نہیں اس عہد مبارک میں مجال  
تو تے اوکے عدل کے اب پر آسمان  
مار سیہ سے لیتے ہیں وہ کام اندون  
کے اب و نیکے بقول کی شتاب سے ہو سکے  
باندھے اوٹھو تھے پاؤں سے گرہ واد کو  
پھر نوبت شمار مہ و سال پر جمخ  
ہیبت کی کو توحیح کا بین کیا کروں بیان  
ہریان خواب میں جو چڑھے پونہ پری  
سین کوئی کہ ایسے ہوں اور کا حضور چھوڑ

۹۴

جاری کی طرح نہواؤ سکی زبان تک  
 دریا ہو کر سیاہی کا مائع تھاں تک  
 پہنچنے نہ دے کہ وہاں تک کہ اب بیان  
 شکست کا بار کا ہتھاری کا اب تک  
 کیا ہو سکے تو جسے کہیں کہیں  
 آج تک وہاں سے ہیست آسان تک  
 صدیہ پہنچے اسی توجہ سے زبان  
 شمس کے چوہے کے رات کے تار تک  
 نقطہ نہاؤ کے رات کے غرض تک  
 اوسکی چکا کہ

[illegible]

چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں

یا کا طین چرخ سگر کے ہاتھ سے سدر من بجے ہو تمھاری جناب سے اس چرخ دون پرست تلے ہرشت جو لیکن جو یہ قصیدہ کوہ دو پیکر آب ہرگز نہ لینے دون اسے جز ایک شت خاک تابے فراخ دامن چرخ منحصر تا شکل لکشان ہوا در سیم شبیر	پہونچی ہو کار و گے میرے استخوان ملک محتاج تا بخاؤن کسی ناکسان ملک مانند آبیاس کے پھون اب کہاں تک چاہو صلے میں ہند سے (اصفہان ملک) سودا کو در بلا کے گر اس آستان ملک چون ہر دست باج رہی دوستان ملک پہونچا کرے گزند و حسد دشمنان ملک
--	--

**قصیدہ در مدح قرۃ العین رسول زمان حضرت  
 امام ضامن علی موسی رضا شاہ خراسان**

اگر عدم سے ہو ساتھ فکر روزی کا بہنیں میں طالب رزق آسمان کہ مجھے نکل وطن سے ہو غبت میں ہو کیفیت ہنر کو مفلسی ہرگز ضرر نہیں کہ بہنیں بلند ہمت اگر ہوں نہ نہ پرچ خضیف قتادگی میں یہ عزت ہو دیکھو سرکش	تو آب دانہ کو لیکر گھر نہ ہو پیدا یقین ہو کا سہ واڑو نہیں کچھ نہیں ہوتا کہ آب بخت ہو جھٹک ہو تاک میں جھبا چنار کو ہندستی سے نقص جو ہر کا ہلال عید ہو عالم کا کیونکہ وزہ کشا کہ نیک بنے کیا نقش یا کو راہ نما
---	---

۹۵  
 کلیم

چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں

چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں  
 چنانکہ سداً در دامن و ریا شمع جہاں

[illegible]

[illegible]





اور استاد کی اس کیفیت سے  
 مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے  
 اور استاد کی اس کیفیت سے  
 مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے

<p>پکڑی جو کہ اس کی کیفیت سے          مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے          اور استاد کی اس کیفیت سے          مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے</p>	<p>پکڑی جو کہ اس کی کیفیت سے          مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے          اور استاد کی اس کیفیت سے          مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے</p>
--	--

اور استاد کی اس کیفیت سے  
 مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے  
 اور استاد کی اس کیفیت سے  
 مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے

اور استاد کی اس کیفیت سے  
 مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے  
 اور استاد کی اس کیفیت سے  
 مضنون جو کہ اس کی کیفیت سے

[illegible]

سودا بچھے کیا سود جو اپنا زمان کے  
 کروا سکی عوض میں شہر ہر دو جہان کی  
 وہ شاہزادہ اسان نگہ فیض سے جس کے  
 جس کے در مسجد کا معمار ازل نے  
 مانگا کہ ہی ہاتھ کو پھیل کے خاک پر  
 کیا تاب جو صبا اجل سند کر وینست  
 مسجد کو کو رو عالم کے وہ محراب پر او سکی  
 مومن یہ تصور نہ ہو جو مقتدی او سکا  
 عدل و سکے سوز نے جو خس و خایے منتقل  
 جس نشت میں باجوہل حرم بزگیار  
 مفقود عداوت یہ عدالت سے ہوئی کہ  
 شناہ تو وہ ہے عالم و آگاہ کہ جس کے  
 جس پائے ایما سے خداوند جہان نے  
 وہ چاہے بلا شہدہ و شک عفو کہ او سکی  
 وہ جزو کہ کہتے ہیں جسے لایمیز ہے

نا اہمی کے ربط سے کرتا ہے تو تقریر  
 تا عفو جہاں تھے طالع میں جون تحریر  
 ہوتے ہوئے اکسیر نہ مانی کو لگے دہر  
 پارس کے عوض سنگ کیا مضر تعمیر  
 ہر اوسکے سد اقبہ درگاہ سے تنویر  
 کیجا مینا ہ اگر اوسکے سایہ میں نچر  
 زابر کا جہان نقش قدم ہو و زمین گیر  
 مقبول نہ اوسکے ہو صلوات اور نہ تکسیر  
 عہد اوسکے میں سم رکھے ہو زریاقی تا قیر  
 ہیبت اور دھڑکے جھانکے نہ کچھو شیر  
 صدین کو ہے ربط ہم چون شکر و شیر  
 تدبیر کے ایسا سے نہ باہر ہوئی تقدیر  
 بخشی ہے اگر ایک گہنگار کی تقصیر  
 جو خلق ہے نزدیک خدا واجب تغیر  
 تا اور خدا ہے جو نازل تو ہو تکفیر

[illegible]

شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ  
 شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ  
 شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ  
 شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ شمع کا بے حد شعلہ

اور آدمین جو بدخواہ ترا ہو شعلے عرق  
 موج او سکو نکلنے ندے ہو پاؤ نہیں بجز

### قصیدہ در منقبت فخر و دمان نبوی خلاصہ خاندان مرتضوی امام عسکری صلوات اللہ علیہ

عیب پوشی ہو لباس چرک کی کیا تنگ وضع سے کم یا اپنی کیا ترقی کر سکے غش ہم پہ پہنچا نہ محروم تجلی و لگو کہ مروہ اپنی نہر پوشی سے جہ مارے ہو دم اپنے بھی مرہون منت ہوں عالی ہمتان انگ پری رکھنا قدم اسل شانائے گرد باد ابرو ان کیسے ہی شمشیر خزان نے چھری آہ کس منہ سے اکون تجکو کہ نکالید ہر نوک محو حیرت کنین ہو دستاورد نہیں کیا صہم سودا چین میں جگہ آیا تھا نظر پای نگین بید ماغانہ سا کچھ ٹھیا ہوا	مان لے آئینہ بہتر اس صفا سو رنگست چاہیے دریا ہو یہ کلبا ب گھر میں جگہ صیقل اسل مینہ کے گرد شکست رنگ فی الحقیقت تیغ کو جو ہر سے بہتر رنگ کوہ کی شمشیر کو کلبا صیقل سنگ خاکساری کو ہار کی سرکشی سے رنگ حسن کی خوبی میں تیرے تجھے یا جنگ شکل سے ہر سے سدایہ زار سیر رنگ آئینہ تصویر کا دور از غبار و سنگ اندون شاید وہ کچھ شور جنوں سے تنگ اک غزل پر طعنا تھا یہ مطلع کا جس کو ٹھکانا
--	--

مطلع

اس میں جرات نقش کیا زور اس  
 یہ کہا چرخ سے ترا ہے عجب  
 خوشنہ خاطر سے ترا ہے عجب  
 ساوٹھا دیکھا تو کہتا تھا ہی لولا تنگ  
 جاگو اس شام میں آج نہیں آسے  
 بندہ خانہ کی تحسین شہر نصیب لانا تنگ  
 جہان میں سندھو ہر ایک جافز  
 ۱۰۱  
 ان کی زبان مطرب پر اور بایں دوزخ  
 ان کی زبان مطرب پر اور بایں دوزخ  
 ان کی زبان مطرب پر اور بایں دوزخ  
 ان کی زبان مطرب پر اور بایں دوزخ

ایک پلک میں ہو گا اور دو پلک میں ہو گا  
 ایک پلک میں ہو گا اور دو پلک میں ہو گا  
 ایک پلک میں ہو گا اور دو پلک میں ہو گا  
 ایک پلک میں ہو گا اور دو پلک میں ہو گا

فیضیہ و تربیتی  
 امام احمدی المادی آخر الزمان  
 مولانا محمد علی  
 دیوبند میں رہتے ہیں یہاں تک کہ سبھی میں لال  
 چاندی کسی ترقی کے لیے جو چاہتے ہیں لال  
 بارانہ آسمان سے کبھی باخ لال  
 اچھلے گا رنبد عالم کا اسکے ہاتھ  
 حیرت انگیز خاشاک کے ہیں جاری باتصال  
 روشن

کرب و شدت اس غم کا حال  
 کہ جو دیکھ کر دل سے  
 اس طرح دیکھ کر دل سے  
 اس طرح دیکھ کر دل سے

روشن ہو شمع کشتہ کی پھر کہ جلا بیٹھے  
 روشن طبیعتوں کے برابر یہ تیرے عقل  
 رکھتا ہے پر غور کو چون تیرہ سر بلند  
 ایک تن نوالہ خوار نہ اس کا تاباں  
 ہر روز لغتوں سے کہے سفلہ کو غنی  
 پارے کو سے ہے رتیرا کیسے ہر دم  
 گر پاسے روشن تر ہے اونکے دیکھا  
 سو پر دین رکھے ہر گھل کو یہ بے تیز  
 دھپا پڑے جاننا رستے زبرد و کاغذ  
 ہم پر ہر ایک نے مگر ناک کو حسد  
 ہر روز اٹھ کے پیچھے نکل کو رستے ہو  
 بوجھ اوسکے ہاتھ سول ہر شت خار خار  
 ایدل غرض کیسے کندے چین آسان  
 حاصل نہ سولے مشقت کے اور کچھ  
 ہم سب فطرت پر چلی کتب تیغ خیر

بیٹے کہ بعد مرگہ بنی آرام سے حال  
 کرتا ہے نور صبر کو سایہ کے پامال  
 جو چادہ خاکسار کو دی ہو زمین پامال  
 ہو سرنگوں ازل سے یہ ایک سہ سفل  
 محتاج مال شب ہو سدا صاحب مال  
 دولت کبھی کس کو نندی دن زبیر مال  
 ہرگز کرے نہ شمع سے پروا تہ کا وصال  
 پھاٹے نقاب رٹے جہا کے یہ جہاں  
 دنیا اور راز عشق کو پردہ سے یہ نکال  
 خون بہا رتیغ خزان پر کرے حلال  
 ہر شب لکھے ہو خاطر بیل کو پر مال  
 اگر تخت لخت ہے جگر کوہ تو خیال  
 شکوہ مکر تو اس سے کہ ناحق ہو یہ خیال  
 آہن کو سرو کو سٹے گرتا ہزار سال  
 دوڑی او دھری آج ہر وہم و خیال

کرب و شدت اس غم کا حال  
 کہ جو دیکھ کر دل سے  
 اس طرح دیکھ کر دل سے  
 اس طرح دیکھ کر دل سے

کرب و شدت اس غم کا حال  
 کہ جو دیکھ کر دل سے  
 اس طرح دیکھ کر دل سے  
 اس طرح دیکھ کر دل سے



ہر خرم کے بچے تھے پر ہر خیال  
 چھپتا ہی پھنچے وردے نہشت یہ زلال  
 گلشن میں اوسکے عدل سے ہر برگ ہوا  
 یہ خوف اوسکے عدل نے ولہیں دیا ہو ڈال  
 چھپے کہ ہر ڈھونڈتے ہیں خانہ شغال  
 کرتے ہیں ان گمنام میں سدا مورچہ خال  
 یہ مطلع حضور مری بات پرست دال  
 بترے گدے درے کرے آکے ووسوال  
 پیدا بجایو دانہ گھر ہون ہر ایک سال  
 دست قضا بٹھائے اوسے دیکے گوشال  
 گر تجھ فتنہ رنج سے آگاہ ہوں جبال  
 ہریتے آب ہو جگر و زہرہ و طحال  
 ہو جایو خشک کن رگ یا قوت کی مثال  
 گا دہن کو تن سے نہ لاگا ہے دوال  
 دشمن کے ولہیں سو سو گزے اگر خیال

جسد سے اوسکے عہد کی جگہ دیا نہشت  
 اوس آسے گنط کہ جو کائی کے ہوتے  
 بعد از بہار رشتے خزان پر طہا پنچہ زن  
 اگر اوسکو تو لفظین کہ درند و گزند کے  
 آہو کی دشت میں جو سنی ہو صد آس  
 از در ہوسے ہیں ہم سے یا ناک ضعیف و  
 جو کچھ لکھو ہن اوسکی خاوت میں آسجا  
 چاہے اگر کوئی دو جہان کا متاع ڈال  
 برے نرا جوا بر کر است زمین پر  
 مرضی میں گر چلے نہ ترے ایک دم سپہر  
 جن موم نقشہ آن میں ہو جائے محل  
 شمشیر گر علم ہو ترے جن داسنس کا  
 ہر پر غور سے رگ گردن خوف سے  
 مائے اگر تو بر کمر آسمان اوسے  
 شتا ہا ترے جو شتر خنجر سے ایک م

سادہ و سادہ ہو پیکر خیال  
 جہاں وہ دم دھکے پیکر خیال  
 ہو سب جو تو سوار عدو سے پیکر خیال  
 سب جن داس و دلیوری اور وحشی و ظفر خیال  
 حاضر نہنوں رکاب سعادت میں کی تو خیال  
 شہادت و ایمان شجاعت میں کیا کر خیال  
 و جوتے بندگی ہو جسے اوس کی جن بیدار خیال  
 اوسکے تئیں فتنہ شجاعت میں کیا خیال  
 شکر میں فیل سے مارے اگر وہ خیال  
 گردن میں استخوان سے بھونکے خیال  
 سونا اس طرح سے چانکے جو  
 چون از دہا پڑے چانکے ہو  
 جسکے بر غلام میں قدرت ہو  
 پس حاکم اوسکی طرح ہو مخلوق کو  
 حاکم چھٹا کوئی جسکے ہو پیکر خیال  
 چہ کباب و دہن چہ کباب و دہن خیال  
 دیہے چھٹا کوئی جسکے ہو پیکر خیال  
 چہ کباب و دہن چہ کباب و دہن خیال

کلمات  
 سو  
 ۱۰

ہر خرم کے بچے تھے پر ہر خیال  
 چھپتا ہی پھنچے وردے نہشت یہ زلال  
 گلشن میں اوسکے عدل سے ہر برگ ہوا  
 یہ خوف اوسکے عدل نے ولہیں دیا ہو ڈال  
 چھپے کہ ہر ڈھونڈتے ہیں خانہ شغال  
 کرتے ہیں ان گمنام میں سدا مورچہ خال  
 یہ مطلع حضور مری بات پرست دال  
 بترے گدے درے کرے آکے ووسوال  
 پیدا بجایو دانہ گھر ہون ہر ایک سال  
 دست قضا بٹھائے اوسے دیکے گوشال  
 گر تجھ فتنہ رنج سے آگاہ ہوں جبال  
 ہریتے آب ہو جگر و زہرہ و طحال  
 ہو جایو خشک کن رگ یا قوت کی مثال  
 گا دہن کو تن سے نہ لاگا ہے دوال  
 دشمن کے ولہیں سو سو گزے اگر خیال



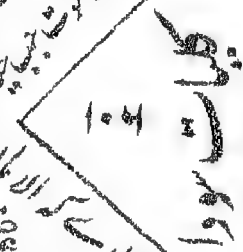
اس دور میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا

مطلع کہ اور کے قلم اب لائق حضور  
 نامہ وہ جان صلہ ہے محی شاہ خضران

مطلع

تیری وہ ذات جس کو عالم ہو کامران سس کو طلائع کر سکیں اس کے ہوسان جزو عالم الغیوب بشر ہے وہ نہان بھولے طول راہ کی کر نیکو استخوان پیو پختہ وان تلک ہو تیری منزلت جہان جس عورت و خورشید کے تیرا ہو خاندان پشتین سو دیا ہونے حق فی عروشان کیا تاب عقل کل کر کے کچھ اسمیں آ نکلے جو تیرے قدم کی زیارت کو کاروان جس کے پیسے ہو چشم ملائک کی سرمد دان تیرے گوسے ہو قطرے ہدیہ اسے بیکران خلقت کو اب مانہ ہو اس امن کا امان بال عقاب ہو سرخشاں کی سایہ بان	لے وہ کہ کا جہنم تیرے حق سے ہے روان تجھ خاک پا سے فیض جو اک کویں نہ شام اعلو مرتبہ تیرا جو کچھ کہ ہے اپنی نگاہ چشم کو قاصد جو کہے وہیم پایہ نگہ میں اول منزل ہو آبلہ قربان میں خاندان کرتے شاہ میں شاہ جبریل کی جگہ وہ نہیں جس مقام میں جواہر کار خانہ ایزد میں ہو ترا ناقون کے واسطے ہو جس میں سلوک کا دل اس مرتبہ کامرہ اس کا روان کو گرد ہو پچھے فلک کو موج گہرا فیض سے ہیبت تیرے عدل کو شاہاب زہر چرخ آتا ہو جس گھڑی کہ تازت پہ آفتاب
--	---

یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا



یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا  
 یہ دور ہے جس میں ملک کی سب سے بڑی شاہی خانہ کا

[illegible]

اوستاد ہوسین پوپچک او  
دعوت بزرگ پوپچک او  
گورنمن قزو دوم سے اوس پوپچک صاحب  
جون بزرگ پوپچک او سے اوس پوپچک صاحب  
اس کی روش کی مثالین گلگان و اوسین فونش  
دیکھی ہوئی ہوئے گلگان و اوسین فونش  
ان حل کی طرح ہے ہو اوس

۱۰۸

تجیدہ در علم  
وزیر الممالک  
امام المصطفیٰ  
نظام

لائے عجب نہیں جو ہما بڑیکہ حجاب  
رکے نشان سجدہ خمیں پر نہ ماہتاب  
معراج امت اس میں جو اسجا ہو یا ریا  
کر نیسے اب نقدی کرتا ہوا جناب  
پر گیری مین لگائے جسکے پر عقاب  
از دست محتسب کوئی تاپا می خست  
ہو جائے کیا عجب عرق بید گزشت  
تیری وہ تیغ قبضہ ہو جسکا سیاہ تاب  
سنگر ہنوب قمر کو ترے کہ عتاب  
کلن جائے بادندہ سوسیرازہ کتاب  
تو کش کا چھٹ خطوط شعاعی نہیں  
پینے کیا ہے مطلع روشن و انتخاب

مظاہر

راؤ بینا و سکو صورت سیما بے خطرا	چالاک تر خیال سے اور دہم سے شتاب
گلاؤں بھی اوسکو کیسے تو ہی یہ سخن بجا	آتی ہو پاس جسکے عرق سیراز گلاب

وزیر الملک عماد الملک  
نظام الملک آصف جاہ  
غازی لدین خان  
فرہوٹے جوگنی خان مرئی آٹھ چک  
دیوبند سے خوشی سے اردوں پر شہنشاہ  
پہچان کن جوگنی کے کچھوٹا کی پیکر  
ج



خطرات دین و دنیا کے لئے  
 سخت ترین آزمائشیں  
 دنیا کی دولتوں سے  
 دنیا کی دولتوں سے  
 دنیا کی دولتوں سے

مطلب  
 ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے

۱۰۹  
 ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے

ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے

<p>زندگانی کی حلاوت ہو جائیں تو                  پھر خدا جانو یہ دن کب تجھ کو                  اشد زور کی سی جگر نظر آئی                  سر سے لغز جو اہرین ہو پاؤں                  ایک بیکٹ گھر تو کینڈہ ہو جا                  باؤ کرتی ہے ہوا من فرکان کی                  جسطرح ایک کھلونے پہ نہیں دو باک                  گھر دو بادینے کو عشاق کے                  کھیل جاو دو دین کا لا جو دوسری                  ادسکی تشبیہ سوجب و سکو تاج                  او سکا برے مشابہ بناوین جتنا                  چشم وہ ترک کہ ہو قوم جھنڈا                  متصل چوکتے پار کیا کرتے                  مستعد قہر و شہنم کہ پر ہو گل                  تہ کے علقین جو دیکھ لکھتی</p>	<p>بے خوشی نام مراد ہوین عویز ولس                  کھول خوشی دل و دل مجھے جلدی                  سنے یہ مژدہ جان بخش جوین                  آنکھیں ملکر کے جو دیکھوں                  حسن ایسا کہ جسے ماہ شب چار                  چہرین ایسی ہو گئی کہ شب                  زمین یوں چہرہ بکھری ہوئی                  جوارہ قمر کی بنے میں ہو جسکے                  ناگنی بیچ میں آدے نہ مانگے                  جبین ایسی کہ جگہ ماہ کا                  قتل کر گیا یہ جو ہر نو شمشیر                  ڈھیٹ وہ تیر و عالم میں نہیں                  تھتہ اس چشم کا ایسا کہ مژدہ                  حسن کان کے آویز میں یلف کہ                  بحر خوبی کی گویا جھلی ہو</p>
---	--

ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے  
 ایک رخصت سے

کے لئے اس ساجدین کی بیعت کے لئے بھی ان کو تیار کر دیا۔

[illegible]

چند روز بعد کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ  
میں سے ملے اور ان کو بتایا کہ میں نے  
کون کون سے لوگوں سے ملا ہے۔

اوس کے بھی چھوٹے زلفوں نے آ کر جاہ انہیں  
جلوہ شمع کا پامال حسد ہو دی نہ کہ  
خون و زار دسرا شیریں سی چا اور وہ  
سے لڑاؤش رعنا کی گئی یا کون تداک  
سرور کی بیج سے پیولا لگی و رنگ تباک  
آگے آ جاے قیامت تو یہ لے کہ سرک  
موجب زہو خنیا کی بانہ کی چھینک  
موج دریا بھی اسے دیکھتے تو رجا و شمشک  
کو نہ بھلی کی کسوں یا کون شعلے کی چاک  
وہی ہی عطر کی بود سی ہی زندی کی نہ  
کیکھہ رشت کہ اوٹنا کی کو دوت و ک  
بادہ جون ساغر لبریت جاتا ہی چھینک  
کامین دلی طرف دیکھنے اندھا  
ابو شیشہ اندوہ کا پتھر سے پٹاک  
یہ کوئی طوطے بھینے کا تے زیر فداک

صفت چاه  
 ابرو و ریش  
 کمر و تن  
 پاهای  
 عیال

کچھ لوگوں کے خیال میں صفت و خلق  
 کے لئے ان کو جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے  
 جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے  
 جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے

عدل یہ صفت ہے جس کی ہر ایک صفت  
 کرنے والے کو ہے جو کچھ کہان کو انصاف  
 راجح اتنی ہو مروت کہ غلو کو ملے  
 دور میں اس کی ہو یا تنگ مہیاں لیل  
 محبت اس کی یہ نظر کچھ تو آکان کے بیچ

شغلہ نیا کو بھی تیر بہ لکھی خار حاک  
 تانہ رشتہ کے پیلے ماہ کی کھوسے چک  
 اس طرح سمجھے ہو فرزند کو یا بے مالک  
 گنت گیس پٹ اوٹھ بنگ سد از پرتک  
 ویسی بہر کچھ ہو دھند بار یہ مطلع تک

مجھے متوں نہ فقط وہ زمین پر رہا  
 ہو گھر بار تجھ آگے جو خواب نینسان  
 آگے تجھ بھر کرم کے صدف پر گوہر  
 چل سکے ہو نہ کسی امر میں نہ ہر حکیم  
 حلم تیرے کے جو ہر وزن ہلکے کچھ  
 بار تجھ حلم میں ہو یہ کہ تیرے وقت خرام  
 صدر الیسا کمر کا وزین کو پہونچے  
 دھت و دوران موالید کا سر رشتہ کا  
 پیل و نیامین کچھ پیل کا پتہ کو کام

مطلع

کچھ لوگوں کے خیال میں صفت و خلق  
 کے لئے ان کو جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے  
 جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے  
 جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے

کچھ لوگوں کے خیال میں صفت و خلق  
 کے لئے ان کو جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے  
 جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے  
 جو کچھ ہے وہ سب ان کے لئے ہے

مطلع

اور سبکی مثال میں بھی ہونے پانے غفلت  
کتاب بست قضا شکل عدوتی پر  
مذہبی سے جن حرف غلط و موکل  
ابھی قصیدہ در طرح جواب  
و وزیر الملک اصطف جاسر  
مدار المہتمم الملک  
نظام الملک جسے جہاد ہے







فیض الہیہ کو دیکھ کر عالم کا  
 ہے تارکش اس اسیر ابن ابیہ  
 کہ جو کام میں ادا کی تھی اور اول میں  
 کہ جو کام میں ادا کی تھی اور اول میں  
 فیض الہیہ کو دیکھ کر عالم کا  
 ہے تارکش اس اسیر ابن ابیہ

جو کچھ یادمین تجھ خلق کے چمن نقاش  
 انیسب قمر ترا ہو جو کسب و پر او پر  
 وہ کندہ کوئی ہے پردہ عدم کے پرچ  
 مدبری کی تری کیا تارکے کوئی

مطلع

کہتا ہو زندہ سر نو سے جنے عالمگیر  
 کہ شکل انس پہ حامد ہوئے اب تک غیر  
 صد انگشتی جس سے ہے کیا ہے وہ بکیر  
 لیا ہے بجا لنگر اور قلعہ اسیر  
 کرے وہ ہمت میں بیٹھا ستار کو شیر  
 کیا درست ہوا اسکو میں کیا کروں تفسیر  
 لکھی ہر ایک اپنے طریق پر قفس  
 کہ میں خواجہ کو آدم کے لاکھ بار خیر  
 اگر کرے تو وہ ہوتا ہے واجب التقدیر  
 تری تنہا کی مصنف ہو یہ زبان تقصیر

یہ ان جہان ہر قسم کی دان کی پیا سنگ سنگ  
 یہ ان جہان ہر قسم کی دان کی پیا سنگ سنگ  
 یہ ان جہان ہر قسم کی دان کی پیا سنگ سنگ  
 یہ ان جہان ہر قسم کی دان کی پیا سنگ سنگ

۱۱

کہتا ہے شاعر ہی کا ہر سنان کے  
 کہتا ہے شاعر ہی کا ہر سنان کے  
 کہتا ہے شاعر ہی کا ہر سنان کے  
 کہتا ہے شاعر ہی کا ہر سنان کے

وزیر الملک فیض الدولہ در محل جواب  
تجاریہ الدولہ جلالت الدین  
فیض الدولہ در محل جواب  
وزیر الملک فیض الدولہ در محل جواب



چند ایما و در هر روز چھ  
 ابتکار کا بیان جوان کی دوستی  
 علی کا خیال اور اس کے مہمان  
 بیچہ بین بھائی و سہاروی میں  
 چل دے انھیں جو اس کے افرود  
 قضا و انھیں پہلے ان کی  
 ختم کی گئی جو ان کے

دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک  
 دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک  
 دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک

مطلوبہ شانی

باد کی مروت کے طلب سوسہ سنگ  
 وان اوٹھ کے گدین و زو بیٹھا ہوجان  
 نت مہر و وفا عار کرین شرم و حیا سنگ  
 دل مرغ کے سینے پر گویا باز کا ہو جنگ  
 شیشے کا اونھونکے ہی ٹھکانا جگر سنگ  
 چھٹا و سکو وزیر اب ہو جسے ہند اور  
 لون نام مفصل نہیں آداب کا یہ دھنگ  
 چلو میں ہمند رہنیں آتا ہو کسی سنگ  
 جو اہم شریف اوسکے سمجھنے کا ہو آہنگ  
 جو خوبی ہے دنیا میں لگو اوکو نہ با سنگ  
 عاری رہیں مولج کو کنکر باب گنگ  
 لانا ہون تک کوئی غیر انجریں رنگ  
 وسعت بھی زمانگی حضور اوسکو کھنگ  
 ہمت کا جہان یح بھلا سکا ہو یہ  
 ہیبت بھان اوسکے ہر صبا اور رنگ

ہو خام طمع کو قدر حشمت سے ان کے  
 اظہار کرین کو سے دین چشم میں سر  
 او پھر تے ہوئے اونکے دل ویدہ کا طراف  
 ہماں سے گرفت اتنی ہو یہ ماحضرا پر  
 ہے اسنے غلط چاہیے صبا و ترحم  
 دنیا میں توقع نہیں انسان کو کسو کے  
 کیا منہ مرا اور کیا لب لہجہ ہو کہ اوسکا  
 اس بحر میں وہ نام بزرگ دی سو کیونکر  
 ان بیٹوں کے ہر حرف سر صریح نظر کر  
 شمع جو بیان کہیے انصاف کا اوسکے  
 لطافت و کرم کا جو شمار اوسکے کر نہیں  
 انصاف یا ب عہد میں اوسکو ہو کہ فریاد  
 دیکھنا یہ میں حوصلہ جزا اوسکے بشر کا  
 عمل اوسکے تین بخش نکلتے ہیں کتر  
 بازو کا اوسے زور شہ ہند کا کیے

دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک  
 دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک  
 دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک

کلمات سودا

۱۱۸  
 اک اندر دکھلاؤ تو جاگے وہ دروغ  
 چارے نہ گروں ہو گزرتن تھک  
 آتے تری شمشیر کے جھیر کا چور  
 غصہ نہ گھونے کو جسے کھانے میں  
 کسے فوس باد سے سدا ہے  
 کچھ ہی شمشیر کا ہے وہ  
 تہا جو کون سو بیکے بن اپنے  
 چھوڑ کر کہیں گئے وہ تو زور سے  
 ہون کر انور و ظاہر سے  
 خاطر یہ ظاہر سے  
 پل نہ پلک عہد میں نہ نہ

دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک  
 دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک  
 دل سے غائب کر دیا اب جو بہت نازک  
 دیکھیں یہ دینت اپنی وہ دروغ کہ بہت نازک



ایندیجیا ہونے سے پہلے اس کا نام ہوا  
 آتش لہو یون آب میں انصاف کے تیرے  
 تجھ چشم کا ہو تر گس شہلا چمنستان  
 دل بھرنے گیا شہوہ احسان سے تیرے  
 پس جو کوئی تجھ سے ہوتا وہی ہو مجھ سے  
 جس مرتبہ میں تجھ کو سمجھتا ہوں نہیں مدوح  
 کتنے سخن واقعی میں عرض کیے ہیں  
 سو وہ انہی چل گیا کہ یہ جاو ادب ہے  
 قبضے میں تے قوت تیرے تیرے  
 پرواز ہما جب ہو سوے لوح سعاد

میزان کی طرف دیکھ کہ درہ ہسین یا  
 آئینے میں جس شکل ہو عکس رخ گزرا  
 پاتا ہوں مروت کو تین اور نہیں در  
 خالی ہو کوئی در عدل سے جو جن گزرا  
 ہرگز نہ اسے مانیو کب مجھ میں ہیں پورا  
 یہ مع تو وان عار ہے مدح سو ہر گز  
 خواہ او کو گھر سمجھے تو اب خواہ انہیں گز  
 کر قطع سخن کا تو دعا یہ پہ آہنگ  
 لے شام سے تار دم رہو دم سے تار گز  
 شہباز کا طالع کی ترے او سپہ ہر گز

لکھنچا ہو زبس سر فلک ازل سے تیرے  
 آتش لہو یون آب میں انصاف کے تیرے  
 تجھ چشم کا ہو تر گس شہلا چمنستان  
 دل بھرنے گیا شہوہ احسان سے تیرے  
 پس جو کوئی تجھ سے ہوتا وہی ہو مجھ سے  
 جس مرتبہ میں تجھ کو سمجھتا ہوں نہیں مدوح  
 کتنے سخن واقعی میں عرض کیے ہیں  
 سو وہ انہی چل گیا کہ یہ جاو ادب ہے  
 قبضے میں تے قوت تیرے تیرے  
 پرواز ہما جب ہو سوے لوح سعاد

### در مع ثواب زیر الممالک شجاع الدولہ بہادر بہر جہانگ

شرم سے خوں تری پہنچی ہو آتش گداز  
 بخت برگشتہ کا ہر گز کان کے تصدق  
 دم جیسی کیلیے موج تبسم و مساز

خون مرے دل میں نہیں تشنہ ہو گویا زنا  
 اگر دشت دہران آنکھوں کی بلا گردان  
 جیش لب سخن آبروے چشمہ خضر

۱۱۹  
 سو وہ انہی چل گیا کہ یہ جاو ادب ہے  
 قبضے میں تے قوت تیرے تیرے  
 پرواز ہما جب ہو سوے لوح سعاد  
 شرم سے خوں تری پہنچی ہو آتش گداز  
 بخت برگشتہ کا ہر گز کان کے تصدق  
 دم جیسی کیلیے موج تبسم و مساز

دل کی کوئی نہیں سکھائی ہو گویا زنا  
 اگر دشت دہران آنکھوں کی بلا گردان  
 جیش لب سخن آبروے چشمہ خضر



حق و عالمین کے لئے تجوید و قرآن

اصناف و صفاتی شریف و  
اصناف و صفاتی شریف و

[illegible]

اوتنا ہی چیت ہو اور بیان ہو  
 غنیمت کافی کرے بہر عشق ادیب ہو  
 قربان جا ہے لب مشکوٰۃ پر لب  
 اس صبح سے پختہ ہے لب و لہجہ  
 نود و پیر سے پختہ ہے لب و لہجہ  
 پختہ ہے لب و لہجہ سے جزا نفعی رہے

١٠٠

اور کئے رہ جاسے جہاں اوسکے تگ پور کی گرد  
کیا کروں وصف تری فیل فلک سیکر کا  
یوں ہماوت کی ہو اوس مشک نگین پہ  
حسن میں سیاہ قلم کی ہو وہ تصویریں  
اسطرح دان تو بین خرطوم ہو اوسکے جیسے  
پایل سیا کہ عجب کیا ہے بوقت رفتار  
بنے تکان پیڑے ہو دریا میں وہ اسطور  
استغدر ہے وہ دلاور کہ بروز ہیجا  
لاکھ گرتوپ دے اوسکے محاذی تو وہ  
عرض اس نظم سے تو یہ نہ سمجھو مدوح  
خلعت واسپاگر تریے نہ لگے کچھ چیز  
ہو اصدق جو مقرر میری خاطر اوس میں  
بہر پوشش مجھ کو ملتا ہو وہ جامہ جس کا  
مجھ کو کچھ کام نہیں تو مجھے چو چاہو رکھ  
مطلب اس کے جو سودا ہو ترایر غلام

طائر و تم کو پہنچاؤ نہ ولین تاک پر روز  
نابلند اپنی زبا سے نہ سخن ہو آغاز  
ماہ نو جون شفق شام میں ہو جلوہ طراز  
خاتمہ صنعت حق کی نظر آوی پر دانہ  
موسم ہے کہ ہوں کوتاہ دن اور رات دور  
سایہ اپنے کو رکھے ہر ہی اپنے سے باز  
رشتک کھا تو بین جسے دیکھ سولان حجاز  
استقامت کر کو اوسکی جگر گوہ گداز  
سمجھے پشتہ کی طنین اونکی دغا میں آواز  
کہ طمع پر تر سے مداح کی ہو عرض نیاز  
نہ وہ میں ایسے تجھ پاس کروں دست نیاز  
ننگین شیریں کو ہو ذائقہ سے میرے کام  
داسن آلودہ کی گوشتیں گرہنابے باز  
میں ہوں بندہ تر اور تو ہو مرا بندہ لازم  
اور کیا ہو سکے جز یہ کہ دعا بعد نماز

طائر و ہم کو پہونچاؤ نہ دلان تاک پر دلا  
تا بلند اپنی زبا سے نہ سخن ہو آغاذ  
ماہ نو جون شفق شام میں ہو جلوہ طراز  
خانہ صنعت حق کی نظر آوی پر دانم  
موسم سے کہ ہوں کوتاہ دن اور رات دور  
سایہ اپنے کو رکھے ہر ہی اپنے سے باز  
رشتک کھاتی ہیں جسے دیکھ سولان حجاز  
استقامت کر کو اسکی جگر گوہ گراز  
سمجھے پستہ کی طنین اونکی دغا میں آواز  
کہ طمع پر تر سے مداح کی ہو عرض نیاز  
نہ وہ میں ایسے تجھ پاس کروں دستان  
نکبین شیریں کو ہو ذائقہ سے میر کسان  
واسن آلودہ کی گو حوص سے ہنسا ہے باز  
میں ہوں بندہ مژا اور تو ہو مرا بندہ نواز  
در کیا ہو سکے جزیہ کہ دعا بعد مسامحہ

[illegible]

ہرگز کیے ہو امین نہ طائر کا نام تیر  
 جز اپنے اک پرند کو تاروم و شام تیر  
 بیٹھا کرے نشاے یہ یارب بدم تیر  
 ایکر کان کرے جو تو عوم تیر کار صبح  
 اڑتے کہیں نہ دیکھ کے ملک ہند  
 سو واکھی یہ دعا ہو کہ تیرے مراد کا

درج نواب زیر الممالک جلال الدین حیدر شجاع الدولہ  
 بہادر ہر جنگ و فتح گردن بجا فطر حمت خان

آیا اعلیٰ میں تیغ سے تیرے وہ کارہ  
 بے ہوش ہوئے ہیں آج یہ سرکش کہ رسال  
 سرچنگ سطح کی نہ کھا کی کہ تاہر حشر  
 آتش غضب کی تو نے یہ اونکی فرود  
 نام اوسکا تیری تیغ نے معدوم یہ کیا  
 اک خم تعادل و فوٹکا پر از بادہ عشر  
 تھا عزم یہ ہر ایک کا کاوشنگے بیٹھ ہم  
 آئے تھے وہ چنانچہ اسبطرچ روز جنگ  
 گاتے بجاتے ناچتے اور کوٹتے ہوئے  
 دیکھا جسے نہ ترک فلک کے پروازگار  
 خاک اونکی پر ہو تو نہ ٹھرا دے نتاخا  
 مد فون ہون جن میں یہ تو ان اوٹھنے  
 تن میں نہیں ہو قطر خون صورت شہر  
 نہ عفا کرے ہو سکتے نہ خان ان کو ہسا  
 میں اوسہن کر دیا نہک تیغ آبدار  
 تانوں کو کھینچ کھینچ کے قلعاری مارا  
 پایا تھا جون دلو میں خیال و نکتے فراق  
 سائیں جھنڈیوں کو صفیں بازہ ہشا

ایک پیر و حریف اس کے ہاتھ سے  
 شکر میں اپنے چہرے کی جگہ سے  
 غارت میں قوم یہ قہر سے  
 لیکن غارت میں قوم یہ قہر سے  
 جو اس کے فضل سے ان کا کوئی  
 شکر میں اپنے چہرے کی جگہ سے  
 غارت میں قوم یہ قہر سے  
 لیکن غارت میں قوم یہ قہر سے

۱۲۲

اس کے قدم اوٹھوں سے نہیں سیر  
 جرات میں اوتھے حرف توڑنے سے ہر  
 صحبت نہ دے اس غلام سے ہے جاندار  
 اوٹھیں سے اس غلام سے کہ نہ ہو  
 اپنے کہا اوٹھوں سے اس غلام سے  
 ایک قوم و یک باروری دیکھ  
 ہوسانے حریفانے معرکہ میں  
 حافظ کی لاشیں مال تھے مگر  
 افغانی سے ایک نے خودی کا ہمارے  
 خواہش کیں چہرے سے خون کا ہمارے  
 شہر سے دوسرے دوسرے ہر ایک  
 شہر سے دوسرے دوسرے ہر ایک

ہرگز کیے ہو امین نہ طائر کا نام تیر  
 جز اپنے اک پرند کو تاروم و شام تیر  
 بیٹھا کرے نشاے یہ یارب بدم تیر  
 ایکر کان کرے جو تو عوم تیر کار صبح  
 اڑتے کہیں نہ دیکھ کے ملک ہند  
 سو واکھی یہ دعا ہو کہ تیرے مراد کا

محبوب اور سبقت و لطافت سے محو کیطرت  
لیکن انہوں کو آدمی کیسے کہ دیو و  
ایہ بھر سے بان و رہنمائی تو پست  
بڑھ بڑھ کے آخر میں وہ لگے تو میں نے  
لیکن میں نے کیا کون ایسا اس کے  
سچی کرتیاں تلنگون کی مانند لالہ  
تو میں جو دانتے سے قیلو سے آنے  
گجناں شل عد کے کر کے سخی و مہم  
بار و دو گوہ توپ میں تھا یا وہ باد  
حضرت کس نے اتنی پائی کہ وہ کہ  
ہر ایک جا ہی نظر آیا ہر ایک کو  
اڑتے تھے بون پادہ کہ تو دیکھو  
تھے ہاتھ بون پادہ کہ تو دیکھو  
وہ بھائے اس طرح کہ یہ سخی و مہم  
فرشتے جو اس سے نہ بھائے کہ





سیر تیرا نگاہ چشم قضا  
 باد پیمائز اتقائے اللہ  
 زیر ران و کیکر تڑپ او سکی  
 کیا عجب ہے کہ برق کاشفہ  
 صرصر او سکی قدم کو پھر نہ لگے  
 جہد کرنے کا دلیں ہو جو خیال  
 اوس جگہ تک جہا نہیں جس کا بعد  
 لاکھ بار ایک پل کے عرصے میں  
 فوج کا تیرے کر سکی نہ شمار  
 کثرت او سکی ہو جب تو ہو سکوار  
 آنکھیں مل مل یہ ہر ہو بے نور  
 دود ہو یہ بلند تو پون کا  
 شفق حمام جس طرح ٹپکے  
 اونکی آواز سے پشت و کوہ  
 کلبت دست جس طرح سیلاب

او سکو دیدار دشمنان ہو  
 جلوہ گر آئے وہ جہان ہو  
 خلق کا او سپہ یون گمان ہو  
 اسکے تپے کے درمیان ہو  
 ٹمک کشاد او سکی گردن ہو  
 مجھ سے آگے تو کیا بیان ہو  
 دوران و ہم انس و جان ہو  
 پہونچے جیسا سے پھر یہ دان ہو  
 گو عطار و حساب دان ہو  
 بسکہ پڑ گرد آسمان ہو  
 جیسے شیشہ ریتا بدن ہو  
 آتش انگیز جب وہان ہو  
 قطرہ زن چشم خندان ہو  
 زلزلہ یہ جہان تہان ہو  
 حالت کوہ یون عیان ہو

فی حق نے مجھ کو نشان کیا  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان

اور سرور و شہنشاہی  
 کوئی نوا اب و نوا  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان

اب دوا و دوا  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان

فی حق نے مجھ کو نشان کیا  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان  
 ہر ایک کی ایک ہو جہان









وزیر کواب وزیر الممالک

محض الدولہ بادشاہ شہنشاہ

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

ہاتھ سو فارتاک نہ پوچھے کچھ  
زہر برق آسب ہو جاوے  
وہم آسا ہے اوس پری وشن کی  
بیشہ عدل میں ترے ہر ہوش  
کوئی کیسا ہی ہو قوی اوس سے  
وہ بھی رو باہ حبکو ہو خارشست  
حلم کا بار گر نہ تیرا  
دست زر بخش کا ترے خورشید  
آگے سائل کے تو کرے برہن  
جلوہ نظر و بین اس طرح دیوے  
ختم سو و او عسا پہ کرتا ہے  
بے تاب آصف الدولہ  
حال یون رو سیہ عدو کا ہو

اگرے بھر عمر وہاں کوئی جو کھنت  
تیرے نوسن کی گرسنے کر کنت  
شرق سے تاپہ غریب یک ڈوبت  
سامنے پر کے رہے چودنت  
ہنہن دل کو ضعیف کے دگنت  
منجھے ہو شیر کو ہے کیا شہنت  
ارض شکل سارے نہ بخت  
ڈھونڈے بھر عمر تو پنا دے انت  
اشرفی اور روپے کی یون کھنت  
جون فلاک پر ہونا رو کی چٹکنت  
وصف کا تیرے کون پاوے اونت  
دل سے تیرے خوشی کو نہ ٹھنت  
جاہ و دولت کی تیرے دیکھ بڑھنت

ہر کے جون حل میں آئے  
شب کو آفاق میں لگے ہو گھٹنت

۱۲۹

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی

سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی



شمس الدین محمد بن علی بن ابی طالب  
 علیه السلام  
 در بیان فضائل و مناقب  
 ائمه اطهار علیهم السلام  
 و در بیان حقایق و اسرار  
 دینی و اخلاقی  
 و در بیان حقایق و اسرار  
 دینی و اخلاقی  
 و در بیان حقایق و اسرار  
 دینی و اخلاقی

اگر مرض جن ہو تو اس کا نہ کہیں کچھ  
 نامے میں اس کے قلم کے ہوا کا  
 ہو جو مسدود جہان میں نادر شہر علم  
 اس کے کوچے سے مجھے باز جو رائے سم  
 دو کترین ہیں گھر اس کے میں پیدا ہو  
 ہیں نصیب و نکی علاج اپنے میں نہ ہم  
 ریزہ چپ ہند میں ہو لاکھ طرح کا عالم  
 منع جو دو سخا یعنی وزیر اعظم

نسخہ زیرین نقش کے عالم کے کم  
یہ عجب کیا ہو جو اچا کرے وہ موتی کو  
چلتی ہو عہدین او سکے رہ ہر شہر و دیہ  
گھر تک آتے کرے پیدا وہ خواص شایق  
بولین ہیں جبکو کہ تشخیص کہیں ہیں  
ہوش اس فن میں تو یہ ہو یہ خواص  
عہدین او سکے ہو وہ خان کرم پر  
اسم پاک او سکا ہو نواب شجاع الدولہ

قصیده در مدح نواب سرسبز از الدوله  
حسن رضا خان بهادر

حلال دختر زبے نکاح روزہ حرام  
ہو اب روزہ میں دور دور ساقی جام  
گئے بدل مباحث مٹا ہی کے حکام  
کے ہو محتسب اگر بانسلا تمام

صلح عید ہوا وہی سخن ہو شہر ہما  
پھر ہے آج مقصود بادہ خوارانِ حیر  
بیش گاہِ جہان خوش ہو خرمی بج  
معاذہ بجان آج سے پرستو کی

[illegible]









اندام جو بار بار پکارا گیا ہے کہ کیا ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے

معمول سے زیادہ مقید ہوں انکی سال  
 پس ہمارا لالہ خود سے یہ کہیں  
 وگلے ہزار رنگ کے پنا دین ابر کو  
 تقسیم کر دین قمرہ بچو ہن جل ہن  
 کہدین کہ چار ہرے گلشن کو صحن باغ  
 بار و دگولی پیرخان میکدہ کے بچ  
 بندہ دین بکشتیوں کے بھر بھر گنجے  
 جتنو ہن دنوارن جہان بیج اب گرین

باور اگر نہیں تو اسے آن دیکھ لو  
 پایا ہے امر مطلع ترے نے اشتہار

ترکش لگا کے دینے کو تصدیق ہمار  
 لازم ہو تجکو پیکے شراب طرب جام  
 یک گلزمین نہیں کہ جہان آب تر سے  
 غصے سے سر کے مڑتے ہن کہ بوج  
 بن خود یکدم نہیں ہنسنا سحاب

ہو کہ اوتارے نے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے

۱۳۵  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے  
 کہ یہ سب کچھ ہوا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے





ایضا درج یوسف الدوله  
 امیر علی خان بسا در  
 کمال بودی تو به دهر سبزه  
 باغ خوشی که سالان سدا به رنگ  
 بزمین تو در کمال سبزه  
 و زنده می آید وین بزم  
 کس در پیشت نشاند  
 کس در پیشت نشاند

۱۸  
 ہر شخص کا ہوا تو پتہ ہو کہ  
 جو زمین تو دیکھ کر مالان سدا ہے دنیا کی  
 واندی اس کے نہ دیکھیں پوری کج  
 سے درپسین شگست سدا ایسے کسک  
 کہ دس سالان ٹیکس سداست کج  
 ایک پل میں تل کے لائی کہ اور کج  
 ہوا دھڑکین سے لائی کہ اور کج  
 ہے سستا لطفہ غضب سے کج  
 قتل ہے کہ دواہ "اور کج

۱۳۸

اس عرصہ میں پھر اُسے کہ شاید نہ بچو یا  
پر ہو بہن تیرا نکاح دے کے تو یہ ظلم  
ہوے اُسے تو اُسے لوجا ناؤ ہلون کر  
رہے کی شے جا کی مین کیا بیان کہ  
اوتانہ رنگ اطلس گردون جو مائی  
شہبیر لکستان کے تیلن بھی بر کچ  
سوی ہر وسہ بھی خوب ہی کچھ اور سید  
بیکر مگر خطوط شعاعی کو اسپین  
سرکار عالم فلکی میں تو کچھ سب  
قالی کا اُسے خوش کا انا ہو عرض  
جتنا اُسے رے زمین اور سپر کر اُسے  
جس آن تو قدم رے اور سپر بچش  
اور ہو یگا بھی این ہی خاطر کہ جمع  
سو واکری ہو عرض کہ شے خزانہ  
والفصل اس قصیدہ کا اُسے اویس

کہ جسے کینہ میں نعل سدا کی جھڑی سدا  
 مہمدا کے روز تجھے جو ہو جا چوہ و جا  
 اوڑھا جاو باد تند گدا کے سو جو غلام  
 جس کے تپن نہ وہ ہم فلک کر سکے حصا  
 خیمہ کے استرو نکارے سے تھا یہ جاو  
 دو کرتے پیر کر تو نہ بنتی وہ استوار  
 پر بند رس ہیں برید سگ اتھو کہ بیتار  
 بٹوایے طنائیں سو کناہیں لہو دو مال  
 بیخون کیو اسطے ہیں زمین پر یہ  
 حد فصل گل نہوسکیں جسکی نمونہ وار  
 جس فصل میں بچاؤ تو ہو سو ہم ہمار  
 کھلاں دیکھتے ہی تجھے چشم روزگار  
 صدقہ سے بختن کے تباہد روزگار  
 بھر بھر پیر ہی لینا ہے جگوزر عیار  
 دوسکے تپن خطاب ہو روز مہم ہمار

[illegible]











۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

جس وقت میں ہوا ندون سوو اکی بود و باش  
 دیکھا جو بین نوے وہ عجب اک مقام ہو

اور دوسرے حکم وہ دیون نظر آیا کہ کیا کمون  
 گد راپے سے پانوں کے اوسکے ہر ایک  
 ہر صحتان نرم سے اوسکے اگر کوئی  
 مانہ شیشے کے ٹکڑوں دین کو کھول  
 احوال نو یہ کچھ ہو جو میں کیا بیان  
 اوڑتا ہے جو کچھ تو کہنا ہے اوسکے یہ  
 بعد از سلام شوق یہ کیو ہمار دوست  
 پر تو نہیں کہ پہنچے دو پانوں ہیں مگر  
 جسے تے قدم سے جدا ہو کے رہے تھے  
 مانہ برگ خشتک کہ ہو نخل سے جدا  
 اب آرزو یہی ہو کہ اوسے جو باتند  
 تقصیر عفو کی ہے تے یا گتہ کی  
 یزے کرم نے جھکو ہد آموز کر دیا

نے طاقت شنود ہونے تاب گفتگو  
 اور پانوں سے گزر گیا اوسکا ہر ایک  
 وان جا کے پوچھتا ہو کچھ و سکو حال  
 چاہے کہ کچھ کہے تو ہلو کی ہے وہ لہو  
 اس میں حواسن سکو جو آجائیں ہیں کچھ  
 جاے بسنت خان ہبادر کو جو تو  
 لے بوستان دل کی تناسکی رنگت بو  
 کوڑی رنگینکی ہے سدا جھکو آرزو  
 نے دین کی ہو تلاش نہ دنیا کی جستجو  
 کرتے پھرے ہیں دشت میں نالے لکھو  
 جو شعلہ آگ اپنے تئیں دین نیست و  
 انصاف یہ نہیں مجھ مجھ جو سمجھو تو  
 سخی در نہ معصیت کی کب اس وسیع

۱۲۵  
 جلد میں وہ طبیعت جو بے شک و دوہ  
 جو ہم میں یہ سیاحت کی کیا بیان کر  
 اگر ہوا ہے یوں سدا اعلو کا کاش  
 سدا انہیں کاروائی میں کامر عافیت  
 القصد جس کی کامر عافیت  
 کرم کے اس قدر استقامت  
 کرم کے اس قدر استقامت  
 کرم کے اس قدر استقامت

[illegible]

سودا کے ہر قسم و جایہ پر  
تازہ پاشان ہونے پر  
روشن ہو جائے گا

پیشہ نام ایسے تھے جو پوری دنیا پر مشتمل  
کی دیو این بین میں اسے نوڈیٹر انشاء  
میں جو کہ نیکان شاعر کی ایک شاعر  
تو تھا خاکہ بوین تر سے ہوا پیش

۱۷۴

تہیں کہ مور و حسین میں اکثر اس  
 کے پرچار و نصیحت میں کون ہوں  
 میں چوہ آقا کی وفور و سستی  
 اٹھا یہ کہ مجالس میں زبان انوں کے  
 سخن الیہ اندو سہرہ کہ پانی و سکا و خم  
 دومی یہ جو تو چاہے کہ نہ تھیں ہر کی  
 غفر تہیں پہ بھی نادان کے پڑھو  
 دوی تہ کے تھیں کوئی نادان کہ ہوں  
 غفر میں تو نہ پڑھو جز ابیہ صلات  
 میں بان او کو نہ سمجھو و غلام  
 جہ کہ اپنی ترقی کو ترقی تری

۱۵  
 تو نے دین پرستی سے  
 بدلائی تھی یہ تو ہے  
 اس جو جاہلوں کے  
 غرض میں نظر کر کے  
 نیک و سب بہن جو  
 ہم اس بے رحمی سے  
 پوچھو ان سے ہی  
 جو کہ سب سے

[illegible]

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









اتحواہ کا بیٹنا اس شکل سے بیان ہو  
 ہاتھ ہونٹ ہر کوئی حسین تابوتان  
 بیٹھا ہوا اس شکل سے ہر پیر و جوان  
 کہتے ہیں کہ خاموش مسلمان کی گمان  
 مانعہ آگیا و اعطی تو پھیرا و دیان  
 نے ذکر نہ صلوات نہ سجدہ نہ اذان  
 رتبے کے جو آگے کی یہ ہر ایک و کان  
 و بار اور اس عہد میں جو خود و کان  
 اس حج سے رسالہ کا رسالہ ہی و کان  
 کوئی روئے ہو منہ پیٹ کوئی نعرہ زان  
 ارٹھی کا تو ہم ہے جنازہ کا گمان  
 کرتے ہیں جو ان عرض تو پھر ہونا  
 اسکی تو اذیت ہو بڑی آفت جان  
 کیسا ہی اگر اپنے تئیں خوب گمان  
 سو کیا کہون مجھے کہ مصیبت کا بیان

五

141

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی  
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۶۷

ہر ایک مقصد سے میان ورتیان ہے  
 جو پاکیزگی نکلے ہو تو فریاد و فغان ہے  
 اور منہ بھی موافق ہو پڑے تو سہان ہے  
 نہ امن ہو و نہ تکلیف نہ جیسا کہ امن ہے  
 اوسکا تو بیان کیا کروں تجھ سے کہ عیاں ہے  
 پوچھو ہوا جی مرے ہے جی نواب کسان ہے  
 ہر کوچہ میں جن آب چکا ہو وہ دوان ہے  
 مانند کھیا کے چمان و کھوتھان ہے  
 پیل کے پتے کی طرح منہ میں زبان ہے  
 لپچائے ہو کل کو یہ کیا خوب مکان ہے  
 اور نئے اجاری کی بھی اردو میں کان ہے  
 گھر جاکے پکائے جو کوئی لالہ کسان ہے  
 آپ ہی کہا گھر میں کشن چند کو این ہے  
 اسناد کا جائزہ کرے یا اوس سے بیان ہے  
 مردانہ بین نمبر ہوں تصدق ہر جان ہے

آفر کو جو دیکھ تو نہ پیسے ہیں وچس  
 ناچار ہو پھر جمع ہوئے قلعہ کے آگے  
 دوہیل کی جا کر جو کہیں کیجھے کھیتی  
 ہیں خشکی و قحط کے فکر میں نہ رہنا  
 اگر خان و خواتین کیلے کوئی دکان  
 ہر عہد کے درویش پر زین پوش پہنچیا  
 ہر گھر میں وہ چاہو کہ میں فوارہ سا چھوڑا  
 دیوان کے بخشی کے پوتائے حاضر  
 ہر بابت پلٹا ہی ہے صبح سے شام  
 لاف جو کچھ کرے وہ دامن کا سپا  
 سوا ہی یہ بیٹھی ہوئے پانسو ہر خرچ  
 تباہے غرض بیس اوڑا کر ہوا و پس  
 جو وقت سنایہ وہین آواز بدل کر  
 پھر ہو جو موکل سے کہیں لہا میں بیٹھا  
 عرضی یہ ہوا ہم سیاہی یہ ہوا ہم

[illegible]

مضمون ہی فرقہ کا کہ چھوٹے خان سے  
 بادشاہ کا بیٹا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے

ہر یہ ہو سوا پانچ ملے گد زمین اگر  
 و مڑی کو کتابت لکھیں دھیلے کو قبلا  
 چلے جو کوئی شیخ بنے ہر فرغت  
 دیتا ہر دم خرے کوئی شیلے کو نسبت  
 اور اسکو جو دیکھے کوئی وہ معشیت  
 پوچھے ہو مرید و سنیہ ہر جمع کو دھکر  
 تحقیق ہوا عرس نوکر وارھی کو کنگھی  
 ڈھولک جو لگی تھنے تو ان بکو دوا  
 بختال ہوئے شیخ جرات جہین اگر  
 کرتال سے پڑتا ہو قدم تو سبھی نہیں  
 اور حاصل اس بے رخ و مشقت کا جو چوچھ  
 سب پیشہ میں بیچ کر کوئی ہو توکل  
 اور بیٹی کے دل کو بے حرافت کاغین  
 پھر حرم کے جب رٹے لگو بھوک سو مرنے  
 جب راہ خراب سے لگا کوئی تو

یا قوت پکا لے جو لکا و قرآن ہے  
 بیٹھے ہوئے وان میر علی چوک جہان ہے  
 چھٹی ہے وہ شعر کی تو مطعون بان ہے  
 کتب سے کوئی پگڑی کو تشبیہ کنان ہے  
 اس فکر و تردید ہی بین ہر ایک مان ہے  
 ہو آج کہ حرم عرس کی شریک کنان ہے  
 لے خیل مریدان کے وہ نرم جہان ہے  
 کوئی کوئے کوئی رہ وہ کوئی نعرہ زمان ہے  
 سرگوشیوں میں پھر بد اسلوبی کا بیان ہے  
 کہتے ہیں کوئی حال ہو یہ رقصان ہے  
 ڈالا ہوا وان وال نحو و قلبہ نان ہے  
 جو رو تو سمجھتی ہے نکھڑیہ میان ہے  
 بیٹے کو جین ہو نیکا بابا کے گمان ہے  
 ہر خان خوانین کے ہمراہ دوان ہے  
 تبا و کی سفارش میں اسو رقعہ خان ہے

سودا سب پتھین کے کاغذ  
 یہ بات بھی کوئید ہی کاغذ  
 ان فکر معشیت ہو تو وان و غلط  
 اسو کی فریست نریان ہو وہ بان ہے  
 قصیدہ در جہاں  
 ۱۵۲  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے  
 ہر ایک کو اپنے بیٹے سمجھتا ہے اور مرزا کا بیٹا ہے

قانون کا اس کے اب میں لکھا ہے  
 قانون کا اس کے اب میں لکھا ہے  
 قانون کا اس کے اب میں لکھا ہے  
 قانون کا اس کے اب میں لکھا ہے  
 قانون کا اس کے اب میں لکھا ہے



ہرگز نہ اوٹھ سکے وہ اگر بیٹھے آکیا  
 کرتا ہو راکب و سکا جو باز ایں گداز  
 ابیدوار ہم بھی ہیں دین کتو ہیں چار  
 گز سے ہو اس خطا سے پہل میں نہ بار  
 دیکھے ہو آسمان کی طرف ہو کے بیقرار  
 چو کی کو آنکھ موند کے دیتا ہو وہ سار  
 ہر دم زمین پہ آپ کو پیٹے ہو بار بار  
 ہرگز دروغ او سکو تو مت جان نہیا  
 باد سموم ہوے وہیں گر کے گداز  
 گھوٹے ہو اپنے ستم کو کوئین ٹاپین بار بار  
 گھوڑی کو دیکھتا ہو تو پاس ہو بار بار  
 بیخین گراو سکی تھان کی ہو دین نہا  
 دھونک ہو دم کو اپنی کہ چون کھال کو بار بار  
 خارش سے زبکہ ہو مچرج ہیشمار  
 چنگل سے موزیکے تو چھوڑا او سکو کردگار

مانند نقش نسل زمین سے بجز فنا  
 اس مرتبہ کو بھوکا سے پہنچا ہو سکا  
 قصاب پوچھتا ہو مجھے کب کر کے پاؤ  
 جسد منے اس قضائی کے کھنڈ ہو جاؤ  
 ہر رات آخر تک تین دانہ پوچھکر  
 شکا اگر پڑا کہیں دیکھے ہو گھانس کا  
 خط شعاع کو سمجھ دستہ گیارہ  
 پیدا ہوئی ہے شبہ اگن باد اسقدر  
 گز سے وہ حسب طرف کے کھنڈ و سطریم  
 دیکھے ہو حبث و توبہ دھان کی طرف  
 فاقہ سے ہنسنا نیکی طاقت نہیں ہی  
 ہو اس قدر ضعیف کہ اوڑ جاے باد سے  
 ہو استخوان گوشت نہ کچھ او سکے پرین  
 سمجھا نہ جا یہ کہ وہ اہل حق ہو یا رنگ  
 پچال او سکے دیکھ غرض ان کو ہو خلق

ہرگز نہ اوٹھ سکے وہ اگر بیٹھے آکیا  
 کرتا ہو راکب و سکا جو باز ایں گداز  
 ابیدوار ہم بھی ہیں دین کتو ہیں چار  
 گز سے ہو اس خطا سے پہل میں نہ بار  
 دیکھے ہو آسمان کی طرف ہو کے بیقرار  
 چو کی کو آنکھ موند کے دیتا ہو وہ سار  
 ہر دم زمین پہ آپ کو پیٹے ہو بار بار  
 ہرگز دروغ او سکو تو مت جان نہیا  
 باد سموم ہوے وہیں گر کے گداز  
 گھوٹے ہو اپنے ستم کو کوئین ٹاپین بار بار  
 گھوڑی کو دیکھتا ہو تو پاس ہو بار بار  
 بیخین گراو سکی تھان کی ہو دین نہا  
 دھونک ہو دم کو اپنی کہ چون کھال کو بار بار  
 خارش سے زبکہ ہو مچرج ہیشمار  
 چنگل سے موزیکے تو چھوڑا او سکو کردگار

ہرگز نہ اوٹھ سکے وہ اگر بیٹھے آکیا  
 کرتا ہو راکب و سکا جو باز ایں گداز  
 ابیدوار ہم بھی ہیں دین کتو ہیں چار  
 گز سے ہو اس خطا سے پہل میں نہ بار  
 دیکھے ہو آسمان کی طرف ہو کے بیقرار  
 چو کی کو آنکھ موند کے دیتا ہو وہ سار  
 ہر دم زمین پہ آپ کو پیٹے ہو بار بار  
 ہرگز دروغ او سکو تو مت جان نہیا  
 باد سموم ہوے وہیں گر کے گداز  
 گھوٹے ہو اپنے ستم کو کوئین ٹاپین بار بار  
 گھوڑی کو دیکھتا ہو تو پاس ہو بار بار  
 بیخین گراو سکی تھان کی ہو دین نہا  
 دھونک ہو دم کو اپنی کہ چون کھال کو بار بار  
 خارش سے زبکہ ہو مچرج ہیشمار  
 چنگل سے موزیکے تو چھوڑا او سکو کردگار

ہرگز نہ اوٹھ سکے وہ اگر بیٹھے آکیا  
 کرتا ہو راکب و سکا جو باز ایں گداز  
 ابیدوار ہم بھی ہیں دین کتو ہیں چار  
 گز سے ہو اس خطا سے پہل میں نہ بار  
 دیکھے ہو آسمان کی طرف ہو کے بیقرار  
 چو کی کو آنکھ موند کے دیتا ہو وہ سار  
 ہر دم زمین پہ آپ کو پیٹے ہو بار بار  
 ہرگز دروغ او سکو تو مت جان نہیا  
 باد سموم ہوے وہیں گر کے گداز  
 گھوٹے ہو اپنے ستم کو کوئین ٹاپین بار بار  
 گھوڑی کو دیکھتا ہو تو پاس ہو بار بار  
 بیخین گراو سکی تھان کی ہو دین نہا  
 دھونک ہو دم کو اپنی کہ چون کھال کو بار بار  
 خارش سے زبکہ ہو مچرج ہیشمار  
 چنگل سے موزیکے تو چھوڑا او سکو کردگار





آید صد از گنبدش از جنتش نسیم  
 دل در نخب است که نگه ستهای او  
 وصف کتابه اش چه نویسم که در نظر  
 حاجت دران حرم بفرغ چراغ نیست  
 فی النور میرسد در خانه قبول  
 بر سطح او مقابل محراب جوض نیست  
 دیدم چو عکس قبه زین او در آب  
 کرسی او ز مرتبه انبیاء بلند  
 جاروب صحنش کل خطوط شاعی  
 هر چند جای زفته بے دیده ام و  
 آیند در شمار نظر زده های خاک  
 چای بیابین لطافت و خوبی بکج او  
 مردم بگردا و همه وقت از پی وضو  
 نقاشی عمارت آن سجده گاه خلق  
 نقاش او که رنگ طرازست چون آب







[illegible]

# فصل

وہی ہے جو کہ سب کو بھروا  
 علیٰ ہے منہ سب فیض فوت  
 رستہ ناپا کر مہ ذات اوسکی  
 غرض ہو ذات حق اوسے یہ خورند  
 وہ محرم کہنہ وحدت کی وہ لارہ  
 دو حافظہ عرش علیین کے ہیں وہ  
 دو شمع کلبہ عرفان وحدت  
 دو پروانہ چراغ امر حق کے  
 دو عاشق ہیں وہ مدھی خدا کے  
 دو دم تیغ جلال حق کے ہیں وہ  
 دو والا گو ہر تاج امانت  
 غرض سہ دفتر آئنا عشر کے  
 سوان دو کے نسل ان کی سونہ گس

بعضے تجھ کو دینا ہے منظور

عشلی کان سخا بحر موت  
 کئی بخشش ہی ہیں اوقات اسکی  
 عطا ایسے کیسے اوسکو دو فرزند  
 وہ ہیں دور از دار پر وہ غیب  
 دو حامی مظلوف کے دین کا ہیں  
 دو نور خانہ چشم حقیقت  
 دو بلبل ہیں وہ باغ امر حق کے  
 دو دالہ ہیں وہ تسلیم رضا کے  
 دو آئینہ جمال حق کے ہیں وہ  
 دو روشن اختر برج سعادت  
 یہ دو معصوم ٹکڑے ہیں جگر کے  
 امانت کے سریر آرا ہیں وہ کس

وہ بارہ ہیں ستون عرش اعظم  
 رہا ہے سب کچھ ان کی ذات کے تنہم

نہ اسکو نہ زنا بیچے ہے پیر  
 شجاعت سے گلشن میں موجود  
 تماشائے عجب تماشام بہ دور  
 چرخ خان جج سے تاملگون کاں  
 رکھے ہو سپید زینیلگون کی شہ  
 کب و لا از فرمان شیشہ و جام

۱۶۱

جھکاتے مہوین ساقی شیشہ سے  
 مہی پھونک دس ہر خدا سے  
 نہیں مہربان یہ ہر نظام  
 جو بول ہو چو کیسے غائب ہیں کا  
 اوٹھا کر جلد کہ کھانہ چمکندہ  
 صد ایسی کس بیل  
 کھانا وہی کھانا  
 کہ ہوسم سے  
 جو تھکے ہو  
 کھانا وہی کھانا  
 کہ ہوسم سے  
 جو تھکے ہو

بہار اب جو کہ اوس کی علی  
 کے بہ دیکھ کر اب اس کی علی  
 جواب پستان میں دون خدا کی  
 کہ



قصه درویش که اراده  
اینهاست کجی کرده بود  
حکایت سیدالاسعاده باقی  
عبادت که زمین شقی شکو باقی  
قصه درویش که اراده  
اینهاست کجی کرده بود  
حکایت سیدالاسعاده باقی  
عبادت که زمین شقی شکو باقی



[illegible]

نماز و روزہ میں گزے تھی اوقات  
 مصیبت پر سے اوٹھتے تھے نہ اک پہل  
 کیا جب اونکی سرمہ خاک نفسین  
 اوٹھائے جو اوصفوں کا آفتاب  
 نہ رہتی تھی کراماتوں سے خالی  
 لگے تھے ناشپاتی سبب ورتاک  
 کہ ہوں نامتکف خالق کے ورکے  
 کہنا محکوم ہے قصہ کعبۃ اللہ  
 کہ نامقدور او دھڑکا ہو دوسری عازم  
 تو آہِ رزش کا موجب یہ سفر ہے  
 جراثیم عفو و ان سب ہونگے پیر  
 رہیگا میکہ کی در کی تو خاک  
 رکھیگا مہینچون سے ربط تاکے  
 کہ ہے وہ لجن داؤدی کے مافوق  
 یہی گام جام شربت از کف جو رہ

خدا کی یاد میں رہتے تھے و عزات  
بجز تسبیح رہتے تھے وہ بے کل  
مردوں کی ہوئیں پر نور عینین  
برائشک و سکا جنت میں ہو ماوا  
غرض کیا کہیے او کی ذات عالی  
نہاں وہ گاڑ دیتے اپنی سوا کہ  
ہوئے عازم وہ کعبہ کے سفر کے  
ملے اک روز سو واسے وہ ناگاہ  
مسلمان ہو جو ہے اوسکو یہ لازم  
نجات اپنی اگر تکتو نظر ہے  
یہ بہتر ہے کہ چل ہمراہ میرے  
کما شک کے دیوالے زیر اخلاک  
کر یگا بادہ خواری بادف و  
موزن کی صدا سننے سے رکھ ذوق  
رکھ گاتا سخن میرا جو منظور

کتابت کلاں  
جلد اول

۱۶

میرزا کاظم علی خان صاحب  
نور اللغات و فنون  
کامیاب ہوئی ہے۔  
اس کتاب کی تالیف  
میرزا کاظم علی خان صاحب  
نے فرمایا ہے۔

[illegible]



[illegible]

<p>کما سووا سے قصہ ناکستانی          کما سو دئے حضرت کو تہ ہے خط          کہوں ایک شہر کی مین واردات اب</p>	<p>کے جو وہ سنیں او سکی زبانی          مجھے قصہ کمائی سے ہو کیا ربط          جو گوش ہوش سے اپنے سنیں</p>
---	--

حکایت پسر شیشه گر که در حلب بود از سبب  
قضا و قدر او پسر زگر عاشق و فریفت گر و پدید

الاے ساقی بھنا نہ عشق  
 ہے الفت کا پیایے شیشہ لیکر  
 مجھے اوس دم کے تو دو چار دجام  
 حلب میں تھا پیر اک شیشہ گر کا  
 پدر کا وہ دل و جان و جگر تھا  
 بنایا حق نے سب سے دور اوس کو  
 چین کی سیر کو جاتا جو گھر سے  
 سبب ہوگا یہ رو چشم بد کا  
 پیانی بزم و ان نو گس کے جا کر

۱۹۹  
 چلے گئے وہاں سے تو ایک بی بی بھی  
 کھڑی ہوئی تھی وہ بھی پوچھتی تھی  
 کہ کیا ہے یہ سب؟ تو میں نے کہا  
 کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ میں نے  
 یہاں سے لے لیا ہے۔













ہوا گل سے کھلا ہے  
 کہ جیسے تیری لک کر  
 جلا کر دے  
 نہ حاصل عشق کی دولت ہو  
 جب اون سے پیلا سر پینے  
 دل زنگ پر بین  
 کہ رشتہ تھا یا الفت  
 پتی

نہ مانی بات تو کیجھ نہ وہ کام  
گر یز اب اس سخت کو کہو ہے  
نہ سمجھا تو شراب عشق ہے زہر  
چراغ عشق میں تو دیکے وعن  
کہ ہو یہ پیہر وعن سے کہیں دور  
جہان میں عشق اگر نشان عسل ہو  
جو کیسا ہی ہو کوئی صاحبِ یونس  
ہو بے تو اگر پر وائے عشق  
تے تیغ جفا کے سرِ عسل رکھ  
یہ باتیں سنکے سب حیرانِ مخمور  
سخن یہ جو کوئی خاطر میں لایا  
ہو نقشِ گاہر ایک ماٹل

ملاقات کردن زگر و پسر شمشیر گریز محبوس  
و کشش عشق عاشق و معشوق

[illegible]

ہوئی



[illegible]

برن پارتے جیل چکاری سے خوش  
سیا فصد جسم کو نہ پہن سہ گاہ  
قدم اگر از تنھان او پس کے اپنے  
چلین اوسکا کیا سرشت میں ہے  
کند اجل بے جاہ و گری  
شمار کس نے ہو

خزف ریزہ کو اپنے بہت گرجان  
کھین ہیں گو کہ سبب اس فن کا  
سخن تیرے پہر اک ہے جو مصروف  
خصوصاً خان عالم خان بہادر  
زراہ دوستی کی وہ منکر  
خیال سن تیری کا تجھ کو کب تھا  
وہین وہ تھا دیار ب صبح اور شام

سخن کا رتبہ ہے آپ پہچان  
کرتیز سے وہ خوش ہونیکے خاطر  
قبولیت پہ ہے یہ بات موقوف  
سخن جنگا ہے گوش فہم نین  
منہیں یہ نشوئی ہے سخن گوہر  
محرکہ ہونے کا اونکے سبب تھا  
کہ آغاز اوستا پہونچا تا بابا بنام

مشتوی و معرفت شکار کردن نواب صفی الله بهادر

میری صفحہ پر آج یوں صبح  
 جو اس عہد میں ہندو کا ہے وزیر  
 بندہ رکھو فال ولہ جس کا ہے نام  
 جہان تو ہے وہ اپنی شمشیر کو  
 کیا اون نے ناگہ بعد مژدہ شکا  
 گیا اس طرح سے سوے حیدر گام

لگا دست سودا میں کئے قلم  
بہشت جوان و بتد پیر پیر  
سیلیمان شکوہ و ذوی الاضواء  
تور و باہ سجھے ہے وہ ستیر کو  
قدم رنجہ اپنا سوئے کو ہینار  
بچا کر مگر حید کی وہ نگاہ

زمین سافل کی بر آید کیونکہ  
 پانی پانی ہی پانی نہ ہو  
 تھکا جی رہی ہو کہ نہ ہو  
 گوندوں کے حالات کیا ہیں کہوں  
 کہیں پانی ہو کہ نہ ہو  
 عید صواب نہ ہو ان اذوا  
 نہ ہو وہ پریجاب نہ ہو



[illegible]





شادی و عمر خود را در دوزخ بگذرانید  
بازن کلا چنانچه جهان می خواهد  
دوون می و مکیا و منیر می و مراد  
جون هی و مکیا و منیر می و مراد  
جیب شین ویناس  
زلف و

نیاده





خداوند ایہ آواز ہے کہ ہر مظلوم کو اپنے حق پہنچانے میں مدد فرمائے۔  
 ہر مظلوم کو اپنے حق پہنچانے میں مدد فرمائے۔  
 ہر مظلوم کو اپنے حق پہنچانے میں مدد فرمائے۔

کمرین ہیں آفرین او سپر سو کیا ہو  
 نہ لگو او کے کبھو مشک پھیند  
 ہو آگیا گر نہیں کرتا ہے زمین  
 ہنوے قہر و قمارت میں وہ موجود  
 بھلا اس شان کا ہاتھی کہیں ہے  
 ہماوت دل ہو نالہ بھالہ بردار  
 نہ کچھ پیوے کبھو نہ کچھ وہ کھاوے  
 کوئی ہاتھی کی ہوتی ہو یا وقت  
 عرض ہاتھی خدا دیوے تو ایسا  
 چائی جسکی گھڑیالی نے یہ دھوم  
 کوئی ہاتھی ہو یا آفت وہ چندال  
 کلا وہ کو نہ سمجھے او سکے کلگون  
 کے کون او سکو پچھ فیل کا ہے  
 پکڑ خرطوم میں او سوقت زنجیر  
 جو ہتھیلی پہ آجاوے وہ خود خواہ

گویا وہ او سکی آواز اور ہے  
 بہت او سکی بزرگی سے ہو یہ دور  
 او سے کہتے ہیں اہل طبع رنگین  
 بلند ہی عرش سے پراو سکی افزون  
 کہ چہر ہر کوئی ایسا یقین ہے  
 بے چرخ پیچشیں ہنر بار بار  
 نظر وہ اس بزرگی پر نہ آجیے  
 نہیں دم مارنے کی اس جگہ با  
 نہ ہیل راہ زیت سنگھ جی سا  
 کہ لڑے ہو پڑاے شام تاروم  
 ہماوت نہ پر کرے آقا کے سر کال  
 یہ گردن پر ہو او سکے خلق کا خون  
 و غا کے روز ٹیکانیل کا ہا  
 لیے ہو فوج پر اپنے ہی بے پیر  
 ہزاروں نیزے مارین بھالہ بردار

کتاب کی کتاب  
 کتاب کی کتاب  
 کتاب کی کتاب

خداوند ایہ آواز ہے کہ ہر مظلوم کو اپنے حق پہنچانے میں مدد فرمائے۔  
 ہر مظلوم کو اپنے حق پہنچانے میں مدد فرمائے۔  
 ہر مظلوم کو اپنے حق پہنچانے میں مدد فرمائے۔

تو کہ او نے کہ اسکو بیچ ڈالیں  
 کچھ ایسے پیل کے رکھو میں ہوشیار  
 دیا اون نے جواب اے میرے مخدوم  
 بڑا ہے بد قوادہ زشت ناپاک  
 جو ہاتھی ہو تو نے کوئی خان نواب  
 بکانے کی نہیں اس کے کوئی بات  
 سمجھنا فیل سے دیوانہ پن ہے  
 ستون اس کے تلے یہ پانوں میں خار  
 جو بیٹھے یہ تو اوٹھنا ہو اسے دور  
 اٹم ہے خاک کا یار اکھ کا ڈھیر  
 ہلاتا یوں ہے یہ کاذون کو ہر بار  
 ہے اتنا چلے میں بکھر یہ بد ذات  
 یہ عالم چلنے میں خرطوم کا ہے  
 جو کیسے فیل سے بہان ہے یہ  
 خرش کے وقت بول فیل ہو کہیں

عرض کا ش سیکر پڑھنے لو کہ میں  
 سواری جسکی ہوئے آفت جان  
 مزیداری تو اس کا فری معلوم  
 کہ پیچھا اسکی بلند اور پٹ کاواک  
 ہے بے ایمان کی مسجد کی محراب  
 نصیبوں سے مگر آجا و شہر  
 کسی مدت کا یہ بام کہن ہے  
 ہے دو دانت آگے سوہن اڑار  
 لگیں اسکو نہ جفاک لچ و فرد  
 کہیں ہیں اسکو ہانتی ہو زید چیر  
 کہ وہو نکین پٹکیو سے کو لکھنا بنا  
 نہیں ہانتی صعوبت کی ہو یہ را  
 کہ دست کور میں گویا عصا  
 عجائب تو وہ طوفان ہے یہ  
 مجھے من بھر بلیدار دوزخے تین

سارے کچھ کہیں کہیں  
 عمارتیں ہیں یہاں  
 تیار کی ہیں یہاں  
 سارے کچھ کہیں کہیں  
 عمارتیں ہیں یہاں  
 تیار کی ہیں یہاں

غرض کہ وہاں  
 سے تھا اسکو  
 بیوی اس کو  
 کہ اسکو  
 ہوا اسکو  
 کہ اسکو

۱۸۳۵  
 ۱۸۳۵

کہ اسکو  
 کہ اسکو  
 کہ اسکو  
 کہ اسکو  
 کہ اسکو

کہ اسکو  
 کہ اسکو  
 کہ اسکو  
 کہ اسکو  
 کہ اسکو





بسم الله الرحمن الرحيم

کتابت میں  
میری بی بی کا  
یاد

[illegible]

کتابت ہووا  
۱۷۴

گرم جوئی کوئل  
مچھلی میں باغیان  
نہی پہاڑ کے  
چوڑی کر کے جو رہا ہے  
نور پانی کرتے ہیں جن کے  
اس کے چوڑے اب تار  
کب پہلے ان کے تار  
چھاتی چوڑی میں  
منج زبانی مٹا دی

یار و کچھ چل سکے ہے میرا زور  
 مٹ سکے مجھ غریب سے چسپل  
 دیکھیے گربتان کو بھی حسدا  
 کسکو مار و نہیں کسکو دون گالی  
 چڑھ سکے جیب مفسد و پتہ جاتا ہوں  
 بیخ رہا ہوا اب اس طرح کا سانگ  
 بیخ سکے کیونکہ اب کیسی کشت  
 گرین انصاف و اب جوان و پیر  
 رتبہ دزدی کا استفادہ ہے بلند  
 یہ جو سودا جگے ہے لایعنی

مثنوی و مسموع

کیون ہوا اس قدر بے عالم سوز ابکی رشتے کے یہ ہوئے ہو معلوم گرم ہو یہ بیمار کا موسم	آتش رنگ پر ہوا نور و ز چمن آرا ہو شب بات کی صوم شاخ گل پہلچرخ سے نہیں ہم
---	--

[illegible]

نہ کو ساقی کے پونہ پینے کے لیے تیار کیا ہے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے

سرو کا حال کیا کروں میں بیان  
 جوش ہو یہ بہار میں اس سال  
 ہو عرق اس کے بھی گلوں کے تئیں  
 گرم گل کا نہیں فقط گل گون  
 رنگ گل اس طرح درخشان ہے  
 لالہ کے ہر چرخ پر اس آن  
 ہے حرارت گلوں کو اب یا تاک  
 پانی کو لب بدین پھر میں جتنکی  
 شاخ ہر گل کی ہو گئی ٹھکریں  
 یہ نہ لالہ کی پاتی جھرتی ہے  
 گیا تالاب میں ہر ایک کنول  
 جل گئیں بدین رنگیا ہو کاٹھ  
 خوشے انگور نے کہاں پائے  
 بوند کو دل صدف کا تے ہے  
 ہو سپینے سے میخو رو کا یہ حال

پانوں کا ہے اور آب روان  
 لب جو ہے عکس کا تجال  
 گرچہ پنکھاں پیہم چھوڑتی نہیں  
 ہے جلو میں جہاں کے سیکڑوں  
 ہر خیابان یک چراغان ہے  
 لٹ دھوئیں کی ہوشاخ تاربان  
 نہیں شبنم یہ نکلی ہو چچک  
 طفل غنچوں کو لگ گئی چنگی  
 جل گیا آہ سبزہ نوخیز  
 آگ جامے سے نکلی پڑتی ہے  
 کنول کا غدی کی طرح سوجھ  
 روشنی کا سادارست ہو ٹھاٹھ  
 تاک کے یہ چھٹاک گئے خالے  
 ابر نیسان سے آگ بر سے ہے  
 باد گویا ہے آب و غربال

چچے کا چھٹاک  
 رات دن کرتا ہے  
 چچے کے توتے کی ہر  
 چچے کے توتے کی ہر  
 چچے کے توتے کی ہر  
 چچے کے توتے کی ہر

۱۸۶

نہ کو ساقی کے پونہ پینے کے لیے تیار کیا ہے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے

نہ کو ساقی کے پونہ پینے کے لیے تیار کیا ہے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے  
 جس سال سے کیا ہے وہاں کیا کروں تیرے لیے

[illegible]

سے زات پہ پیمان سے  
صل سی ہی و خوب پیشی ہو  
نہیں و شش و چہرہ درشت  
پیش و سر سبین پن  
خاک او شکر اس جہان  
کے بجا عجب ہے جو کمال  
کے گردی کے سو گمان  
کوئی زندگی کے خیل  
خانہ چھو پس میں ہو  
اور چھو خانہ چھر

چندی از این بزرگان  
 در این زمانه در این  
 در این زمانه در این  
 در این زمانه در این



یہ کہیں سے اس کی یاد میں  
بے



کیونکہ جلالہاں قدس چاہے کیا حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 مضر بنی سے جو اسکا تھا پارو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال

<p>جو میں ارد ہوئے یہ دان ناگاہ          انکے آئے جو ابر گھر آیا          نہ خبر انکی پوچھی نہ احوال          کچھ ہوا پر بھی تم رکھو ہونگا          ہوئے یہ منہ نہ تھا مجھے معلوم          جب نہ سمجھے یہ اس کے رمرگ تین          جو ن لگی ہونے قطرہ افشانی          پھر لگا کہنے یہ بھی اپنے نصیب          اور منہ آسمان یہ برسائے          یہ تو سائے غریب کیا جانے          ہوئے یہ سادگی سے کیا ہو ضرور          رکھے خالق سلامت آپکی ذات          یہ سخن جو میں پہنچا اس کے کان          سنتے ہی اس کے یون ہو مضطر          جس کے منہ کی طرف کرو تھا نگاہ</p>	<p>اوتھا چاروں طرف ابر سیاہ          صاحب خانہ سخت گھبرا          بیٹھتے ہی کیا یہ اون سے سوال          گھو گھری پٹو کچھ بھی ہو تھرا          ورنہ لاتا میں ساتھ لے مخدوم          سو جی یہ بات اس کے تین دہن          لا رکھی انکے آگے بارانی          آوے مدد کے بعد اپنا حبیب          بھیگتا اپنے گھر کو وہ جاوے          اس مزدور کو کہو نہ پہچانے          بھیگتا جاؤنگا میں اتنی دور          نہ کھلیگا تو میں رہوں نگار است          لگی اس کی دوہن نکلنے جان          اپنے بیگانے کی رہی نہ خبر          یہی کہتا تھا اس کے بھر کر آہ</p>
--	--

بولانہ آوے ہو جو میر کا جان  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال

۱۹۱  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال

کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال

کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال  
 کہ جس کا دریاں سے نہ پوچھو حال



[illegible]



[illegible]

آوہ سیرتے کا خد ہے کفیل  
 گھر میں اب جسکے دیکھ کھڑے  
 گورے پھر جو رستم اوٹھ کر آئے  
 خور دنی کی ہو جسٹن میں پر پاس  
 بیٹھے کھی کی طرح پے در پے  
 آگ لگ کر کسی کے گھر سے دود  
 لوگ تو دوڑے ہیں بھجائے کو  
 ہر کسی بنیے کی دکان پر جا  
 کام ہر وجہ اپنا کر لپوے  
 توڑ کھاتا ہے جائے پاخانے  
 اسیلے ہو خسلق کرتا ہے  
 شادی میں گھر کسی کے گھر یہ جا  
 کیا طبع اسکی دستکھڑی میں تباؤ  
 راکر ہو کلا وٹون کا وہاں  
 اور کیا جج بجائے دیسی داس

پیٹ اسکا ہے عمر کی زمیں  
 درپر او سکے یہ بیٹھے یون اڑے  
 میت اسکی اوٹھائے یا نہ اوٹھا  
 جمع وان کر کے اپنے ہوش حواس  
 دونوں ہاتھوں سے سر کو پیٹے ہو  
 ایک نے رہ بھی کر کے ہے نمود  
 دوڑے یہ لے رکابی کھانے کو  
 اپنی باتو نہیں اوسکو لے ہو لگا  
 گلے بند رکی طرح بھر لپوے  
 یہ بوا سیر اپنی کے داسے  
 گالیان کھانے تک بھی مرتا ہے  
 صاحب خانہ رندیاں بلوے  
 کھڑی یہ چاہے پھر میں ہی لیجاؤں  
 اس جگہ گارہا ہو جیون خان  
 سرون کی بندھ رہی ہو بہم

۱۹۵

کلیات

[illegible]

ایک

در بدری ملک  
 پلے اوپر  
 یاد ہو گیا  
 خون سے او  
 مہول چھانی  
 جب تو جانے کو اور  
 چلا او  
 مانگ تب اوس  
 میں  
 ۱۹۴۷

ایک ٹوڑا بھی دے تو منگو کر  
اور کنجواب ایک ہو پھر نہ  
جھٹ پاپوشن ایک ستارہ دار  
ایک سنہری کٹاری دے مول  
پنچ اسکے ساتھ کاحکا  
اک طینچہ کمر بین ہو دستانہ  
گھوڑا بھی ایک ہو نیٹ چالاک  
زین بھی اوسپہ ہو اچالی دار  
غلبصورت بین اور لباس بُرا  
جو کہ جاگیر ہے اس آتابے  
توپے ہے شراب بنگ و افیم  
لے ہو نقدی کے پیسے آپ تمام  
مجھے بیٹے کے روز چہرے پیسے  
تک لے باپ تھے ساتھ پھرو  
کب تک اسوؤن سے منہ دھوؤن

[illegible][illegible]



[illegible]

ملنے لاگا ہر ایک کے جاج  
جنہیں تھے مرزا مقت بر جی طا  
لوڈ ٹیکے ملنے کا انہیں تھا ملا  
شوق تھا اونکو کشتی کھیلنے کو  
کشتی وہ کھیلے تھے شام و صبح  
خوب رویوں کو کشتی کھلو اتے  
جا ملا لیسے اس بہا نیسے  
اس کا کھاٹے میں ڈنڈا پلوں گا  
کشتی کا کھیلنا بہت خوب  
اک پکڑ تیے ساتھ ہم کھیلین  
لوڈ اجب کشتی کو ہوا اتار  
ہو گیا سامنے وہ ٹھونک کے خم  
کر گئے مرزا پور پور پور داؤ  
کیا کون کس طرح کی کشتی اڑی  
گردہ دھننے سے اڑ سکتا ہے بلے

[illegible]

تجئے یہ ظلم کس سے ہے پایا  
علم یہ جن سے ہیں کیا ہو یاد  
مجھے کہتے ہی اون کے تھو شاکر  
کیا یہ کشتی اونھوں کا ہو ایجاد  
یسکھ ہوئے کسوے وہ بھی کچھ  
کہا مرزائے خیر ہے ایجان  
ہیں اسی سوچ بیچ مرتا ہوں  
کہا میری نہ گزبے یوں اوقات  
اس طرح نہ ڈنڈ پہلوئیں  
پہلو ان ہیں یہ پرستہیلی ٹیک  
شعر پڑھتا یہ سپنے گھر کو چلا  
اس نصیحت کو گوش جان سے نہ  
کہہ و گزراں یار و تم اپنی

سنگے لوڈ اڑبان پہ یہ لایا  
کہا مرزا نے ایک تھے استاد  
کشتی کا کھیلنا تھا اونکا ور  
کہا لوڈ سے نے وہ جو تھے و ستا  
بولے مرزا کہ یہ تو کا ہے کو  
سنگے یہ بات ہو ہاجران  
کنے لاگاہ یہ عرض کرتا ہوں  
تنگے لوڈ سے نے مرزا سے یہ بات  
ایسی کشتی کبھو نہ کھیلو نہیں  
کہیں گے جھکو کیا ہد و کیا نیک  
کہئے اس آن ہو کے اسے جدا  
سنو لے لڑ کو ہو نہ راہ سے گم  
باپ کے گھر کی چاٹ کر چٹنی

ششوی بهشت هم در بهج حکیم غوث

قاتل حسینؑ جو زبان ہندو  
 منہ پر گشت کجگو وہ بد مذمت  
 بھرتی نہ اٹھان سے دوزخ جزمت  
 جسے مریضوں کو وہ دس دوا  
 ۴۰۰  
 کام میں جس کو کہیں نہ  
 بونہین عالم میں وہ  
 جان کا وہ بوسہ غرض کہ  
 کشتن خلق ہو یا نام  
 مگر وہ قضا و منت میں  
 جس نے اپنے لیے اپنے  
 کھائے ہیں سر کو ان ایک بات  
 مگر تو اس سے بچے

کہتے ہیں کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے  
 جیسے کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے  
 کہتے ہیں کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے  
 جیسے کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے

اور کوئی آپ سائیم کو بت  
 بھیجوں تری گور پر گل اور سب  
 منہ میں ہوئی جاتی ہو ساکت ہاں  
 لائی قضا اوسکے تئیں اسکی گھر  
 وق کے سوا کچھ نہ کی تشخیص اور  
 صبح سے لے شام تک غور  
 پر مہر کے وہ کہنے لگا بیمار کو  
 اُن نے کہا اوس کا ہوا و فغان  
 پر مجھے مدد قی کے ہو طیب  
 کہنے لگا اپنی وہ دار بھی کھو  
 منہ میں ہی زرا بناد  
 کہنے لگا اوس کہ سنتا ہو یا  
 کون ہو وہ جن کی ایسی و  
 کیا میں بتاؤں تجھے جو مردان  
 ہو وہ ساکت ہو کہ سے رشتہ زبون

خوب چو کرتا ہے تو اپنی دوا  
 بروزی سے خاطر ہو مری تاکہ جس  
 کیا کہوں تشخیص کا اوسکی بیان  
 ترے سے اک شخص کو تقاریر  
 دیکھے نبض ان نے بصد فکر غور  
 منہ دیا لکھنے چندین ہنہ  
 جا کے جو نسخہ دیا عطار کو  
 کیا تجھے آزار ہے او نہ جوان  
 میں تو نہیں جانتا کچھ جو طیب  
 سنتے ہی یہ دلوں کی سیکے چوٹ  
 ہے یہ کس بھڑے کی ایجاد ہے  
 کہ یہ عطا نے ہو سبب راز  
 شکل کو اوسکی تو مجھے سے بتا  
 سنکے وہ عطار سے بولا جوان  
 شکل سے کسی سے تشبیہ دون

چل چکے ہم غوث کو دین  
 چل چکے ہم غوث کو دین  
 چل چکے ہم غوث کو دین  
 چل چکے ہم غوث کو دین

کہتے ہیں کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے  
 جیسے کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے  
 کہتے ہیں کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے  
 جیسے کہ جلاوطن کا دل بے تاب ہے

آہ او ایلا زور سے  
 خوش خانوں پر غم کے سکار  
 قوس کے بازو نے بنیاں بہا  
 سر سے ابرو میں غم  
 رخت ہر شے کے چھوٹے  
 ہونگے تجھ کو شکایاں  
 ہونگے دشمن و کیاں  
 ہونگے کیاں و آریوں  
 کیاں ہونگے آریوں  
 کیاں ہونگے آریوں  
 کیاں ہونگے آریوں

موضع مخصوص پر چھڑ کو تھک  
زخم کو دہل کے کرانا ر فو  
نبض کما دیکھو نہیں لانا تھک  
خادمہ سے اس کے کما لے کینہ  
پر مجھے نقرس کا ہے ڈر مٹی  
کنے لگا دو اسے مارا قرع  
کچھ نہ اسے دتے بجز آتش جو  
واسطے اسکے یہ دوا زہر ہے  
کرتے ہو کیون قتل کا اس کو خیال  
دیکھا سیدی کو نہ قالون کو  
جنتی ہے پانچ ر پیے کی کینہ  
سنتی ہے اما نہیں اٹکا گنا  
لقوہ و فالج سے ہو کیونکر خبر  
کتاب ہے پھر آپ بھی مان اور کہ  
منفوک کے وارٹھی پہ کیا خط

[illegible]

میرزا فیض کے چپک مر گئے  
کس قدر ہے آسمان بے امتیاز  
وضع دوران سخت نا انصاف ہے  
میرزا انگلیں ہوں چڑیاں شاہیوں  
دیکھ تو سارو کو کیا خر سند ہے  
ہاے کیا تیرے گھر شادی ہو آج  
کبک کیا کیا مارتی ہے فقیر  
حیف طعمہ ڈال کر وہیون مرے  
کا پتی تھی خوف سوا اسکے میٹر  
ڈر سے بگے پینہ بھر سوتی نہ تھے  
کیا کبوتر کیا میٹری کیا بڑے  
بگے اوسکے خوف سے کرتے نہ تھے  
قازمک چلتے تھے جنگل کے کھیت  
وغرغ کا کیا کلنگونکے ہو ذکر  
جانور آبی کا جب پڑتے خیال



ہنسنا ہے کہ میں نے تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 واقعی ہے نہ تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 ہنسنا ہے کہ میں نے تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 واقعی ہے نہ تو جس کا نام لیا تھا وہ

کھولو نہیں تو از سے چپکے تھکن  
 دو وہین کہتے تھے کہ جو چاہو سولو  
 راجہ تانہ سے آئیں رشتہ تین  
 ایکس خرمہ کوئی دینا نہیں  
 میرزا جی کا ولی نعمت ہوا  
 پر سے کو آئے ہیں یا رو آشنا  
 یوں بیان کرتے تھے اپنا منہ سپور  
 اپنے تو یار وہ مائی باسی  
 ہاتھ پر لگتے تھے وہ اس ناسے  
 بنگہ پر بیٹل کے آوے چاؤ سے  
 اس طرح جالا گئے کا سنراوا  
 خون عاشق کا کرے ہی بگیاہ  
 ایک مینا سے کہا یہ باجرا  
 اور گئے مینا کے طوطے ہاتھ سے  
 پالا پر مینا گد سے لے تاچو ہوا

بھیج دو جلدی نہو ایسا کہیں  
 اس سخن کو جسکڑی سنتو تھو وہ  
 یہ تو نیسے کیا ہن کی آکر وزیر  
 جسے مرنا ہو گیا اوسکا افسین  
 ہاے ایسا غم نہیں اتناک ہوا  
 گھر ہوا مرزا کا سب ماتم سرا  
 کر گریبان چاک یار و نکلے حضور  
 ہاؤ تھے چپک جو وہ تو اپنے  
 کھولو نقاب میں اوسکو جب تھو از  
 برگ گل سبط طرح جھڑک رہا ہے  
 پھینکتا جب صید پر میں اوسکو جا  
 جس طرح محشوق بھڑے کی نگاہ  
 پہونے نے یا تھے بگاڑ مین جا  
 پونے سے سنتے ہی اس بات کے  
 منجھو بچپن سے رہا شوقی منکار

ہنسنا ہے کہ میں نے تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 واقعی ہے نہ تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 ہنسنا ہے کہ میں نے تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 واقعی ہے نہ تو جس کا نام لیا تھا وہ

ہنسنا ہے کہ میں نے تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 واقعی ہے نہ تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 ہنسنا ہے کہ میں نے تو جس کا نام لیا تھا وہ  
 واقعی ہے نہ تو جس کا نام لیا تھا وہ

[illegible]

اب اسے لازم ہے جو شاعر کا

اعتراض اس پر جو کچھ میں مہربان  
 تو کہہ رہے سانی پر بے خبر  
 کب تلک سودیگا اعوانہ خواب  
 بشنوا ز نے چون حکایت میکند  
 کز فیتان تا مرا ببردہ اند  
 سنتے ہیں جدت میری آہ سرد  
 نکلے ہے میرے گلے سے جی صدا  
 رات کو جس نرم میں تھنے نواز  
 جھکا نگ میری صدا پر گوش ہے  
 سیکرے میں ہے صد غیاسے دے  
 کب اکیلا اشک بیزان ہے کیا ب  
 میری تن میں دم کی جاگہ آب سرد  
 رکھتی ہے میری صدا ایسا تو زہر  
 اس اثر پر جھکو فوجی بے اثر  
 بے اثر ہے میری آواز خزین

۱۶

ایک باسن میں تیرے ساتھ کھائے  
شہرچی اپنے بڑا دار سوزن  
جیکو کیس میں پیٹھے پر اور  
بچکانے کوئے کے اوپر  
جلجی نامہ بن ابھی فرست کر  
فون چلے اب اثبات دے  
کاروباریات اب آگے نکال  
مادودوزن تو میرے آگے نکال  
شرنا دونوں کے اس میں سے نکال  
چوکی باتیں رہا اسے پتہ  
اون نے نہ

بہارِ ناز و بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ

<p>پر جو مجھ کو دے تو ساغرِ پے بہ پے              تیز جب میری ہو مقررِ زبان              ایک ہی پیار و یارِ محکوم تین              چل قلمِ جلدی سخطِ مشکِ بو              آنکھ جیتکے تو خوش آتی ہے ہون              گر چہ آفت تھی بہن سے تمام              سو وہ اب ایسی ہوئی ہے ناپسند              بے اثر تم نے کہیں اُسکو لکھا              جیسے بے منزلِ مینا نے مین              اوسے پنازل ہو تو قرد و الجلال              وہ جو کچھ کہتی ہے اویں فرت پناہ              کیلے میں آپ کا دشمن نہیں              شاید اُسکو شک ہے تم کھا جاؤ زہر              تو سے کیا لازم جو کچھ سب بیان              سیری تو اتنی موثر ہے صدا</p>	<p>بھول جاوے تیرے دیکھ کر من لے              تیج کے گزے زبانِ الامان              دیکھ اب گل بھول کیا کائناتِ مین              یار کو میرے لکھ اس مضمونے تو              آنکھ ہی پھوٹی تو کب بجاتی ہو ہون              ہم نہ سنا کرتے تھے اُسکو صبح و شام              بس چلے تو کائناتِ اسکے بند بند              شکے غماز و بچے جا اُس سے کہا              بولے ایسا کہہ کر کیا تم سے کہیں              یا تمہارے صبر کا پڑیو د بال              سو تو کہہ سکتا نہیں یہ ردِ سیاہ              ہوں بھی گردِ دشمن تو روئین مین              یا مجھے مارو گناہ از روئے قہر              پر غرض اسکی پی ہے ہر بیان              شکے روئین مین ہے شاہِ گدا</p>
--	---

بہارِ ناز و بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ

بہارِ ناز و بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ  
 بے آوازِ بختِ کجی کے آئینہ





۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



عقل پر باغی تھی کہیں  
چاہتا تھا اس کو اس سے کہیں  
ملک بیکار اور اسے کہیں  
نہیں دیا ہی ایک ایک کو  
نہیں دیا ہی ایک ایک کو  
نہیں دیا ہی ایک ایک کو  
نہیں دیا ہی ایک ایک کو

<p>قرض کے دو سو پچاس سو کی جڑی اور بھینے لاکر اسے جوڑو ہنس ہنس کہا رام کی بھیل سے آج ہمیں ملان ہے یہ تو خدا کا ہوک کہیں جس کو بوم کھو یا گئے ساتھ تین نکر دیو نکا ڈھیر چاہا کہ اب پھر تون جا کے سیاہی کے پاس نام نہ اس گنا اور نہ دیکھا نشان آیا بستی کے پاس ضرور کے مڑا ہوا سینکڑ اور وکی جنس گھر سے ٹھہرت لگیا یوں ہیں آپہیے بات کو نہ ہیں ڈال اور بھی شاید کوئی مجھ سے اچھے لے صبح کے تاپہ شام شام سے لے تا سحر لا دو تمنا بنیاد میں یہ سخن بر زبان سب دیار رام کی یہ بھی آؤ بھی ہے موجی سی نقل کے میں تو انھوں کا بھی حال</p>	<p>اوجھل کیا با توئی میزان میں تول دیکے سپاہی غائبیہ کو چلتا ہوا دیکھ تو پر بھاؤتی پر کھاکے بلج ہے دیکھ کے اُن کے کما دیتے ہے ملوم بادن نہیں لیون میں بہتی میں اسکا تو اور گئے جون بازہ شہر ہی اسکے واس کروہ اور توند کو پیتا پونچا جو دان سکے اور پر خاک تب گلیوں کی کرنا ہوا کہنے لگا ہا سے وہ کیا یہ دگا دگیا سوچ کے پتھر کیا بھینے نے دلیں خیال پاس سر ہوئے کے بات جو اسکی چلے کھونٹی پتھر کو کو بازہ بیٹھے تھا دکا بنر پوچھے تھا جس کو جو کوئی ہو میرا سایہ تیری بات لینے یہ کچھ بھی تو ہے یاں عرض اس نقل سے ہی بنا مال</p>
---	--

دلیں اب ان کے لیے دن دھار  
اسکے نہیں چھوڑے ہیں اس کے  
دارد اسی شہر کی اس کے  
رہنے ہیں اس کے  
بجھے ہیں اس کے  
گنتی چائنا اس کے  
اور یہ جو کوئی ملک دوکان سے ہے  
۲۱۱  
پتھر تو دین وہ بھی ہندی بھی  
پتھر تو دین وہ بھی ہندی بھی  
پتھر تو دین وہ بھی ہندی بھی  
پتھر تو دین وہ بھی ہندی بھی

کون سا ہے اس کا  
کون سا ہے اس کا  
کون سا ہے اس کا  
کون سا ہے اس کا



کلیات

کلیات  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر

<p>کہا دستِ عورت کو دین درانہ          شاہ نے جب گد کا سوال          کہ جب جان ہی ہاتھ سے جا بیگی          غرض کھ کے اقرار اک فرد پر          رکھا اُسکو اور کر کے اُن نے وضو          نہ گزرا تھا اس بات کو ایک دم          جو مسدود تھی رنج و دود کے بیچ          بہر حال تب شے پانی شفا          کہا مرد و درویش نے اسے عزیز          کہ خواہش میں اس سلطنت کے جو جان          یہ دنیا جان جاے یک چند ہے          ہے ہمیشہ اک عمدہ تحسین سفر          کہ یاں تو جو کچھ پیش آ جا بیگی          اگر ہے گدایان و گد بادشاہ          سلم ہو جب کہ ہونا ہلاک</p>	<p>اگر بادشاہت کرے وہ بیزار          یہ کچھ کر کے دل بیچ اپنے خیال          تو کس کام پھر سلطنت آ بیگی          دیا بھیج اُس مرد و کمال کے گھر          دعا کے حق میں کی ہو قبلہ رو          جو زائل ہوا فتح درد شکم          ہوئی دفع کھلتے ہی سہو کے بیچ          کہا کر یہ وعدے کو اپنے وفا          اسے چاہیے شخص پر بے تینر          کہ دولت اک گوند پر بھی نذران          بحث دل ترا اس جگہ بند ہے          رکھو احوال تک دان کا مد نظر          بہر حال دودن میں کٹ جا بیگی          ہے دودن کا زیر زمین خواب گاہ          چہ بر تخت مروں چہ بر سر خاک</p>
--	---

کلیات  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر

کلیات  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر

کلیات  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر  
 مہاجر کرکے مہاجر ہو کر





کھلے دل سے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب  
 درجہ پورے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب  
 درجہ پورے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب

کیا سقون کا خانسان آباد روزین کے تمام اب کو سے چنے یکبار بھی پیادہ آب	تیرے ہاتھوں سے ای کو زمین فریاد چینی بھر پانی ملے کے ڈوب سے عشر تک سیر خاک ہے سیراب
---	---

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگلی شولہ زن کر آتش دل وہ دل ہی ہو جو پیش چشم معور ہو شور انگیز چشم گریہ آلود رہے یوں کلفت تن میں لپاک کرامت کروہ عشق آتش انگیز درام اک ناز پروردگار حراحت ہمیشہ خون رگ تاک بریرہ زنج اشک و خنجر گلو کو امید دیکھے اٹھا عالم سے سزاں کرا یا مشتعل دل عجب دانی	تپے دل ہی بقدر خواہش دل شک سیر جوں شان زبور لب زخم جگر کو رکھ نمک سود کہ نہان ہو جوں اخگر خاک کہ تاہرا سواں میرا ہو گل نیر کرے خلوت میں دلی استراحت ہو آبتنا سر مرگان رسیدہ نیابت جوں سانکے موبہ کو ایش شخص دل کر شاہد یاس ہو دشمن جس سے شمع آشنائی
--	--

ماں کے بچے کو دیکھو کیا ہے یہ سب  
 درجہ پورے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب  
 درجہ پورے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب

درجہ پورے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب  
 درجہ پورے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب  
 درجہ پورے پھر دیکھو کیا ہے یہ سب



زینتِ بزمِ شاد و مستی  
 زینتِ بزمِ شاد و مستی  
 زینتِ بزمِ شاد و مستی  
 زینتِ بزمِ شاد و مستی

ہم اس طرح شامین تھیں نمودار  
 غرض کی سایہ ان کے سو سلاسل  
 مسافر جو کوئی اُس راہ آتا  
 لڑے دہر بھی گو یا وہ جاگہ  
 وہ ایک احوال ہے بچاؤ ڈریش  
 نہ اُس سے دلوں کو چوٹی کے آزار  
 بسر کرتا تھا جس صورت کے ذرات  
 خوشا احوال یا ران گذشتہ  
 اک ہم ہیں خلقت انسان بے تنگ  
 ہے بدتر مرگ سے وہ زہر گانی  
 بہشت آنجا کہ آزار سے نباشد  
 غرض جیکہ وہ تھا اس خاکد اینین  
 بروینک جہان ہے چشم بستہ  
 دلوں کا پاس تھا آرام اُس کا  
 قضا نے اس میں باز می ٹھانی

گلے میں باہن جون دالین رہا  
 کشان تھی سو طرح سے دامن دل  
 وہ دل سے یاد منزل بھول جاتا  
 کہ جو آیا وہ بھولا منزل رہ  
 مقیم اُس جا میں تھا باخاطر ریش  
 نہ اسپر نیک بد سے غلق کے بار  
 کہاں پائی فرشتہ نے یہ اوقات  
 کہ جسکی زیست تھی شک فرشتہ  
 کسی سے ہم کوئی سے بیان تنگ  
 کہ جب تب دل پہ ہوسیم غلامی  
 کے را با کسے کار سے نباشد  
 بخوبی شہر تھا سارے جہانین  
 ہمیشہ برود رہا نشستہ  
 تھی خدمت ہر کسی کی کام اُس کا  
 کہ تاکہ اک برات اُس راہ آئی

وہ کام فرشتہ نے یہ اوقات  
 کہ جسکی زیست تھی شک فرشتہ  
 کسی سے ہم کوئی سے بیان تنگ  
 کہ جب تب دل پہ ہوسیم غلامی

۲۱۵  
 کلامِ ہمدرد  
 ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ  
 ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ  
 ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ

ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ  
 ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ  
 ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ  
 ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ

کجی تو فیک ب اُسے پس از دیا  
 مین ازون ده تشکام دست ممت  
 مکی ہوئی ہے عالم مین اردست  
 مخلصا سے سلا دراز قوت  
 مکی جی خضر سے لایا دیریش  
 کجی مین دقت جان صد مین آزار  
 وہ کجی غلام سے لایا

عجب ہے یہ راہ آشنائی دے یہ بات اندیشے میں کب آئے کہیں نہ دول نظر آئیں نہ فرسند چنانچہ لوح سنج بزم تاثیر کہ جب وہ قوم اور یہ ماہ رخسار دول عیار نے یہ کی بنا دی کسے جون زخم گردوں نے پہنایا غرض یا مروت چلتی تھی دریش نہ اُسکو کچھ سخن کہنے کا یا را یونہی یا ہم تھے یہ نحو بلا ہوئی وہ قوم جب تکیہ نہ راہی کہا ان نگاہوں میں کہ منتشر لگے وہ اس طرف اور یاق عثمانک کہ لے گردون ٹن کیا کیا تین کوئی تیا ہے اُس ظالم کو بھی دل	ہنوں گھایا جا خار جبرائی کہ عشق جو وصل کیک جا لکڑ کھا کہ یوں نہ کام دل با ہم نہ کہیند کہ ہے اس طرح یہ بات تقریر ہو چلنے کو اُس تکیہ طیار کہ یان آخر ہے غم انجام شادی کہ ہنسنے میں نہ خون اُسکو رو لایا ادھر لوٹے تھا آتش کوہ درویش نہ اُسکو خیر خموشی اور چار کہ ناگہ داسے وہ ڈولا اٹھایا اجازت اُن نے اس قزوٹے جاہی بد قسمت بین تھان چارنا چار کہے تھانیرب با چشم نساک وہ دل ساقیوں ان رزان یا مین کہ جاو چھوڑ صید نسیم بسل
--	--

کجی تو فیک ب اُسے پس از دیا  
 مین ازون ده تشکام دست ممت  
 مکی ہوئی ہے عالم مین اردست  
 مخلصا سے سلا دراز قوت  
 مکی جی خضر سے لایا دیریش  
 کجی مین دقت جان صد مین آزار  
 وہ کجی غلام سے لایا  
 کجی تو فیک ب اُسے پس از دیا  
 مین ازون ده تشکام دست ممت  
 مکی ہوئی ہے عالم مین اردست  
 مخلصا سے سلا دراز قوت  
 مکی جی خضر سے لایا دیریش  
 کجی مین دقت جان صد مین آزار  
 وہ کجی غلام سے لایا  
 کجی تو فیک ب اُسے پس از دیا  
 مین ازون ده تشکام دست ممت  
 مکی ہوئی ہے عالم مین اردست  
 مخلصا سے سلا دراز قوت  
 مکی جی خضر سے لایا دیریش  
 کجی مین دقت جان صد مین آزار  
 وہ کجی غلام سے لایا

کجی تو فیک ب اُسے پس از دیا  
 مین ازون ده تشکام دست ممت  
 مکی ہوئی ہے عالم مین اردست  
 مخلصا سے سلا دراز قوت  
 مکی جی خضر سے لایا دیریش  
 کجی مین دقت جان صد مین آزار  
 وہ کجی غلام سے لایا  
 کجی تو فیک ب اُسے پس از دیا  
 مین ازون ده تشکام دست ممت  
 مکی ہوئی ہے عالم مین اردست  
 مخلصا سے سلا دراز قوت  
 مکی جی خضر سے لایا دیریش  
 کجی مین دقت جان صد مین آزار  
 وہ کجی غلام سے لایا



کریہ و غصہ کفار میں ہیں  
 یہاں میں نہیں رہتا جس کو  
 خیال و دھرم میں نہیں رہتا  
 یہاں میں نہیں رہتا جس کو  
 خیال و دھرم میں نہیں رہتا  
 یہاں میں نہیں رہتا جس کو

## دربیان تاخیر عشق درویش پیر دلہن و مذکور آن

ادھر سے ٹک دو سہ پیمانہ عشق  
 ہو حسین سرسبز وقت کا نگار  
 کہ جسکی آگ سے عالم جلا ہے  
 ہیں خوابان بھی اسی اندرہ تنگ  
 پٹار دیکھے گا جیب طاقت گل  
 وہاں کھینچی ہو چند شع نے دیر  
 کرے ہے اس طرح گوہر غفانی  
 وہی ساعت وہی لمحہ وہی آن  
 گویا اس حال سے اُسکو خبر نہی  
 جو حال کوہ ہو تو شیشہ کر دے  
 کہ دل کو مال سے دلکی خبر ہے  
 پڑا ہو جسکو اس صورت سے کہ کام

الہی ساقی خندانہ عشق  
 یہ کیا پیمانہ لب زیر عشم یار  
 بنجانے یہ محبت کیا بلا ہے  
 نہ تھا عشق اُس سے شیوں آہنگ  
 جہان پاویگا تو آشفتمہ لمبیل  
 ہوا پردانہ جل کر کس جگہ ڈھیسر  
 چنانچہ واقعہ راز متانی  
 کہیاں درویش نے جیت دی جان  
 وہ شمع اس طرح دان آشفتمہ رہتی  
 غرض یہ عشق جب کھلے ہو پردے  
 یہ ادنی اک محبت کا اثر ہے  
 یہ وہ پختہ اُسے جانے ہے انعام

کریہ و غصہ کفار میں ہیں  
 یہاں میں نہیں رہتا جس کو  
 خیال و دھرم میں نہیں رہتا  
 یہاں میں نہیں رہتا جس کو  
 خیال و دھرم میں نہیں رہتا  
 یہاں میں نہیں رہتا جس کو

کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے

کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے  
 کیا کلام ان کے اس سے

[illegible]

کتابت کے غلطیوں سے بیکار بن گیا ہوں  
 اس سلسلے میں ایک ایک کتاب کی ایک ایک  
 کچھ کچھ کتابیں لکھی ہیں جو کہ اس سلسلے میں  
 دیئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں

ہون تشہ لب نہایت مثل خامہ | دعوہ و جس سے ہون سرگرم نامہ

نامہ نوشتن و فرستادن قاصد بطرف  
 مادر و پدر و لہن

<p>دیر واقف تفصیل و اجمال                  کہ او تاج سر قوم و قبائل                  وہ گو جسکے رشتہ و ہر ایک یان                  سجانے کیا ہوا اسکو تب تاب                  وہ نادیدہ خزان گلبرگ نوخیز                  خدا جانے کہ اسکو کیا بلا ہے                  جہان تک چار و دان تھے سب میں چا                  مگر بے کوئی بعد از تامل                  کہ تھی یہ اقربا اپنے سے مالون                  سو یہ گھر اور وہ گھر ایک ہے                  کسی کو کیسے اید مہر روانہ</p>	<p>باین تقریب لکھا ہے لوال                  سر اسر شفق اشتقاق مائل                  بخود بالیدہ تھا مانند مرجان                  ہوا چاہے کچھ آب ہی پہلے آب                  ہے جون تلخ کن دم و دم رنیز                  پیر تقدیر کا کیونکر ہے کیا ہے                  پہ کچھ سمجھا نہیں جاتا یہ آزار                  کرے ہے اس طریقہ پر تفصل                  ہے صحت اسکی دان ہوئے پتہ تو                  یونین کہ مصلحت ٹھہرے جلا ہے                  کہ لجا اسکو یا نہ سے سوے خانہ</p>
--	--

کتابت کے غلطیوں سے بیکار بن گیا ہوں  
 اس سلسلے میں ایک ایک کتاب کی ایک ایک  
 کچھ کچھ کتابیں لکھی ہیں جو کہ اس سلسلے میں  
 دیئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں

۲۲۱

کتابت کے غلطیوں سے بیکار بن گیا ہوں  
 اس سلسلے میں ایک ایک کتاب کی ایک ایک  
 کچھ کچھ کتابیں لکھی ہیں جو کہ اس سلسلے میں  
 دیئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں

کتابت کے غلطیوں سے بیکار بن گیا ہوں  
 اس سلسلے میں ایک ایک کتاب کی ایک ایک  
 کچھ کچھ کتابیں لکھی ہیں جو کہ اس سلسلے میں  
 دیئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں



کہ اگر کسی کو کین ہی علم ہو  
 کہ جو کچھ مانو وہ سب کچھ  
 ہو جائے گا اور نہ ہی اس کو  
 کچھ مانو وہ سب کچھ ہو جائے گا

نہایت اک کینز کہہ عرصہ جہان گرم سخن ہوتی تھی نہ نال ضیعی سے کروں سکی ہن کیا بات جھکا تھا بسکہ پیری سکہ قات رکھے ہے بات میں پچھو چھان غرض اس دہل پر یہ کاروانی ہوئی در پے فسون ساز کی جب سجانے کیا کی اُس کا فرسے تدبیر جب اس حالت سے آئی کچھ ہیرا تھا گویا شاق اُس پر کلفت دار مگر وہ غم تھا کچھ اسکے لیے کم غرض بیٹان سے چل نکلی سواری نتخاب صبر سکون اُس کو نہ آرام کیوں کہتی تھی خویش و قوم کا حال بہ نوحی قصہ داستان مقول	کرد کش نظم سے جیسی ہر اک شعر سخی دان دلا د عمار کیا مال کہ جسے کی تھی بڑھیا اکہ کیانہ سخی ہر رٹھو کرنے نہ قلیت کہیں سخی ادبھی اُس سے پانوں کی مان سخی گویا مادر گیتی کی نانی ہوئے اُس سے جلا جتنے تھے دان کیا اُٹھی سخن میں اُس کو تسخیر سواری میں وہ بیٹھی اور یہ ہیرا یہ کیا کیجے ہے لازم گنج کو مار کہ گرد و لعل پڑیا اس غم پہ یہ غم ہوئی ودنی وہ اُسکی بیتیاری پہ وہ بات نہیں کرتی تھی اسے رام کہ تجھ میں زندگی ہے اُسے اشکال کیوں کہتی تھی اُس وحشی کو شوق
---	---

کہ جو کچھ مانو وہ سب کچھ  
 ہو جائے گا اور نہ ہی اس کو  
 کچھ مانو وہ سب کچھ ہو جائے گا

کہ اگر کسی کو کین ہی علم ہو  
 کہ جو کچھ مانو وہ سب کچھ  
 ہو جائے گا اور نہ ہی اس کو  
 کچھ مانو وہ سب کچھ ہو جائے گا





کے لئے اس وقت تک کہ وہ اپنے لئے ایک اور جگہ نہ ملے۔

کہ کوئی ناقصت رودنی نیم  
 کی منتظر دماغ ایسا کیا  
 بہت سکون دے رہا ہے  
 صورت کا چہرہ  
 جیسا ہے جیسا ہے  
 کہ بابر بڑے شوق سے  
 کہ چھوٹے اسود خفا کے  
 کہ چھوٹے اسود خفا کے  
 کہ چھوٹے اسود خفا کے

کہ گو کچھ ہزار دن نالہ و آہ  
 ہے یاں دم مارنے کا کس کو یار  
 چلا آیا ہے اول سے بھی ٹول  
 اگر صد سال باشی دیکھ دوز  
 نہ جان انتقال عالم دیر یا ہن  
 بگازین ہن ہزار دن تو کمال  
 یہ جتنا سخنہ رکتہ زمین ہے  
 جو آیا اس گزرگہ میں سو گزرا  
 ہنن خبر نام کچھ پیشین سے اب یاد  
 یہ کل ہونا ہے آخرت سے غافل  
 یہی خورشید چوک اور یہی ماہ  
 کچھ اشیاء وچے یا نکلے کم ہن دین  
 پس اس صورت میں کج کس کا نام  
 غرض سمجھا کے اُنکو مار زنا کار  
 نہ کچھ اجاب تھو نہ بھی کچھ حاصل

نہیں دانکے گئے کو پھر ادھر  
 نہیں بند کو غیاز صبر پار  
 یقینی ہے کسی عارف کا قیل  
 بیاہ رفت زین کاغذ دل افزا  
 یہ سب سیلی خور دست فضلین  
 بنائے اس چہرے کا سنبل و گل  
 ہر اک خلیہ یاں اک نازنین ہے  
 نہ دامن ہی رہا آخرتہ عذرا  
 کمان شیریں گئی کید ہر خداد  
 کہ ہم مطلق معطل ہوں تہ گل  
 بھی وضع زنا نہ اور یہی راہ  
 یہ سب کچھ ہو ہیں اور ہم ہن دین  
 ہے اپنا حال جا بے گریہ و غم  
 کہا ہر ایک نے ہے صبر کار  
 غم خاطر سے غیاز کا ہن دل







منسلے اسکو دیا آئے جواب  
 رو عوام سے بہتر چشم کو  
 بی بین بھائی یہ اسکی زرگری  
 تیسے یوں بیٹھا ہے جی پر اعتقاد  
 گزشتان کو کوئی جگہ خور سے  
 جب سے ہو نہیں اس بلا میں مبتلا  
 کہ تو جلدی سے کہیں یارب کے  
 سن چکا جی اس سے یہ میں اجزا  
 سب کہا میں عقل سے یہ دور ہے  
 جب سے دنیا میں ہے انسان کی شست  
 مائی کی صورت بنا دے کھار  
 بس کیا لازم کہ صورت خوب ہو  
 جسکو جیسا کچھ بنایا بن گیا  
 دیکھو بد صورت کو مت نہیں ملکلا  
 جسکو دیکھا ہے سو محبوب ہے

عورت تو کو چاہیے سب سے حجاب  
 پر نہ دکھلاوے خدا پر کو  
 عصمت بی بی سے تزیں چوری  
 اٹھ گیا ہے دل سے اپنے اعتماد  
 بھاگ جاؤں دیکھ اسکو دور سے  
 رات اور دن ہے مری یہ ہی دعا  
 ایسا تیا ہو جو بیاہ اب پھر کرے  
 ہو چکا غصے اُس کے آشنا  
 کونسا اسے یاریند کو رہے  
 کوئی روح خوب ہے اور کوئی زشت  
 کوئی بد صورت کوئی جو تاجدار  
 آدمی جو ہو سو اک محبوب ہو  
 شکل افسان میں جو آیا بن گیا  
 اس میں ہو جاتا ہے صانع کا گلا  
 فارغ اس کا کہی محبوب ہے

میں نے اسکو دیا آئے جواب  
 رو عوام سے بہتر چشم کو  
 بی بین بھائی یہ اسکی زرگری  
 تیسے یوں بیٹھا ہے جی پر اعتقاد  
 گزشتان کو کوئی جگہ خور سے  
 جب سے ہو نہیں اس بلا میں مبتلا  
 کہ تو جلدی سے کہیں یارب کے  
 سن چکا جی اس سے یہ میں اجزا  
 سب کہا میں عقل سے یہ دور ہے  
 جب سے دنیا میں ہے انسان کی شست  
 مائی کی صورت بنا دے کھار  
 بس کیا لازم کہ صورت خوب ہو  
 جسکو جیسا کچھ بنایا بن گیا  
 دیکھو بد صورت کو مت نہیں ملکلا  
 جسکو دیکھا ہے سو محبوب ہے

عورت تو کو چاہیے سب سے حجاب  
 پر نہ دکھلاوے خدا پر کو  
 عصمت بی بی سے تزیں چوری  
 اٹھ گیا ہے دل سے اپنے اعتماد  
 بھاگ جاؤں دیکھ اسکو دور سے  
 رات اور دن ہے مری یہ ہی دعا  
 ایسا تیا ہو جو بیاہ اب پھر کرے  
 ہو چکا غصے اُس کے آشنا  
 کونسا اسے یاریند کو رہے  
 کوئی روح خوب ہے اور کوئی زشت  
 کوئی بد صورت کوئی جو تاجدار  
 آدمی جو ہو سو اک محبوب ہو  
 شکل افسان میں جو آیا بن گیا  
 اس میں ہو جاتا ہے صانع کا گلا  
 فارغ اس کا کہی محبوب ہے

میں نے اسکو دیا آئے جواب  
 رو عوام سے بہتر چشم کو  
 بی بین بھائی یہ اسکی زرگری  
 تیسے یوں بیٹھا ہے جی پر اعتقاد  
 گزشتان کو کوئی جگہ خور سے  
 جب سے ہو نہیں اس بلا میں مبتلا  
 کہ تو جلدی سے کہیں یارب کے  
 سن چکا جی اس سے یہ میں اجزا  
 سب کہا میں عقل سے یہ دور ہے  
 جب سے دنیا میں ہے انسان کی شست  
 مائی کی صورت بنا دے کھار  
 بس کیا لازم کہ صورت خوب ہو  
 جسکو جیسا کچھ بنایا بن گیا  
 دیکھو بد صورت کو مت نہیں ملکلا  
 جسکو دیکھا ہے سو محبوب ہے

ہر کس کی ہر بات کو سن کر ہر کس کی ہر بات کو سن کر ہر کس کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کس کی ہر بات کو سن کر ہر کس کی ہر بات کو سن کر ہر کس کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کس کی ہر بات کو سن کر ہر کس کی ہر بات کو سن کر ہر کس کی ہر بات کو سن کر

کیا کوئیں شہرہ آفاق ہے ہو چکے ہیں بارہے رو برد آہ اب کس کس کی خاطر روئے کیسی کیسی صورتیں بیان شگنیں وہ زمانہ اب نہ وہ عالم رہا خود ہر سارے ہاں سے اٹھ گئے لالہ لہان ایک دل غم دلبر و گئے حشر تک و شن بیگیا یہ جہان غ دوستوں کا غم ہو گا تمام تاکہ اپنا دل کس سے مت ملا صورت فانی ہے کیا دل بستی شکل و صورت کا تو جو ک اعتبار پس سو و انہی کراہیات کو	حسن خوبی میں عرض طاق ہے ایسی صورت کے ہزاروں خبر ایک ہو تو جبکی خاطر روئے ایسی کتنی صورتیں بیان شگنیں ہم سے اب کوئی نہیں ہم سے ہا کیسے کیسے لوگ یا کج آٹھ گئے حسن خوبی ساتھ اپنے لگے عینے یار و کمر ہوں ایسا ہی داغ کیجئے لگے بس اب قطع کلام یار اس کئے کا تھا یہ مدعا آدمی کون چاہیے وارستگی زندگانی کا ہو جب اعتبار پائداری ہی اسی کی ذات کو
--	---

مست القصائد و المشنویات

کربا بنیہ کہ چرخ خبری را از  
 کس سالگی نیست خبر ازہ قافانی  
 زبان عدلیں را شاہد کہ وہ خاقانی  
 اگر زہر بودی در پیشکامہ خاقانی  
 کاسہ درد و دیشی بہت گریہ اگر  
 مکتد استرمانی آواز خاقانی  
 بجا بجا کز دیری قصائد و مشنویات  
 بجا بجا کز دیری قصائد و مشنویات  
 بجا بجا کز دیری قصائد و مشنویات

بجا بجا کز دیری قصائد و مشنویات  
 بجا بجا کز دیری قصائد و مشنویات  
 بجا بجا کز دیری قصائد و مشنویات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فول

ایکه در چشمم بر صورت لعل نظیری یا  
در ملاقاتم بخود بهمان مجوری یا  
من مصل جور ترا بهتر از مهر گاستم  
یافت امر و را چشمم غم اگر کسی را  
ناله وصل ترا خط بر رخ آلوده است  
یکسره شو شوکت حسنت نخواهیم شد  
گوش عالم زده تبار عشق پاک من پرست  
ناله از خود میسر هر که تو می آئی درین

ویناں لکھو ایک من حسن چادری یا  
منگ سید انم ترانہ یک مجھری یا  
گریڈ ذیل تم کیشان فوشوی یا  
شب بکشن دودیدہ ادستر گوری یا  
رفتایام فراق وقت مجھری یا  
من گدائی کاسہ دست فغوری یا  
جانن انوار شان بگریڈ مجھری یا  
سے بہ قربانت چادری یا

میگوید در آن روز خود را شب و یک ریاضت  
ای سر ابراشک نور شمع کا فوری بیا

15.

FF

این که بر جباب است فرقه کواهدشای پادشاهان  
 از کسب پادشاهی بخاطر راه غنی بیاید علاج  
 را هم که برین فرقه نیست سلمان بگویم علاج  
 خون دل تا که فرقه دینانی ظهور عمتا کجا  
 کجا بر شادی بن اهل ایام تا کجا  
 در راه پادشاهی

این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما  
 این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما  
 این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما

غافل از بدنامی من که نابوس هیچ گشت چن من عالم تابان و فراق فغان باغم سازم تلخ از بیاض عمر معینهای نگین است	میفرسوا ایم و الله عالم تا کجا گفته هر که بدو گاه بگفته تا کجا در مقام فرقت چه بگیم تا کجا یک تی کردانی مادرست آیم تا کجا
از تلاش دمی سودا تا بخش پیرانه سر حلقه در بازو با قامت هم تا کجا	
خاشاک شمریم همه سیاه جازرا زخم دل کس نخیه میهم نه پذیرد اهل نظر اند که چون شعله فانون	باخس نبود دوستی آتش نفسا نرا باید که باندیشه کشته تیغ زبانا بنیند یک پره نه ازاد عیانرا
شایان جرس قافله رگ ان نیست کس مال گدایگر شود مرده و لان را	
تنه سوخ خنده ز نذر بقای ما از کوی فراغت دل که توان کرد بیستم در بروی و عالم سوا می آینه ایم و طهر ز نگار گشته ایم	چشمک جاب نیز به نشو و نما می آزادگی باشد زنجیر پاست ما جاسه فرشته بخوابد سر ما تازشت را ملول سازد صفا ما

کی بود زان که در دین ما  
 یاد او در دین ما  
 باقیش بیای آدم  
 هر که در دین ما  
 کفر دین در دین ما

این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما  
 این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما  
 این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما

این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما  
 این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما  
 این نیک بختی که در دین ما  
 از آنکه در دین ما

آن شمع که در دیده خالوش می جالت  
در چاکل نهاده ای کز آن گشته ایم و نیست  
کف دل مرا بهوس صوره عینیت  
آن سکه یک مهره ز تو دور نظر او نیست  
این جمع آید بایان ملک چهار است  
کلسته دودان بایان کبریاست  
از خاک کیست که بندگ را دست  
مهرت





باغچه شادمانی که در باغچه شادمانی  
 باغچه شادمانی که در باغچه شادمانی  
 باغچه شادمانی که در باغچه شادمانی  
 باغچه شادمانی که در باغچه شادمانی

برادران زرد کس که ناخن دیگر است درین حدیقه ازین که در هیچ درخت زبان بیده سجا که صد یا برست در آفتاب شود خشک دامن که برست که شمع نامه پروانه مرغ نامد برست صد مرغ سحرهای بای نامد برست هنوز سده اشک پاره جگر است گرفته غمت اشک حالت گریست	سگ نشسته فراد هر طرف خیر است بکرم فاجه نیا شد باغبان هر است زبا پیام بان گو که سبزه بهیات تیرین چه عجب گر شوم عصیان پاک که رام سوخته را با تو گرم و شیه است که دم کل زمین رفت باغبان کلام گمان بر که نشد ز گریه خشک نیم بیایا نفی چند شمع بالین شو
---	---

بزرگ بی هنر است که بکن سودا  
 کسی که دل ز طلب کند صاحب شهر

که درم کاری نیادانی که کار از دست رفت تا که ز کرم غنای اختیار از دست رفت میکند با و کرمی چنان اعتبار از دست رفت که بجای خویش یاری به یار از دست رفت جان من و زیکه این شست غبار از دست رفت	ساقیم از حال دل گاه یار از دست رفت شمس و عهده ششم ولی در کوی دست که شکوی ترک عشقت است با چه آنچه ما بریم از دنیا همین غمت پس قدر جانی عاشقان معلوم خواهد شد
---	---

و انتم دل باخته غمگینان است  
 به چهره خندان چنان که در میان است  
 در عقیقه روی بیابان است  
 زویشی بیست و چوبه چوبه چوبه  
 که بای هم درین سوزان است  
 من از سوزان چنان که در میان است  
 ز نظر شمره شمره شمره شمره  
 دلاویز حیدران کس نیاید گشت  
 که به شادمانی کس نیاید گشت  
 که به شادمانی کس نیاید گشت  
 که به شادمانی کس نیاید گشت

۱۳۵  
 کلمات سوها

که درم کاری نیادانی که کار از دست رفت  
 تا که ز کرم غنای اختیار از دست رفت  
 میکند با و کرمی چنان اعتبار از دست رفت  
 که بجای خویش یاری به یار از دست رفت  
 جان من و زیکه این شست غبار از دست رفت

این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم که در کتابی که در دستم است  
 این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم که در کتابی که در دستم است

آخر مال کار ترقی تنزل است هنرست بر زوشت دیدم خوش باش با صبح پر شکسته گلزار عالم ایم قاضی اگر نگذیرد قاتل کند افتادگی مشایده بخت مغروریت آزادگی با سبک سیر میسر مومن زور گوید و ترسان ز دست از فکر زاده راه بی غافل نشسته از شیشه فلک سطلی که این فی میخواست تا بخلوت خانه شعله ملک	جز کاستن لطف ماه تمام نیست ایفا و عفو تو درین پنج تنام نیست پرواز ما بسوی چین بجز نام نیست خون مرا بجز کاش افتخار نیست که آن شریشاخ بماند که خام نیست در گوشه نقش غلغله و غم نیست مار و مانع بخت حلال در حرم نیست این منزل خراب محل قیام نیست جامه باده میدیر این هم مردم نیست و این لب کشید که با شوق نام نیست
---	--

عشق تو بر پندانه مایه گسخت در محراب چرخ نه عودیم نه عنبر گردید شر آشک ز آه دل گرم	سو و ایجای نامه بها استخوان برد کس را به پیش یار محال نیام نیست این شعله چو بر فاست جانان کس نیست این سفله دون بهر مارا بهوس نیست این قافله را شعله آواز حیرت نیست
---	--

این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم که در کتابی که در دستم است  
 این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم که در کتابی که در دستم است  
 این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم که در کتابی که در دستم است  
 این بیت را در کتابی که در دستم است  
 دیدم که در کتابی که در دستم است

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

[illegible][illegible][illegible]



[illegible]

[illegible]

کسب حب قل بر نان شوق خیز سیم

از رفتن سودا به نظم آن شاه و بستان را

ولایت از شهر رون شد شده باشد

صبر خرد و دین همه یکبار فرو شدند  
عشق از جنس دل اگر عارفرو شدند  
این گل بود از زان که بگلزار فرو شدند  
چون مرغ اسیری که بازار فرو شدند  
ناکنده ز تن خرقه بازار فرو شدند  
رحمت مخزن از تو کردار فرو شدند  
هر خار بنرخ گل و گلزار فرو شدند  
اینها همه یک دست خرد از فرو شدند  
چسبان چه شود جنین بانکار فرو شدند

آنانکه بدست تو دل نزار فروشد  
گر چو تو ایست بجات که در گبار  
از حلقه خوابان بدر آتش بفرزا  
ما صبرستان دوست دل چه گوئیم  
غزلت نگریند چه کنش کز زندان  
مروم چه بازار چراغہ فضل اند  
گر لذت در دکت پارا کنم امار  
اندیشه کالای دکا کین میان کن  
یا بس اقرار شود که خریدار

از غیبی شود و از روزم حرف به فرمود

ما لشرک ما صلب چه قدر بار فرو میزند

وتمنئ دولت تو قربان باد

عید فطر الملت شہان پاد

[illegible]





در ویدیای بیستم زبانگان هر که گویند خوار  
از این بزرگوار از دربار سرشده می آید

نوع



[illegible]

بنوعی نیز بیان افتاد هم در اس گیتی  
 خیر این جان پیا هم نیست از گفتار کج خن  
 زهر و زهره گویان با نعل خاموشیم خندان  
 در عشق آرایش خوبان دلم بار بار بیدار  
 بچشم کم بین نهاده ارج خاکساری را  
 رسائی نیست فریاد دلم بار بار بگوش من

که گویا طفل اشکم از کنا رسیده می آیم  
 بزرگم و یکسان در حصار سر می آیم  
 که نزد سر مردان به شمار سر می آیم  
 قلاش آفتخام ز بار بار سر می آیم  
 عیار را هم دور نگذار سر می آیم  
 مگر آن داد خواهم که زیار سر می آیم

بیاد ختم او سودا چنان از خوشن رستم  
که من آلوده خون اشک انبار سری آیم

<p>خار و بیکار از کل خسارت داریم  چون شایه دل چاک پریشانی خاطر  نقصه لب خیم کی قطره مست  بر لب و گلی بستم فلان دل فگار  خاموشم و نقد دل جان سخن لبروز  خاموشم و گنج گهری اشک برامن  تا زلفت فروخته بر عارض جان</p>	<p>زردی رخ از رنگس بجای تو دارم  اینچ و خم طره طسار تو دارم  از آب دم خجرتو خوار تو دارم  بلبل خواجی مقار تو دارم  او سیمبران قیمت گفتار تو دارم  از بهر شمار سر گفتار تو دارم  پس روز سیاهی نسب تا بر تو دارم</p>
--	--

[illegible]















منہ سے درخت کا پتہ نکلا  
 منہ سے درخت کا پتہ نکلا  
 منہ سے درخت کا پتہ نکلا  
 منہ سے درخت کا پتہ نکلا

<p>دور دن بھر بنیاد و خیر بندھ کر تارونیکا          جو تاروں سے کر تار ہو کوئی غمخوار و نیکا          سبب اس خیم کا فرنگ ہو کیا ہر روز نیکا          نہ تھا کہ کام خیم سے نافرمانی لے کر نیکا          جو ہر آنش نفس شگ انگو تیرے تین          گئے خون جا کر گشت گشت ہو نیکا          کہیں باکی اسکو کب ہم کہ خیم خیم لیا          میں اچانک ہنستا ہوں ہر گھڑی ظالم          کھو میں بات بے ہنسیں کی اس پرانے</p>	<p>نظر آتا ہی پھر آنکھوں میں کچھ تارونیکا          تو کہتا ہوں کہ چپ ہوئے آزاد و نیکا          کہ باندھا ہو پھر تاروں سے تارونیکا          کیا ریشم میں پھول بیکار و نیکا          گلیمین ہون چون شمع شمع تارونیکا          کہنے بھی کہیں دیکھا ہر یہ تارونیکا          رکھو جو صبر کا دیدہ خونبار و نیکا          بہت میں تری ماں کی تارونیکا          نہ پوچھا دن سبب کیا جو ہر تارونیکا</p>
---	--

نڑھایا کو نسا گھریل لے مجھ انک کے سوا  
 گواہ اب تک تو ہے میرے درو دیوار و نیکا

<p>دل مرا بند کو نہ سمجھے گا          تجھ سے انا ہر اریف کو تو          میرے خود رفتہ حق انجمن          بچے کو اگ سے ہنڈر کوں</p>	<p>بندیری تلو نہ سمجھے گا          یہ تمہا کوہ نہ سمجھے گا          مرے جیسے کوہ نہ سمجھے گا          کچھ نصیحت کرو نہ سمجھے گا</p>
---	---

۲۵۱

کتاب سحر

کلیں تو ہو یا نہ ہو کہ بودا ایہ ناما  
 کلین کو جو کی خاطر  
 کلین کو جو کی خاطر  
 کلین کو جو کی خاطر  
 کلین کو جو کی خاطر

بہار اب اس کے غار کا  
 بہار اب اس کے غار کا  
 بہار اب اس کے غار کا  
 بہار اب اس کے غار کا



مین دل نازک کی کرتا تھا بھلیا تین دن  
 کر یونہی کر تار ہیکامیری تر گاہیں  
 محو کو میرے نہیں آدین دنیا کی تلا  
 مین دل نازک کی کرتا تھا بھلیا تین دن  
 کر یونہی کر تار ہیکامیری تر گاہیں  
 محو کو میرے نہیں آدین دنیا کی تلا

مین دل نازک کی کرتا تھا بھلیا تین دن  
 کر یونہی کر تار ہیکامیری تر گاہیں  
 محو کو میرے نہیں آدین دنیا کی تلا

اب تو سودا کے تین پردا نصیحت کی نہیں  
 الفت خوابان سے گور سودا سے دنیا ہو گیا

ہر مڑے پر تر محنت دل اس پتھر کا  
 پوچھتے ہی پوچھتے گزری مجھ کو روزگار  
 آفتاب صبح عشرت پر دھکی سے  
 کیا کر دے گا لیکے واعظ ہاتھ کو نوکری کا

کس قدر نبت الفت ہے دل ہے سودا کا پیر  
 زخم نے دل کے اندر کھا مٹھ کبھی انکسور کا

تجھے حال کس ساقی کیا داتا ہے تیشے کا  
 مٹان اُس منہ پر کی تین کھ جائیگا بندہ  
 شاہ کسکی آنکھوں نے پڑھی شکل غریبی  
 بیان بستی شبے مین ساقی جو چوہا

مین دل نازک کی کرتا تھا بھلیا تین دن  
 کر یونہی کر تار ہیکامیری تر گاہیں  
 محو کو میرے نہیں آدین دنیا کی تلا

۲۵۳  
 مین دل نازک کی کرتا تھا بھلیا تین دن  
 کر یونہی کر تار ہیکامیری تر گاہیں  
 محو کو میرے نہیں آدین دنیا کی تلا

مین دل نازک کی کرتا تھا بھلیا تین دن  
 کر یونہی کر تار ہیکامیری تر گاہیں  
 محو کو میرے نہیں آدین دنیا کی تلا



[illegible]

سودا کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا

سودا کرنے کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا

<p>لطف آفتابک ہون شمع گلزار باغ                  چین دینے کا نہیں نہیں بھی نالا                  قطرہ اشک یون کے سے نظار سے                  اس مصیبت سے دست چھو کمال ہے                  میر لہو سے تو بیزار ہے ایسا تو دیکھ                  چھیرت باد بہاری کہ چین نہایت                  ساحل بحر جات ہوں کہ جون ہریم                  نطق کتا جو مراں یہ ہر ناطی سے</p>	<p>رحم او آہ شرب بار کہ جل جاؤنگا                  سو تو نکی نیند میں کر نیکو فعل جاؤنگا                  کیوں تھا بھو بھو پلارے دھلی جاؤنگا                  تو کس آج ہی طین کہوں کل جاؤنگا                  شکل اس غم سے کوئی دین لجاؤنگا                  پھار کر کپڑا بھی گھر سے نکل جاؤنگا                  ڈرہا پانی میں تیرا گ سے جل جاؤنگا                  آنکر پوٹھ ابھی طوطے کیسے مل جاؤنگا</p>
--	--

کتنے ہیں جو سودا کا قصیدہ ہے خوب  
 اونکی خدمت میں لیے میں غزل جاؤنگا

<p>ہو یہ یوانہ میر اس وقت چھٹ کس کا                  زخم دل پاؤں سے دھو زخم سے الیام                  گل سرو شہر کب بھیجے پتھر مار کا                  ایک تھمے سلگ اٹھتو نہ کھا کاوان                  تو کر تجا نے کہ سجدہ بنا کی تو نے شج</p>	<p>سلسلہ ہر سودا کیلئے رہنما کا                  چاک ملا جو زبان شمع گلگیر کا                  طبع غنی کے کھلے جہت پکان کا                  اس جس حاصل کچھ اس فیادے ناشر کا                  برہن کے وکی بھی کچھ فکر ہے تمیر کا</p>
--	---

کلمات سودا

۲۵۵

سودا کرنے کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا

سودا کرنے کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا  
 سودا کرنے کا سودا کرنے کا

۱۷۶۱

مست یکن صلائے دریم  
نجانے بین ازل کے اسیدیم کا  
دھوپ و نقش سانی نے شگفت  
تو کربوں کے باج میں ہم کا  
شندہ اس چین میں بان  
شکر مار لکھا ہے دیم  
عالم کو مار کر بھی کسی  
نا پڑکا ہے بی وضع یہ  
جس کی کہیں کہیں

<p>             اے کس سر پہ تو اپکو کتا ہے عشق باز              دل مت چمکے غم سے کہ پایا نچایا گیا              رخصتے باغبان کی ملک لکھ دیکھ لسن پہ              آنیے فوج خط کے بندوں کی غلصی              پوچھنے لے اس چمن میں ہم آؤ کو کبھی              آویگا وہ جنہیں لے اے ارجب تملک              تیغ جہاں یار سے دل ستر پھیر لو              زارہ لگے سے ستون کے باز آئیگا نہیں              عمار کو انار کے پڑھو نماز شیخ              ظالم میں کہہ ہا کہ تو اس نے گداز              داناں داغ تیغ جو دھویا تو کیا ہوا         </p>	<p>             اے درسیاہ مجھے تو یہ بھی نہو سکا              جون اشک پھر زمین سے اٹھایا نچایا گیا              جاتے وہاں جاتے پھر آیا نچایا گیا              بند جو آزلت کا یہ چھوٹا یا نچایا گیا              جون گل چاک حیب سلا یا نچایا گیا              پانی گلون کے ٹمھ میں چوایا نچایا گیا              پھر ٹمھ دفا کو ہے دکھایا نچایا گیا              تانیکدہ میں لاکے چھکایا نچایا گیا              سجدے ورنہ سر کو اٹھایا نچایا گیا              سو کا قتل ہے یہ چھپایا نچایا گیا              عالم کے دل سے داغ مٹایا نچایا گیا         </p>
<p>             ہوا یار کو یہ اشتیاق آئینہ کا              ہوا ہون اس قدر بنا کی شکل ہے نیاز              تمہارے چہرہ کو دیکھا جو ہے خواب              سچی جانہ چشم اپنے کی شکل اس بن         </p>	<p>             ز شام تا بھر ہے فراق آئینہ کا              کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہے شاق آئینہ کا              کیا ہے دید سقر طلاق آئینہ کا              کہ جیسے آپ کے پڑ ہے واق آئینہ کا         </p>

خوش طوفان سے کہنا چاہئے کہ جو کچھ کہنا چاہئے  
 اس کی جگہ پر لکھنا چاہئے کہ جو کچھ کہنا چاہئے  
 اس کی جگہ پر لکھنا چاہئے کہ جو کچھ کہنا چاہئے  
 اس کی جگہ پر لکھنا چاہئے کہ جو کچھ کہنا چاہئے

پنے اگر لباس گرانی حریر پوش	ہر چھی برنہ اسکے روان ہو کلیم کا
سودا یقین کر اوس کا دم فقر ہے غلط	بالیدہ ہووے جو کوئی ناز و تعظیم کا
کیونکر ہو جانے اس میں ناش کا اور برق چشم کم سوست دیکھ دل جلو نکو آنکھوں کی اسکی شرکانوں دل پہ تل پہن پیکان جنتیں کھٹکے ہو سو علاج اسکا ساقی پونج کہ تھرتن جسم جان بیل سج تیغ کی کیر میں لکے کرو ہے پر کیا جانے کس طرح کا تو سنگدل ہے درندہ آگے بھی قیامت اکثر ہوے زکیلی	وان شرمین نہیں آداب کے نش کا اک آہ میں آڑا دین شعلہ تری نش کا گر پر صفت سپہ کو چون قصہ ہو یرش کا کانٹے کا پر رو کے چارہ نہیں غلش کا لیر زبون پیالہ اور ہاتھ مرش کا لے داو جسد اسکی ہوتخان نش کا یان شہ محبت سے کہہ کی کشش کا ان سے یا نگین سے اسکا نی و شکا
بائیں کرو عدد سے سودا کو گایان دو	قریان ہوں آپ کی میں اس اور ہش کا
جوش طوفان دیدہ متاسک کیا کیا ہوا جو تجھے دیکھے کہ تو در ملک شمس و تر	دیکھ لے دنیا میں شیت خال کیا کیا ہوا خن تیرا دور تر اور اک سے کیا کیا ہوا

۲۵  
 ہر چھی برنہ اسکے روان ہو کلیم کا  
 بالیدہ ہووے جو کوئی ناز و تعظیم کا  
 کیونکر ہو جانے اس میں ناش کا  
 اور برق چشم کم سوست دیکھ دل جلو نکو  
 آنکھوں کی اسکی شرکانوں دل پہ تل پہن  
 پیکان جنتیں کھٹکے ہو سو علاج اسکا  
 ساقی پونج کہ تھرتن جسم جان بیل  
 سج تیغ کی کیر میں لکے کرو ہے پر  
 کیا جانے کس طرح کا تو سنگدل ہے درندہ  
 آگے بھی قیامت اکثر ہوے زکیلی  
 وان شرمین نہیں آداب کے نش کا  
 اک آہ میں آڑا دین شعلہ تری نش کا  
 گر پر صفت سپہ کو چون قصہ ہو یرش کا  
 کانٹے کا پر رو کے چارہ نہیں غلش کا  
 لیر زبون پیالہ اور ہاتھ مرش کا  
 لے داو جسد اسکی ہوتخان نش کا  
 یان شہ محبت سے کہہ کی کشش کا  
 ان سے یا نگین سے اسکا نی و شکا  
 بائیں کرو عدد سے سودا کو گایان دو  
 قریان ہوں آپ کی میں اس اور ہش کا  
 دیکھ لے دنیا میں شیت خال کیا کیا ہوا  
 خن تیرا دور تر اور اک سے کیا کیا ہوا

خوش طوفان دیدہ متاسک کیا کیا ہوا  
 جو تجھے دیکھے کہ تو در ملک شمس و تر  
 دیکھ لے دنیا میں شیت خال کیا کیا ہوا  
 خن تیرا دور تر اور اک سے کیا کیا ہوا  
 ہر چھی برنہ اسکے روان ہو کلیم کا  
 بالیدہ ہووے جو کوئی ناز و تعظیم کا  
 کیونکر ہو جانے اس میں ناش کا  
 اور برق چشم کم سوست دیکھ دل جلو نکو  
 آنکھوں کی اسکی شرکانوں دل پہ تل پہن  
 پیکان جنتیں کھٹکے ہو سو علاج اسکا  
 ساقی پونج کہ تھرتن جسم جان بیل  
 سج تیغ کی کیر میں لکے کرو ہے پر  
 کیا جانے کس طرح کا تو سنگدل ہے درندہ  
 آگے بھی قیامت اکثر ہوے زکیلی

[illegible][illegible][illegible][illegible]

<p>بیٹہ سو داسلی دل کو دے دور درنت سے کیا حاصل پھیرا</p>	<p>زخم کا دل کے ترو تازہ ہے انگو رسدا جسکی ہم تیغ نگہ ہو دی گھاٹل یارب ہو افسوس حق کسی دیکھے ہو پینے کا گوندہ شیشہ گردوں کے گڑنگ بھے یار کی دیکھے تجلی جو تو موسیٰ کی طرح ایک شب کوئی دلسوز زو دیا اسپر</p>
<p>دوستو سنتے ہو سودا کا خدرا حافظ ہے عشق کے باعث سے رہتا ہر پیر پور رسدا</p>	<p>جاری رہتا ہر مری ختم کانا سو رسدا چشم زخم اس کے زمانیکار ہو دور رسدا دیکھتا ہوں میں نمی آنکھوں کو غم رسدا خون دل سے تو مرا جام ہے مہور رسدا سنگ دے سے ترے نیکے شر طور رسدا شع تک گور ہمارا جی جلی دور رسدا</p>
<p>پیر و شیخ یہ کتنا کہ میں دیا سے منہ مٹوا طیش اندون دل کی نی صورت نکالی ہے صبا ہر بحر جگہ ہو کی باس آتی ہے بہتے ہو بنا کشتی نیم ہستی میں طلب میں ایک ہو کہ کو تم کنیا گے ہے</p>	<p>اگلی اے اب اڑھی سو اس جن کو چھوڑا پکٹا ہو ڈرا تو نکو یوں پکٹا ہو جن بھڑا چمن میں آہ گلین ہے کس بلبل کا دل توڑا کہ شل شع شستہ عمر کا ہر آن سے تھوڑا بے گے کیا تو نے ہو جو تو ہی میں سے مٹوڑا</p>

[illegible]



نالایکھ سے بلیں آج بھی گلی  
 زبیر مری شکر صیاد بست  
 دین بیابان بست گلستان  
 آئینہ جویابی میں کفر  
 سواد پوچھا میں لہلہ  
 وہ کر کے بیان انیا  
 نیش اولیہ سینہ عالم  
 نیش گان بیان تو  
 دودھ بھائیوں گان  
 حیات مارا

دلِ حق و سرتِ امید کھانغِ معنی کی  
 نہ طبعِ جید نہ کجیو ہوں معنی نگین  
 سخن کو زادِ طبعِ سخنور کہتے ہیں اسکا  
 خدا دیو و پیر قابلِ تحسین و درہ  
 کلامِ نیک کی شہر انگیزی ایسی کچھ  
 اگر ملکِ عراق کی ماچہ خروبار ہو تو

ہما بھیسے کینکر لوم کے امی پار ہو پیا  
جہا نین تخم سو تھو ہر کے کسب گوار ہو پیا  
زبانوں پر بھوئی چاہیے اذکار ہو پیا  
پر ہوں مورد نفیر تین نامہار ہو پیا  
زمین بول گاہ خلق میں تین کھار ہو پیا  
عراقی کی پرسمین کا ہیکر خمار ہو پیا

مناظرب اسکو ہی کرتے ہیں ارباب سب سخن سنا  
کہ جیسے کہ یہ بھی عقل و ہوش کا آثار ہو گیا

دل انیا چاہتا جو جنون از غیب پیدا  
ارادہ عشق و محبت کا ذکر فکر کن مست  
خفیت جانے ہیں ہم تو ایسا ہی اسکا

که شکل صبح از ناصح زنا بر جیب پید  
هوا آن رزم بر آسجا اجل لایب پید  
وہ اسکی قدر تب بھیجکا جہدم جیب پید

نہرو گرہ پن شاعری آفاق بین سوا  
اگر نادان کو لہجے تو اسمین عیب ہو پیدا

تجربہ قید و دل ہو کر آزاد ہو بہت سو یا  
تقصیری تجوین باقی نے جو کچھ بھی تھی

لذت کو اسیر کی کر یا دہست رو یا  
مناز سچ اس کا تہا دہست رو یا

اس کا گرا کر بیان ان نانو جان مارا  
 مہمان تو کوئی آیا اگر آسمان دلی کا  
 دودن کھلا کے روئی آسمان دلی کا  
 نالوست کھلا کے دل کے مایہ زنی کا  
 فریاد نے جس کے کسی کاروان غلط  
 ہونے سے بات کو اس کی کاروان غلط  
 آہ و فغان نہ پئے ہم سے اپنی اپنی  
 سکو دو بات کہنے کے بغیر اپنی اپنی  
 ہو تو نہ وہ سے زبان مارا  
 ہے کیوں گوارا

۲۵۹

ابرو چہ ۱۹

کتاب بنویس "عشق به خدا و غلام پیا  
صداقت به کاتب روان سخن پیا  
چون صبح آید جهان را بگشاید  
عرض کان که درین ساغر عین دو بار  
بباری یه کار است ساقی که فضل گل  
نست نهین تو ظالم تر از آب

کلی  
رانی  
ماری  
تو به  
عجب  
کار  
پا

جی

کلامیہ بیان میں اس کے خلک نے خود کو  
 لکھا ہے کہ میں نے خود کو خلک کے  
 کلامیہ بیان میں اس کے خلک نے خود کو  
 لکھا ہے کہ میں نے خود کو خلک کے

بیچ میں میرا ہوتا ہے ساقی یہ ہنر قائم لیا ہر ایک کبک نے پیار تو ترا حرام لیا نظر تو خلق کے کرتے نہ جھکو تھام لیا کہ زندگی کا انھوں نے مزاج تمام لیا	پیچہ و شمع سو جن گل پالا خوشی لبان طار رنگ خاقدم کے کر ترسک چشم تھا میں کہ او خلک تو سناش اہل حجبے رشک ہو
حسد کیسکو نہ سپر کہ جنے شام لیا سلام کر کے کیسے نہ لاکہ دام لیا کھو نہ فکر تو دوسے کوئی کام لیا اُدھر ہر با سے ہر ایک گل نے جام لیا	کسی کا امین سے مسکندہ والی دم کہیں واسطے نصیب کے ہونے ہوائی کھوین گندیکھا تلاش دنیا میں ادھر شروع ہوا صبح نفی بلبل
اُنچ ندان یکہ مرا حال ردو یا دیکھ اُنچ حرف حرف کردو دھو یا کیوں باتیں تم بناتے ہو تم میں چو یا زاہر بنے چٹکے اُسے پھیر دھو یا پلیم اٹھا کر ملک لون کا بلو دیا نارنگہ میں اشک کا داتہ ردو یا ہم بی گئے اُسے ہمیں قسمت نے چو دیا	تاثیر عشق نے مزہ درد کھو دیا منو ترے مرین کا بھیسے کو جو دیا ہوس کا دھڑلے کردو جھکو دیر ہے ملنے کی دست زنی تو کھائی تھی میں تم تاراج تاخت فوجی خلکی کون سے کیا دیکھا میں جب گلیں تھی ہا دست غیر ہوسکے والے کو نہیں شہد دم میں حق

کلامیہ بیان میں اس کے خلک نے خود کو  
 لکھا ہے کہ میں نے خود کو خلک کے  
 کلامیہ بیان میں اس کے خلک نے خود کو  
 لکھا ہے کہ میں نے خود کو خلک کے

کلامیہ بیان میں اس کے خلک نے خود کو  
 لکھا ہے کہ میں نے خود کو خلک کے  
 کلامیہ بیان میں اس کے خلک نے خود کو  
 لکھا ہے کہ میں نے خود کو خلک کے

نار و دود و تکیه بر خار صفت لایا  
سراغاف خفا نه هر چه ای که قاصد غیب  
دل به کوه عین کماله که به باطن کل بکار  
برقا فقییر بین دل نه بجای بکار  
آنراش شب مجھے روز سبک بکار  
لیکا الفکر محراب و جوت فصل کو بی



ہر ایک تاک کو گلشن میں گل دبار آیا  
 کہانہ تھے میان ہکوا اعتبار آیا  
 جوانے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا  
 ہمیشہ گریہ کنان ابرزار زار آیا  
 کہ گل جب آیا تو بھروسہ بے شمار آیا  
 وگرنہ میں سر کو چسے لاکھ بار آیا

فوید ہچکان موسم ہسار آیا قسم نہ کھائیے ملنے کی قبر سے ہرگز بزرگ آئینہ ہم اور سینہ صاف ہو ہماری خاک کو چشم ترک کرنے کی گئے مہانے کیا کیا ستیزہ جوہ خاک ماننے کی کیا نیرے شہرہ آفاق	ہر ایک تاک کو گلشن میں گل دبار آیا کہانہ تھے میان ہکوا اعتبار آیا جوانے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا ہمیشہ گریہ کنان ابرزار زار آیا کہ گل جب آیا تو بھروسہ بے شمار آیا وگرنہ میں سر کو چسے لاکھ بار آیا
--	---

خبرے وادی میں سووا کی یون شب ہے آج  
 کہ ایک شمع کسی بے گندہ کو مار آیا

کب دل سستگان کے گرض حال آیا سینے میں عاکو لایا چشبہ لونک ملنے کا ایک دم بھی ان صفت دل چمن کو نہیں تک ملی تھی بدلی محکویت بخشش تو وہاں کی آئی تھی بہت ہر نازان نہ تو اس پر گرجو رنگ بیج ارباب فہم آگے وہ صاحب ہنر	ہر بے صدادہ چینی جبین کہاں آیا کہنے لگی اجابت کیدھر خیال آیا اوکنا کے اٹھ گیا وہ تب جی بجاں آیا قسمت کہ یک نگہ پرین سکواں آیا لیکن بیان بان تک حرف سوال آیا گوہر نکالنے کا کسب کمال آیا کہنے کیلے دل ہے جسکو نکال آیا
--	---

کریمت بن جبال کے رکھتا ہوں یا  
 ہر کھون کی خاک و دماغ یا  
 دل تشنگان کی خاک و دماغ یا  
 ہر کھون کی خاک و دماغ یا  
 دل تشنگان کی خاک و دماغ یا  
 ہر کھون کی خاک و دماغ یا  
 دل تشنگان کی خاک و دماغ یا  
 ہر کھون کی خاک و دماغ یا  
 دل تشنگان کی خاک و دماغ یا  
 ہر کھون کی خاک و دماغ یا  
 دل تشنگان کی خاک و دماغ یا

ہر ایک تاک کو گلشن میں گل دبار آیا  
 کہانہ تھے میان ہکوا اعتبار آیا  
 جوانے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا  
 ہمیشہ گریہ کنان ابرزار زار آیا  
 کہ گل جب آیا تو بھروسہ بے شمار آیا  
 وگرنہ میں سر کو چسے لاکھ بار آیا









میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے  
 جس کو میں نے لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے  
 جس کو میں نے لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے  
 جس کو میں نے لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے

کیوں یاد نہیں ہے کہ فرشتے کیوں کر  
 ڈبے اچھے تو بہت کچھ ہیں گوریا کے  
 استقامت کے عجیبے نہیں ہیں لغزش  
 عیش آلودہ افسوس کے اسرار خدا  
 فضل حق ہو تو نزل ہی ترقی ہو جا  
 آہ نالہ سحر دل پیچھے اُس کا  
 تیج کا خرم اٹھا سیکھے ہر انسان بسکین  
 سو جی تریشہ تقدیر کو ہمارے کی

اپنے منہ کے نکما کن نے سخن کو گوہر  
 نعل سووا ہی گوہر چنے ادا کلتے دیکھا

چہرے پر نہ یہ نقاب دیکھا کیونکر نہ یوں میں ہاتھ کے کچھ میں ہی نہیں یوں ایک عالم بے جرم و گناہ قتل عاشق کچھ ہو تو ہو عدم میں رہا	پردہ میں تھا آفتاب دیکھا پوست کیلج میں خواب دیکھا آسکے لیے یان خراب دیکھا مذہب میں تکر و تاب دیکھا ہستی میں تو ہم عذاب دیکھا
---	--

کھیں بھی خیر شاہین میں پلٹے دیکھا  
 دوبا اس چاہہ فرق کا نہ اچھلتے دیکھا  
 نخل کا پائوں نہ میں یہ نہ چھلتے دیکھا  
 جسکو یو بختی تو آستہ ہوتی ملتے دیکھا  
 قطرہ گوہر ہر صدمہ میں نکلتے دیکھا  
 میں ہوا سے نہ کبھی سنگ بگھلاتے دیکھا  
 سامنے تیرنگ کے نہ سسکتے دیکھا  
 جب کبھی قتل عاشق کے خیلے دیکھا

۲۹۷

جیسا کہ جسم اچھ دیکھا  
 جیسا کہ جسم اچھ دیکھا  
 جیسا کہ جسم اچھ دیکھا  
 جیسا کہ جسم اچھ دیکھا

کہات نہ لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے  
 کہات نہ لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے  
 کہات نہ لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے  
 کہات نہ لکھا ہے وہ سب دیکھا ہے

[illegible]

اور دے گو میں کیڈر قدم پیشتر چلا  
 دامن کو میری سانسے گل جھانک چلا  
 اب کاٹوں کسی جیسے کہ دل باہر چلا  
 کہ خضر راہ مرگ کو پیغامبر چلا  
 آج ابراہیم کے آگے نہیں گئے تر چلا  
 لیکن نہ پر آپ کے نہ میرے نہ چلا

چلنے کا جھک کر سر تری کر نہیں آئے  
کیا اس جن میں کچھ ایسے جاہل گوی  
جامع قمارخانہ میں پہرہ پوش  
بھیجا ہے پیغام میں اس خفا کر  
لو فان کسم تھا پانی جن آنکھوں کو ساغر  
رکھا بعد ہزاروں سے ملنے سے غیر کے

سیدو کے تھا یا رے یک سو نہیں عرض  
ادھر کھل جو زلف ادھر ول کبھی علی

گل بھاریں گے جب کہیں بلیاں جلا  
پڑو ہو دھڑو پڑو ہے وہ جلا  
فیصل بدشت گوارہ سے پلا  
مکن نہیں کھار کا مائی کری گلا  
چمچے گانے کے پھینکاتے آئینہ کھلا  
چوہے کی بھانت طبری نظر و نہ بولا  
مضمون آبرو کا یہ سووا یہ سلسلا

سودا غزال چمنین کو ایسی ہی کہنے لگا  
حکا کہ کیا پس بھی یہاں سے کم نہیں  
نہیں چھوڑا و اشک و امن و کنار  
شانی نہیں ہے بنی گزہ شکل است  
غم ہے تراز آن خون جگر چھٹا باہر  
وہی ہو اس قدر تو مجھے دیکھ کر قریب  
اسلوب شعر کہنے کا تیرا نہیں ہے یہ

جست و دل سبک اندر قفا  
بخت چرخ بر چرخ گوهر لالا  
کتابخانه مرا می آید  
دیده گوشتی گوشتی گوشتی  
مانند جبین و کوه کوه

[illegible][illegible]



کونیا نور جی سے راہ پر نہیں سوار  
 تیرا دل چاہے نہیں لگا دے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے

چمن دل میں عشق بویا تھا گردہ ستنے دلوں کی شکست	دلع وشلہ ہوا کل دلوں کا آئینہ اس عبار سے ٹوٹا
دل یار کے ہر گز نہ لگتا گاہے دل خون کشتہ سوزم میں پائے	اور اسکو سہارے سمجھو عشق نے کوٹھا شیشے کا رنگ ساتھی سے ٹوٹا
جا کیے کہ ہر بات سے اب چشم نہانے	تھا دل کا گرانیہ سوان کوں لے لیا

کسی نگہ مست چمن پر ہے کہ سوار  
 غنیمت یہ کھلا ہے کہ سب کو مادہ کا بھوٹا

طبیعی سے فرمایا ہے شہر نہیں ہوتا نہرے دور ہو اصل کی خلقت آگے	جو آب بہ چاہ کا قطرہ ہے وہ گوشت ہوتا خمشنگ سے بنتا ہے جو ہر نہیں ہوتا
نجاؤ عکس و آئین ٹپکس ابل جنت کا سواد تند ہو کر جی کہ بوزنگ عالم میں	کہ آب آئینہ سے لب کو کا تر نہیں ہوتا ہما کو بال کا صرفہ بجز افسر نہیں ہوتا
طبع دولت کی بیا بیا دست نہ مانے نہیں لاتے زبان پر حرف مطلب گذارنا	ہوئے تانچہ کے آگ میں سر نہیں ہوتا بست یار کا گھینچا ہوا خنجر نہیں ہوتا
سیر اشکل انگر توبہ بھرا ہے چشم اپنا ویشی نقد دل اپنا اب جوں بھرا گیا	نہیں بھیر چن چن یہ خاک نہیں ہوتا جو غلجس سے کچھ رہنروں سے ڈر نہیں ہوتا

۲۶۹  
 کونیا نور جی سے راہ پر نہیں سوار  
 تیرا دل چاہے نہیں لگا دے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے

کونیا نور جی سے راہ پر نہیں سوار  
 تیرا دل چاہے نہیں لگا دے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے  
 کہ جس کو دیکھ کر دل نہ لگے  
 وہ تو کونسا ہے جس کا دل نہ لگے

ایک شب ہماری چیم بیدار تھی سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی  
 سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی  
 سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی  
 سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی

صدر حرم آرزو ہر زبان پر مری لے	چاہو نہیں مجھے ایک کہو نہیں بن کجا
غروب چاہ عشق جو ہوتا تو جانتا	یوسف کمان صیبت چاہ ذوق کجا
عریان تھی باز رکھا اسکرین سے	نامہ جو چاہے جیت پیر بن کجا
ظہر تیر کو پونجے نہ سو وہاں کا بستکہ	
تو اور وہ جہاں ہو بت دہن کجا	
یہ داند ساتھ کیا دینے دام لیتا جا	چشمیں ہر سفر میں کو مر پیام لیتا جا
اگر دل لیتا ایک جی خوش نہ چھوڑے	سیر لیا نہیں سکتا تو اسکو شام لیتا جا
نہ تھی تو فتن اگر وہ کی تو انا تو کہہ	جو آیا ہر تو خالی ست پھر و شام لیتا جا
اگر انا نہ تو چاہے کہ اسکی گوش تک نہ	از تھوڑا کہیں کے کہ فرض وہ لیتا جا
ہو میں لے لیا پھر راضی تیری خاطر سے	کہا کہ تھا کہ ساتھ کے مآرام لیتا جا
خیال نہ لیا پھر وہ لگا پھر نہ لے	ولا آجا تو اس سیکہ میں جام لیتا جا
جو چاہے پیچھے تیرا ذیت میں نہ اسے زاہد	
گلی میں اسکی اب سو وہاں کا اکثر جام لیتا جا	
قائل کا ہاتھ ہرگز ہتھارتک پونجا	کار شہادت اپنا تلوار تک پونجا
انوس کا نم کا اٹھارتک پونجا	یہ لخت دل بھی چشم خونبار تک پونجا

حال دل سے سر پہ جیتک نہ تو وہی  
 جو ہم سوہ کوئی آدم اسرار نہ تھا  
 وہ کیا چاہے سیکہ میں سے کہ دیتے کا  
 پیار و اشتاق وہ فام و غمت لٹکا

ایک شب ہماری چیم بیدار تھی سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی  
 سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی  
 سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی  
 سو وہاں کی شاعری کا شکر کہ میں نے وہی

سو دیا بھرتی نہ کی تھی کج بخت  
 عالم کے درجے میں کبھی نہ کیا تھا  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا

جو کچھ بابت پہنچا ہوا ہے  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا

درجہ جس زمین کو دیکھا با کج بختی  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا

کہ ہر کوئی چھوڑ گئے بلکہ ہر مان تنہا اگرچہ تھک نہ چھوڑ گئے بد گمان تنہا اکیلے آنکلی تھک تباہ نہیں تقریر ہوا ہر دل صفت شرکاء کی ویرہیا جسے حال در عجز کے صاحب محل سنا ہو جو سو دایہ مصرع صاحب کہ اکین میں اُس کو میں اکیلا دیکھ دیا جواب دلم سیر باغ می خواہد جو ہو گا اس تو میں بھی چلوں گا کیسے بچ	پھرتی ہوں دست بین آن گھاوان تنہا کرا جو نہ تو زری تو مہربان تنہا کہو جو جاؤں ہو نہیں امتحان تنہا ہیں خیرہ باز او دھڑا یہ جوان تنہا کر دی ہر آج جس نالہ و فغان تنہا تو پوچھ خلق سے میں کیا کروں بین تنہا کہا کہ ہر جگہ افسوس شاعران تنہا کہا میں ہو تبسم کہ مہربان تنہا رکھی ہر لطف بھی کچھ سیرستان تنہا
---	---

سنا یہ ہے تو کتنے لگا کہ پوچھ کو  
 گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

جب ہم میں تباہی و تیشک کیا تھا غنی نے حال گل کا تجھے کہا کہ اس وہ سوخ آج جسے نظر میں نہیں ملاتا کیا کیا دلا کے غیت کھامیں بازو لگو	آہ میں کچھ پریشان دیکھ کر کیا تھا وہ بند پیر میں دیکر گرہ گیا تھا شاید سنا میں جو کچھ محرم کہ گیا تھا ورنہ نہ ہوتی باتیں تیری میں گیا تھا
---	--

کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا  
 کج بختی و کج کردار سے دنیا تاننا نہیں تھا

[illegible]

کتابے غلام کی سوسا دیا  
 ہوئے خلق کو سقا و ملک  
 بیا بین لطف کو ایسے سے  
 یہ پیشا کو اسے یار ہے  
 وہ فتنہ نہ چھ ظلم بجا بین  
 ۲۵۲

五

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

Handwritten text in a cursive script, likely Urdu or Persian, arranged in several lines. A diagonal line runs across the page, possibly indicating a fold or a section break. The handwriting is dense and fluid.

<p> یستم ال قبلہ میں کن اُن کی کن سر پہ  عشاق تیرے سب پر رہتا سو میں تھا  داخل شہید بنیں تو بول لگا کر کہتے  سنبل کے بیج میں ل تیرے تھا کیسا  تجھ گھر میں عرض مطلب کسی تھا زبان پر  وان محبت اور گل جیتا زانہ جیتا  اگو عشق کو تھا رشتہ عشاق اک مقرر ہیں  تجھ عشق میں نصیحت بیا رہتے تھے  کافر تری بانی اکثر لیا چشم شمع </p>	<p> حیف ایسا شخص جو خاک و ریت نما تھا  جگ کے خراب اندراک تو رہتا سو میں تھا  شمس ناز سے پرانگا رہتا سو میں تھا  زر گس کا ایک پیر ہوا رہتا سو میں تھا  دور پر جو پیر نقش دیا رہتا سو میں تھا  وانو سنسے جسکا سینہ گلزار تھا سو میں تھا  ادل زبان کا جسکے اقرار تھا سو میں تھا  ناصر کو پر سن سے بیزار تھا سو میں تھا  ہر سخاوان جسکے زنا رہتا سو میں تھا </p>
---	--

اس ٹیکہ کے مین سودا ہوتا ہے یہی نیک  
سب سے پہلے ہوتے ہیں اسی واسطے

<p>             رات نالہ بین کیا یا رستیا نہ شا              قاصد حال دل زار سنایا نہ شا              اشک خیز چہ تر ہو جبین و امان میرا              حال بریکم کو ش زد عالم ہے           </p>	<p>             بکے آب ہو کسار سنایا نہ شا              راست کہ ہے تو ایار سنایا نہ شا              ہو گیا خنہ گلزار سنایا نہ شا              تو نے کیا بین ستم کار سنایا نہ شا           </p>
---	--

دل ایسا بھرنے کے لئے  
 کبھی کبھی سزا دے کر  
 انہی کے لئے  
 پھر یہی ہے کہ  
 دل ایسا بھرنے کے لئے  
 کبھی کبھی سزا دے کر  
 انہی کے لئے  
 پھر یہی ہے کہ









سو او را شاد و زلفان روشن  
 این دوین پناه به بیگانه گویا  
 این کا به گزاه بیگانه گویا  
 این کو کی کون کرد و دهن گویا  
 این کا به گزاه بیگانه گویا  
 این کو کی کون کرد و دهن گویا  
 این کا به گزاه بیگانه گویا  
 این کو کی کون کرد و دهن گویا

<p>سو او کو کتنے ہیں اس سے مصائب</p>	<p>کتنی غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا</p>
<p>اور وہ کی نسبت افزون کچھ لک چلا تھا وہ</p>	<p>دو چار جھڑکیوں میں بدستور ہو گیا</p>
<p>             گویا وہ نامہ شمع کو پروانہ لے گیا              آئینہ خانہ میں پر نیچانہ لے گیا              جرم نگہ پیرول بہ جریانہ لے گیا              آبادی جہان کو لوبیرانہ لے گیا              زاہر کو خانقہ سے بیجانہ لے گیا              اتنا تو جانتے ہیں کہ میانہ لے گیا              مقرر حق کو کہ عرصہ شانہ لے گیا              دنیا سے لطف ریشہ و روانہ لے گیا              خواب عید میں پختہ کا افسانہ لے گیا              گوراء عشق میں وہی مردانہ لے گیا              خرم سے موزخونکے اگر دانہ لے گیا              خرمیت کا نام تو کبھو سودا نہ لے گیا         </p>	<p>             نامہ کو میر جو سو جانانہ لے گیا              نرم تباہین بادل صیبارہ جو گیا              اس کے پو پو کسکو سخن کر گیا جو شوق              دیوانیکار سے بھجان اشتیاق تو              نقوی کا انکے موسم گل نے کیا رنگ              کیا جانے شیخ کعبہ گیا یا بسے دیر              گملا یہ سب کہ ہر اک طفل کہتی              گزرا کبھو نہ وہم میں اہل ہوش کے              چنکیں تھیں بخت سے گھاو اہل ہوش کے              پہلے قدم کے نقش جسکا گرا ہے سر              دزدی کا من کیا ہم اتنا سو دہرنے              ظالم تری زبان نے کیا مجھ کا رتخ         </p>

کلامات سو دا  
 69  
 سو او کو کتنے ہیں اس سے مصائب  
 کتنی غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا  
 اور وہ کی نسبت افزون کچھ لک چلا تھا وہ  
 دو چار جھڑکیوں میں بدستور ہو گیا  
 گویا وہ نامہ شمع کو پروانہ لے گیا  
 آئینہ خانہ میں پر نیچانہ لے گیا  
 جرم نگہ پیرول بہ جریانہ لے گیا  
 آبادی جہان کو لوبیرانہ لے گیا  
 زاہر کو خانقہ سے بیجانہ لے گیا  
 اتنا تو جانتے ہیں کہ میانہ لے گیا  
 مقرر حق کو کہ عرصہ شانہ لے گیا  
 دنیا سے لطف ریشہ و روانہ لے گیا  
 خواب عید میں پختہ کا افسانہ لے گیا  
 گوراء عشق میں وہی مردانہ لے گیا  
 خرم سے موزخونکے اگر دانہ لے گیا  
 خرمیت کا نام تو کبھو سودا نہ لے گیا

سو او کو کتنے ہیں اس سے مصائب  
 کتنی غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا  
 اور وہ کی نسبت افزون کچھ لک چلا تھا وہ  
 دو چار جھڑکیوں میں بدستور ہو گیا  
 گویا وہ نامہ شمع کو پروانہ لے گیا  
 آئینہ خانہ میں پر نیچانہ لے گیا  
 جرم نگہ پیرول بہ جریانہ لے گیا  
 آبادی جہان کو لوبیرانہ لے گیا  
 زاہر کو خانقہ سے بیجانہ لے گیا  
 اتنا تو جانتے ہیں کہ میانہ لے گیا  
 مقرر حق کو کہ عرصہ شانہ لے گیا  
 دنیا سے لطف ریشہ و روانہ لے گیا  
 خواب عید میں پختہ کا افسانہ لے گیا  
 گوراء عشق میں وہی مردانہ لے گیا  
 خرم سے موزخونکے اگر دانہ لے گیا  
 خرمیت کا نام تو کبھو سودا نہ لے گیا

جنتیوں کی دنیا میں جہنم کی آگ کی طرح  
 جہنم کی آگ کی طرح جنتیوں کی دنیا میں  
 جہنم کی آگ کی طرح جنتیوں کی دنیا میں  
 جہنم کی آگ کی طرح جنتیوں کی دنیا میں

گل داو عند لب کے پونہا تو کیا ہوا فرزند اس یانیں کب ہو پیر صاف	فریاد کو مری ہو پونہا ترا حجب آئینے کو ہے سنگ ہو یا صفا حجب
اسلام چھوڑنے کیا کفر اختیار بیگانہ دار کے پوچھا کہو ہمیں	تو بھی وہ مبتلا رام ہو ا خدا حجب تم بھی کوئی ہو جان کی شنا حجب

اکی سیر ملک ملک کی سودا لے بھی ملے  
 اسے شیخ میکہ کے کی ہے آپ ہوا حجب

کر ضریر نہیں سم شیشہ خالی حجب کیونکہ ترک کرین کچھ آجے میکش ہنر	تجہ جو اسین شراپ کمالی حجب عینے میا نہیں کے سہ سہ خالی حجب
گر سب کو مرسیر سے پیری مہنیں بخت پڑا کی سی پیری حقیر حرام	وضع کچھ ستار کی اس تری حجب ہتھ پیری صد اب کھین لی حجب
ریش کو شلے سون بازے تر و چھوڑن چھوڑنے سیکرے کی راہ تو چھپے پڑے	ہاتھ آیا ہر مسنون علی حجب بیت سکھلا لگا دو نگاؤ خالی حجب

تیرے غولے کو سودا لادے کب طریح  
 تجھ کو وہ سمجھیں ہیں شیم شیر خالی حجب

گر چہ ہن یر فلک نارا شگیر حجب  
 پر سے کیا کروں یار و نہیں شیر حجب

خدا تعالیٰ کے لئے  
 مال دنیا سے جو چاہے  
 قبول فرمائے  
 ۲۶  
 ہون وہ اصل دیار ہے  
 وہ سب ہر جہاں ہے  
 اس قدر شیفہ ہے  
 روکون ناسے کو پیر  
 شام تا پیر نہ سین  
 انتہا عشق جانی  
 نامستان چنانکہ نور سے  
 ہر شاہ شیب بست ہر شاہ  
 ہر شاہ شیب بست ہر شاہ  
 ہر شاہ شیب بست ہر شاہ  
 ہر شاہ شیب بست ہر شاہ

کیا

کامل نیست به پیار و کلاب در دریا  
خون کی می دسستی  
فریاد و آفتاب آینه بین دیوار  
کوهن در این کلاب در دریا  
دکوت و کرابی سو و کرابی در دریا  
ایک کون بین علی اندر کلاب  
ناله و کلاب در دریا  
ای کلابی کلابی کلابی کلابی  
کلابی کلابی کلابی کلابی

کی ہے کہ اس کے گزرنے پر  
 گاہ جو توبہ دریا پر نہ لے  
 دیں یہ توبہ دریا پر نہ لے  
 دیں یہ توبہ دریا پر نہ لے

3

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کیا کیا کہوں جو مجھے سے عشق کیا  
 بھولوں کی پہچان نہ سہو تو کیا ہوا  
 کمال کی بھنگ کی لگی گسٹہ کو  
 کیا کیا لڑایاں تھیں کہ زمین سے  
 لئے جہین کے آنکھیں لڑایاں  
 مجھے یہ پیگ بن نہیں آتی جو کونینہ  
 لڑا و ضوہ شیخ تو جو دو کہ انکی سفید  
 دھوشت گسٹہ خواب دل سخت فلک  
 جو ابلیس جو میر جو شاکی وہ شہر و

سکہ نیند چاہتا ہے کہ سوؤں میں نہ رہے  
سو دایہ کچھ شوریہ کام و رنگ و تاب

بخاکش بین آن بارش نهو بگیا رب  
 آرد و براتنا کهین جاتا نهو بگیا رب  
 گزیده تر نشیب و زانی فکرین عجب  
 آن خرد و چرخ که نهو سد خانه بخانه

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



بہارِ ناز و گل و جام و شادمانی  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

<p>فصل گل ہے رنگِ گلستاں کی لکڑیاں              بکے پانی ہو سب عصا مری آکھو کئی              یہاں سے سر سے تا ابد ہو شراب              اٹھائے سکے ارض سما کے پرو کو</p>	<p>ست بارانے میں ساتی ہیں سب              پیرن میں ایک دم باقی ہو تیز جاب              رنگت و خم ہوں خاک پاؤ شراب              نگہ کے آگے سویر کوئی سو شراب</p>
---	---

رویت الہام

<p>دوا ہے جو سر کو شک و شکست              نکر وہ کام دل میں رکھو کا سر سے              وہ وہ کہ نہیں چھو کہ یہاں کا کانا              شکستہ دل نہ ہوں کس طرح کا شمع              جو پوچھا حال آج کچھ آج سے نہیں شان              بیان کیا کہ دن میں نہ شست کوئی کا</p>	<p>نہ وہ روز کہ پوچھو نہ شکست              کہ پوچھے تا ابد کہ شکست شکست              نیا دیا توں میں خاں شکست              زبان نہ تباں کہتی جو شکست              ازل سو کھو ہیں نہ شکست شکست              نل سو کہ جسے دیو ایک شکست</p>
--	--

غزل ہے سو و اتری کے نوح ہوئے شاعر  
 کہ چون لے متہ شریخ کو ز کشک شکست

<p>خندنی شکست کر کیا رہا رنگت</p>	<p>نظر دینین عشاق کے جوتے اور رنگت</p>
-----------------------------------	--

بہارِ ناز و گل و جام و شادمانی  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

بہارِ ناز و گل و جام و شادمانی  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت  
 بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت



اگرچہ صبح سویرے چشم نہ کھولتا نہ دھوئی  
 گدڑی پل پل اپنے اس طرح کہ جیسے پھیل  
 شب و دیکھا میں نے کچھ ایسا غلام میں بار  
 دن نظر و نہیں شب تیرا میرا میرا  
 ہو کر یادوں میں فاشیت کہہ تھا سو  
 لاکھ ترچہ پورے شروکی افسوس  
 عشق اپنے کی فلاں ہے جاؤں تو ارب  
 صورت ملی ملی کی تر ہاں کو کر کے کیا  
 کوہ ہوا تھا قصہ خطا نیسے یار کے  
 غمزار سے نہ یار کا شوق شمع نہ کلا  
 کیا جانیے یکس گل و بلبل کا زار ہے  
 فریاد کے جو دم تو اٹھاؤ نگاہ میں نہا  
 چھینے کی عشق کی شبنم یا سہ پیش  
 غریبی بدی و ہر کچھ یاد واپسین  
 پر زانو دھرم کی صحبت مجھے پوچھ

اینک خیر و برکت و رحمت حق تعالی را  
 بخود می بینی عجب احسان حق تعالی را  
 گویا اُس گدیز از راه جینان می راند  
 حاصل غیر مرغ شیشه نشان تیرا  
 شمع با این بی سوس و سوز گویان می  
 درو و بران کلبه وصل کی مان تیرا  
 این پیشین شاتنی سیرا و سالی را  
 گوشت و چربی کی پستانی با  
 گدازد که نه زلفت کو تا حق تعالی با  
 شعله زبان و آتش اسکی لگانی با  
 پنجه کی شک و دوش تو آبی با  
 پر غیر کی بنای کی میخ و میخاوی با  
 سوط جبهه بین با شفا اسکی بنای با  
 کرتی و کی جبهه می سب جلالی با  
 اینی که سکا تو کون گداز کی با

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, written diagonally across the bottom right corner of the page.

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسى عليه السلام في القلعة  
التي فيها كان يلقى ربه  
وكانت له آية عظيمة  
فقال يا موسى انا قد اخذتك  
بنعمة مني فاعطيتك  
هذا الكتاب والقدس  
والقوة والبرهان  
والنور والهدى  
والرحمة والشفقة  
والعزة والكرامه  
والجلال والجلاله  
والعظيمه والاعظمه  
والاخرى التي لا تحصى  
ولا تعد ولا تدرى  
ولا يحيط بها الخلق  
ولا يفهمها العقول  
ولا يدركها الابصار  
ولا يبلغها الالف







[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ ان کے گھر میں  
ان کے گھر میں ان کے گھر میں

1

SECRET

<p>اسب بھائی اپنے لیے کیا سب نظر          ناسخ تو نہیں پناہی درجہ آگاہ          اس چاند آئینہ ایہہ سلسلے کی طرح          مانی نہ بند ہو گا کہ نقش اس کے کر کا          کیا قافلہ عمر و سکر و ہر کہ خستین          شہاں سچ سوال نیاز و نیت کنی ہے          ہم شیخ کی شے تھے سر نہ بے برگی          دل و گوشت کی ہر نہاد میں بسلی          سہو و اسی کا یہ تیرہ شہر کیونکر</p>	<p>دو چھو بیوں کی دیکھو زواری کیا بیج          بر عشق تیراں چھو کی لہر تیرا بیج          جانتہ تیرا بیج ہے تو غیر سوا بیج          فرسودہ نہ کر خامہ کہ بیاہ کر کیا بیج          چاہی جو سنی ساسو آواز دریا بیج          کوئین تہا کہ نہ ہو پیش تھرا بیج          دیکھا جو نہیں جانے کہ تو تھا سو بیج          مجھوں کو خبر نہ نہیں واز ورا بیج          دیکھا جو چھو کے تو ای بیج</p>
--	--

دولہ کے گھر پہنچا تو یہ دیکھا کہ سب سے پہلے  
عالم نے افسانہ 'مادار و' لکھا ہے

<p>             جان شوق کی لہری چڑھ تو کر یار کو بیچ              دل سجتا نہیں تیرے سب عیار کو بیچ              ہانکے پیچھے ٹہریا سب تری میہنہ کو بیچ              باغبان پھو تو اس گس بیار کو بیچ              باغبان بی نظیرین میں گلزار کو بیچ         </p>	<p>             دل سجتا نہیں تیرے سب عیار کو بیچ              ہانکے پیچھے ٹہریا سب تری میہنہ کو بیچ              باغبان پھو تو اس گس بیار کو بیچ              باغبان بی نظیرین میں گلزار کو بیچ         </p>
--	--

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

سورۃ النور

ہے انجان کی نظر ملتا ہے

کھسب کی لیکن بار بار پیش کی گئی  
کچھ بھی انجام نہ دیا گیا  
وہ گفتگو پر اس کے کونجی طرح  
سیل کی طرف سے بھی کی گئی  
سیکریٹری نے اس کی طرف سے بھی  
توڑ کر کہتے ہیں تمام کی طرح

شعین چہرے کے گز جانکی ص  
یا بسم یا نگاہ و عدا کا ہے پیام  
لبلا کوون لایان فی کاشیں  
تجرباں نکھنے سے مریم سے مصراں  
نکار کر پئے جو ناخن تیرا تر ہے نہ ہر  
گھر کیا ایسا تابان دیکھو دیسی

پاکستان کے قیام کے لیے مساعیروں کی سہولتیں

پیشانی پر سے سوا ہاتھ

نامہ کرتی ہر میری ان فنکار کی طرح  
 و ہر میری شش غلی چو پیر کی طرح  
 تیغ اگر خیر و بد لانا پائی ہو کسار کی طرح  
 کو دنیا ہر نو سیدھی ہی گشتار کی طرح  
 طلب ہم کی نظر سے گنہگار کی طرح

اہل کس و شہرین ہستی کا قیام کی طرح  
 طفل کنبہ کا بھی بچھا کہو بدہم  
 نہ تہی قصیدہ کاہد تلک ہم سو کہ  
 تجھ فروتن کی درجوں نقش گسار ہے  
 و بیکساہو نینج ہی ہم میں ایک گستاخ



دینار کی گلی ہے خار کے مانند  
 صد اول سے پہلی دیکھو پیکر  
 زنی نگاہ سے گویا خار کے مانند  
 خبر نہیں ہے بے زنی خار کے مانند  
 رہا ہے لوت در لوت زنی خار کے مانند  
 ہوتی تو کہم لگ ہے ہن دامن کے مانند  
 جھلک نہ کہو جو خار کے مانند  
 جو ہے از شکب جن جو خار کے مانند  
 دیا اس خار کے مانند  
 خار کے مانند

اگر تو ہم جم ہو بیٹھے تو ہر پہلو کا غرور  
کوئی میٹھا میٹھے گدڑا محسوس ہوتا ہو  
مست کھاساتہ ابا و ظن شیخ تانا کو  
غیر کی نام آوری کرتا جو حاتم کا مجھ کو  
چھین کب لیتے ہیں کچھ دیکھ کر کیا لہجہ  
لے ہو یہ مگر ٹی کو لٹکا کر حساب تار پور  
ہم بھی جاؤ بیٹھنے آخر پائیں گے دیر زور  
نالہ میرا گوش میں اُس کے ہر مطرب کا شور

لے آئے در پہ گرجو شمع خان فریاد  
 لے نہ داد خدا یادہ بار ہا میرے  
 کیا ہو قد کو مر و شاخ ارغوان کا شک  
 نہا رحمت کوئی باغیں نہیں سنستا  
 میں پکھتا ہوں جسے دے آب ہی نال

عاقبت کلمات سخن سے دل و جان میں کی وہ زلف  
 ہر پہلو خانک میں ہے اپنے دل سے جانتے  
 خوش و خرم کلمہ کا کوئی اور نہیں  
 کلمہ ہے کلمہ کا کوئی اور نہیں  
 خدا کا کلمہ

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

五

[illegible]

فصل اول در بیان احوال و حال  
و در بیان احوال و حال  
و در بیان احوال و حال





کجا جائے کس کو بھی ہرست نہ ہو اور  
 لانا تو بلندی سے شاہ کو پہنچا  
 بس دور سے فاصلہ کو پہنچا  
 اب جو ان کو کراہی ہو اور  
 کو اس کے درود سے تیار ہو اور  
 انہی کو پہنچا دینا کہین ہی نہ ہوا  
 دامن نفیق آج خون آلودہ بین دیگھا  
 کجا جائے کس کو بھی ہرست نہ ہو اور  
 لانا تو بلندی سے شاہ کو پہنچا  
 بس دور سے فاصلہ کو پہنچا  
 اب جو ان کو کراہی ہو اور  
 کو اس کے درود سے تیار ہو اور  
 انہی کو پہنچا دینا کہین ہی نہ ہوا

توجہ چاہیو یار بختیہ ہو پاک تر عشق میں آگے نہ گزرو خوش بختیہ ابرسانِ ناز ہوں کہ چین میں ویرہ گریبانِ شیر ہوئے اسکا افتدا روزِ و شب ن جان جگر سے مجھے آرزو نالہ و فدا میں گذرے مجھ کو دلِ بلیب جھپٹے بکوتے بکھائیں مجھے دوا سینہ اسکا صاف ہو الفت مجھ کو دینا	ملنے میں ہر ایک بکھتہ ہو جالاک تر غم آگے نہ گزرو بکھون آگے غمناک تر تو بھی دروہوں کر کی گلی کی خاک تر تیرے مرگنا کو دیکھ لوں کہ غمناک تر میری نہ گھوٹا رہن بکھیں ہی تر دامن گل سے تیرا گریبانِ حال تر اسکو دلِ نیو میں بکھتے بکھتے بکھتے ہر کوئی اسکا تیرے دل سے ہو پاک تر
---	---

حق میں تیرے سب سے سو داک کی تمنا ہے سہو  
 ہاں مگر جھپٹ اسکی جھپٹے ہوئے وہ سفاک تر

چھیلے جو کما نزار مرا تیرے ہوا پر رقعہ سے سرخ نسیم آدمی تو جان کھانا گردوں پہ نظر چشمِ فاسد رنج و نگار تو کو چین بزمِ دل کی گھری تا دمِ آخر میں بھی لعلِ زبان نہ	سمرغ نیچے پھر عجب کیا تیرے ہوا پر دیوانہ تہ خاک سے نہ بچیرے ہوا پر ہوشِ حجاب اسکی بھی تو تیرے ہوا پر موقوف کچھ ہر وقت تیرے ہوا پر ہر غمناک کی تقدیر ہو ہوا پر
--	---

ہوا نے کما نزار مرا تیرے ہوا پر  
 رقعہ سے سرخ نسیم آدمی تو جان  
 کھانا گردوں پہ نظر چشمِ فاسد  
 رنج و نگار تو کو چین بزمِ دل کی گھری  
 تا دمِ آخر میں بھی لعلِ زبان نہ  
 سمرغ نیچے پھر عجب کیا تیرے ہوا پر  
 دیوانہ تہ خاک سے نہ بچیرے ہوا پر  
 ہوشِ حجاب اسکی بھی تو تیرے ہوا پر  
 موقوف کچھ ہر وقت تیرے ہوا پر  
 ہر غمناک کی تقدیر ہو ہوا پر

کجا جائے کس کو بھی ہرست نہ ہو اور  
 لانا تو بلندی سے شاہ کو پہنچا  
 بس دور سے فاصلہ کو پہنچا  
 اب جو ان کو کراہی ہو اور  
 کو اس کے درود سے تیار ہو اور  
 انہی کو پہنچا دینا کہین ہی نہ ہوا  
 دامن نفیق آج خون آلودہ بین دیگھا  
 کجا جائے کس کو بھی ہرست نہ ہو اور  
 لانا تو بلندی سے شاہ کو پہنچا  
 بس دور سے فاصلہ کو پہنچا  
 اب جو ان کو کراہی ہو اور  
 کو اس کے درود سے تیار ہو اور  
 انہی کو پہنچا دینا کہین ہی نہ ہوا

ہوا نے کما نزار مرا تیرے ہوا پر  
 رقعہ سے سرخ نسیم آدمی تو جان  
 کھانا گردوں پہ نظر چشمِ فاسد  
 رنج و نگار تو کو چین بزمِ دل کی گھری  
 تا دمِ آخر میں بھی لعلِ زبان نہ  
 سمرغ نیچے پھر عجب کیا تیرے ہوا پر  
 دیوانہ تہ خاک سے نہ بچیرے ہوا پر  
 ہوشِ حجاب اسکی بھی تو تیرے ہوا پر  
 موقوف کچھ ہر وقت تیرے ہوا پر  
 ہر غمناک کی تقدیر ہو ہوا پر

یادون دماغ اس کے قدم خاک پر  
 کو باج سے اس کی رفتار خاک پر  
 سینہ پر گزرتی ہے یہ کھلیاں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں

سات مین کھا جو واسکی دکانے	مانتے پیسے کے کرے تیر ہوا پر
تہمت مین تو تھے کی لگا چھ کو تپاؤ	ڈالا ہے زمانہ سنہ یہ اندھیرا پر
لہار سخن کچھے کیا خاک زمین پر	دھڑ دھڑے ملا صاحب اک مین پر
معدے تریوں ہی ہر مری خانہ مین	جس طرح کلاوٹ کا پیریاں مین پر
تہہ کو سو غبار پتوں کو مین اٹھنے نزدیک	رہتا ہوں مین باویرہ نراک مین
ساتی بیٹھ لیکے پونج جلد مین	انگڑا مین لیتا ہو پونج تان مین
الاکا ستون ہونہ مرا گشت تار	تو گر مین اک ان مین فلاک مین
کلا جو مین سے ہوا شہرہ آفاق	میٹھی ہو سخن جو تکی یہ ڈاک مین
یون کی تھی سیف کی سہیت کسکو	صبر کی مری آج جو ہڑاک مین
پھل جا ہوا گردین کے تم نخل سو مری	تو جاو و صفو گارڈ و سواک مین
اس صید کو مضبوط کر دیکھو سادا	یہ کھل نہ پڑو یہ فتراک مین

گر ہو کشش شاہ خراسان کی سودا	
سجدہ نکرون ہند کی نایاک زمین پر	
تیرا ہے زہر خریدار فلک پر	یوسف کی تھی گرمی بازار فلک پر
مار جو یہ نیم جو شب تار فلک پر	پونجی ہر مری آہ شرار فلک پر

یادون دماغ اس کے قدم خاک پر  
 کو باج سے اس کی رفتار خاک پر  
 سینہ پر گزرتی ہے یہ کھلیاں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں

۲۹۱

حکایت ہوا

یادون دماغ اس کے قدم خاک پر  
 کو باج سے اس کی رفتار خاک پر  
 سینہ پر گزرتی ہے یہ کھلیاں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں

یادون دماغ اس کے قدم خاک پر  
 کو باج سے اس کی رفتار خاک پر  
 سینہ پر گزرتی ہے یہ کھلیاں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں  
 جہنم کی آگ میں جہنم کی آگ میں







[illegible]

شباب شرق کی جب تک پیمائش ہو

تتمتع نفسیه بر امرت کافریان ماغ

سو جتن کچھ تو شک شک نہ کرے باہر  
صبر فرمائے ہے مقدور تیرے باہر  
نے سے بھی نالہ نکلا اور تیرے باہر  
عیب کو اپنے پونچھا بھی بہر باہر  
ورنہ دان کیا ہو اپنی نظر و باہر  
نکلوان اس خانہ بیکہ کہہ کر باہر  
دور دانا ہے بہت حقن جگر و باہر  
نست دل گریگے دیدہ ترے باہر  
رنگت نکلے شہر شعلہ شر سے باہر  
خصل آویز کبھو تھکے ڈر سے باہر  
نکلے ہر گر بیان سحر سے باہر  
سر نکالانہ روخوڑے سپہ باہر  
پر قدم میں نہ کھا دکلی نگر سے باہر

یہ نہو کہ تائب ہے گھر سے باہر  
طاقت اس کے آن محل کی نہیں اور نہ  
غیر سے آہ تجو کی بھی گھر سے نہیں  
منفصل ہو عمل نہ شے ایدل نہیں  
رازہ در حرم فشا کر ہم ہرگز  
وہ کا آؤ تو تکی سو فلک کے  
صفت کا لہ بھی ابل ہو نہیں  
اشکات پھوٹاں کہ خبیث کو کدڑا  
انراں باؤن شے تھو مین کیا شے  
اس کا کہ یہی ہے نہیں نہ شک  
اور دگر گھر سے زراہ پلر سطح کو  
ترخ پر پڑھتے سو ترخ تری جدم  
یہ کہ ملک سلیمان کے بلایا محلو

۴۹۷  
 کلمات سودا

جی وہ کہتا کہ کچھ غلطی ہو گئی ہے  
 ہونے پر دانا بے جا سمجھتا ہوں  
 کہ جسے جو بوجھ ہے اس کا غلط  
 نام اس کے لئے ہے اس کا جو  
 گناہ اس کے لئے ہے اس کا جو  
 سزا اس کے لئے ہے اس کا جو  
 سزا اس کے لئے ہے اس کا جو  
 سزا اس کے لئے ہے اس کا جو  
 سزا اس کے لئے ہے اس کا جو





آئی بار بیکو طفلان بکلیں  
 ترے ہیں پارساں کے سب بکلیں  
 صدف سے بکلیوں کے بکلیوں  
 سونے کی بکلیوں کے بکلیوں  
 چاندی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 لکڑی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 پتھر کی بکلیوں کے بکلیوں  
 گِل کی بکلیوں کے بکلیوں  
 مٹی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 لہو کی بکلیوں کے بکلیوں  
 دھواں کی بکلیوں کے بکلیوں  
 آگ کی بکلیوں کے بکلیوں  
 سورج کی بکلیوں کے بکلیوں  
 چاند کی بکلیوں کے بکلیوں  
 ستاروں کی بکلیوں کے بکلیوں  
 زمین کی بکلیوں کے بکلیوں  
 آسمان کی بکلیوں کے بکلیوں  
 کائنات کی بکلیوں کے بکلیوں

تریا دھندلپ کو پونچا نہیں گل آتے ہیں کیر فافا رقص گان دلا مالان جو باغبان کے بلبل گل کی بچ	آپا نہ پھر پاس را داد رسن ہنوز جاو می تو جا کا آتی ہو بانگ جریں ہنوز دیکھی نہیں یہاں کے جھاڑ قفس ہنوز
--	---

سورج ٹھونک بولا ہے سودا ریب کو آتا نہیں یہ بازار تو اسے بولا لہو رسن ہنوز
--

شبنم کرے ہو دامن گل شستہ ہنوز ہرہر صبا کے خاک بھی سیر و دربر پتھون رنگہ لوی کی تنانگل چکی یان تک ابھی سا گرم کہ ہو جا تو سوم	بلبل کے خون کا نگیزا گشت پور ہنوز جاتی نہیں یہ چھتری جیستہ ہنوز ترپے ہے خونیں لکے مروارڈ ہنوز خاکستر اسی قسم ہماری چھ ہنوز
---	---

سودا کا حال تو نے نہ دیکھا کر کیا ہوا آئینہ لے کے آپ کو دیکھے ہے تو ہنوز
---

انکار قتل کی تو کروی سخن ہنوز کیلونج دیکھ شوخی گلچیں کی اس قدر اتنا جلایا آتش گل کی دل نہار اسی سم کچھ نہیں عم پرانہ بکھو حیف	میلان نہیں ہوا ہے ہمار کفن ہنوز آنا لہو بیا کہ ہو پخون ہنوز دیتی ہو بوی دودنسم جہن ہنوز لک دیکھ تو پر آب ہے چشم لکھن ہنوز
--	--

آئی بار بیکو طفلان بکلیں  
 ترے ہیں پارساں کے سب بکلیں  
 صدف سے بکلیوں کے بکلیوں  
 سونے کی بکلیوں کے بکلیوں  
 چاندی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 لکڑی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 پتھر کی بکلیوں کے بکلیوں  
 گِل کی بکلیوں کے بکلیوں  
 مٹی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 لہو کی بکلیوں کے بکلیوں  
 دھواں کی بکلیوں کے بکلیوں  
 آگ کی بکلیوں کے بکلیوں  
 سورج کی بکلیوں کے بکلیوں  
 چاند کی بکلیوں کے بکلیوں  
 ستاروں کی بکلیوں کے بکلیوں  
 زمین کی بکلیوں کے بکلیوں  
 آسمان کی بکلیوں کے بکلیوں  
 کائنات کی بکلیوں کے بکلیوں

آئی بار بیکو طفلان بکلیں  
 ترے ہیں پارساں کے سب بکلیں  
 صدف سے بکلیوں کے بکلیوں  
 سونے کی بکلیوں کے بکلیوں  
 چاندی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 لکڑی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 پتھر کی بکلیوں کے بکلیوں  
 گِل کی بکلیوں کے بکلیوں  
 مٹی کی بکلیوں کے بکلیوں  
 لہو کی بکلیوں کے بکلیوں  
 دھواں کی بکلیوں کے بکلیوں  
 آگ کی بکلیوں کے بکلیوں  
 سورج کی بکلیوں کے بکلیوں  
 چاند کی بکلیوں کے بکلیوں  
 ستاروں کی بکلیوں کے بکلیوں  
 زمین کی بکلیوں کے بکلیوں  
 آسمان کی بکلیوں کے بکلیوں  
 کائنات کی بکلیوں کے بکلیوں

کجی کہ گیت کھا آنکھوں کے چرچر  
 آہ یہ کسکی شکایت مر ڈھلین کہ شر  
 ہے پامال بول کا درد صبر قرار  
 رہے شمع مرم کو مین ہم پو سچا یا  
 زخم شمشیر تگرے کیا اپنا کام  
 شیخ آنا تو جانا تم اپنا تقوسے  
 تیری دیر سے عجبال بواب سود کا  
 حق تو الی اسو جلیما ہی کھٹے مین

مشق پرواز نہیں تا سوار ہونہ  
 مندر سہی شخصیت مگر گانہ سہار ہونہ  
 جسکو دیتی ہو مین غصت اٹھا ہونہ  
 سبق ناز نہ لیتی تھی وہ فدا ہونہ  
 ساتھ چوچی کے دوا الفت ناز ہونہ  
 یار و تم ڈھونڈتے ہو ہم نگار ہونہ  
 عیوض سے ہے گرد جہیہ دوستار ہونہ  
 مین تو دیکھا نہیں ایسا کوئی بیار ہونہ  
 اس فاضل کے نہیں ہے تو خیر ہونہ

قیس فریاد کے ماتم سے توجک مین اتک  
 دشت مین خاک بسر تے مین گماں ہونہ

بیوہ اس قدر نہیں آنا ہر کام ناز  
 وہ دن گیا کہ جس سے پہچان نہیں خود  
 از بکا اب ڈھکے تیری سبیکہ  
 آئینہ تیرے سامنے ہو کر بدن نا  
 بلکہ پر خط آچکانہ کرو صبح و شام ناز  
 بر خلقی اب ہی ہے فقط ہے بنام ناز  
 بھاگ رہی تھی تو دیکھتے ہی لاکہ کام ناز  
 سمجھے تو یہ کہ مجھ پر اب خرام ناز

کجی کہ گیت کھا آنکھوں کے چرچر  
 آہ یہ کسکی شکایت مر ڈھلین کہ شر  
 ہے پامال بول کا درد صبر قرار  
 رہے شمع مرم کو مین ہم پو سچا یا  
 زخم شمشیر تگرے کیا اپنا کام  
 شیخ آنا تو جانا تم اپنا تقوسے  
 تیری دیر سے عجبال بواب سود کا  
 حق تو الی اسو جلیما ہی کھٹے مین  
 قیس فریاد کے ماتم سے توجک مین اتک  
 دشت مین خاک بسر تے مین گماں ہونہ  
 بیوہ اس قدر نہیں آنا ہر کام ناز  
 وہ دن گیا کہ جس سے پہچان نہیں خود  
 از بکا اب ڈھکے تیری سبیکہ  
 آئینہ تیرے سامنے ہو کر بدن نا  
 بلکہ پر خط آچکانہ کرو صبح و شام ناز  
 بر خلقی اب ہی ہے فقط ہے بنام ناز  
 بھاگ رہی تھی تو دیکھتے ہی لاکہ کام ناز  
 سمجھے تو یہ کہ مجھ پر اب خرام ناز

رولیت سین محل  
 سب سے پہلے  
 ملاح



فناں نامہ

1970

199

دل میں نہیں ہے اپنے خیردار کا بلاس  
 ساقی کی پیار سی دل میں یہ ہوس  
 تو نہ ہونے کے جام کو کہیں کوں کہیں  
 کچھ اس طرح کہ نہ کھائیں نہ پیاب  
 دیفت نہیں ہے  
 آب کی گردن

سو وہ اپنے جسوں کے سین دیکھے ہم آگ  
رہتے نہیں ہن کوئی خریدار کی ہوس

<p>             اپنے بھائی کو کہہ سکون چار کی ہیں              گھر اس کا ادھی کو ملازی آسمان              نے چہین روز وصل نہ شب ہجرتی فر              یون چاہتا ہوں انہیں دلبر ہار              امی شوق تیری گرمی بازارد بھکر              دیرو حرم کی یون چکا ہونہ سنگشت           </p>	<p>             اب سچ کا شوق نہ زنا رکی ہوں              جسے جہانیں آن کے سمار کی ہوں              کیا جاؤ کیا ہے اپنے دل ناری ہوں              جس طرح باغیان کو ہو گلزار کی ہوں              سبجہ برور کین ہین خریدار کی ہوں              جسکو جو شیر سایہ دیوار کی ہوں           </p>
--	---

رویت نہیں ہے













ہرگز نہ کہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے  
 نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو  
 دیکھا ہے نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو  
 دیکھا ہے نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو  
 دیکھا ہے نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو

رہے وہ حتیٰ قرآن کے جو تو واعظ مجھے یہ فکڑ ہو تو اپنی ہرزہ گوئی کا خدا کی واسطے چہرہ اتر تو منبر سے سنا کسی سے تو نام بہشت پر تجھ کو ثبوت حق کی کر بھی سچوں پہ تو لیکن اڈروں ہونین کرین نہ تیری آجھی کا ہزار شیشہ محو اس میں تیں چھپاتا ہو سخن ہو وہ کہ موثر دلوں کا ہونا دان	پھٹے دہن کے تئیں اپنے کر قزو اعظ جواب یو بگا کیا حق کے روبرو واعظ حدیث و آیہ کو مست پڑھ تو بویہ وضو واعظ گل بہشت کی پہنچی نہیں ہو بود واعظ تری تو نفی کرم پر ہو گفتگو واعظ تبرکات میں داخل ہر ایک واعظ تری جو گپڑی ہو یہ صورت سب و واعظ یہ لوح گوئی ہو جس سے ہو جگوخو واعظ
--	---

کہا تو مان لے سو واکا تو بہر اس سے لب دہن کے تئیں کر کے شست شو واعظ
--

## ردیف عین حملہ

اس کے قطر سے نیسان کا اثر کھتی ہو شمع کون ہو میرا بجز پند اندر مرغ نامہ بر تو مرے غم سے نہ رویا اور میری خاک	سر سے لیکر تا قدم سلک گھر کھتی ہو شمع شرح سے مکتوب کے میرے خبر کھتی ہو شمع شام سے تا صبح اپنی چشم تر کھتی ہو شمع
--	--

سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اس کو  
 دیکھا ہے نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو  
 دیکھا ہے نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو  
 دیکھا ہے نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو  
 دیکھا ہے نہ کہ میں نے اس کو سنا ہے نہ کہ میں نے اس کو

عزل

لطیف اس پہ پہلے آج کی کان رکھتی ہو شمع  
 توبی نظر و تین جہان کی آواز دہان کی ہو شمع  
 پس آٹھ آگے سے اپنے بھی نہ کر اس کا صف  
 جمع ہو روانہ میں اے حرف شان کی ہو شمع  
 آجی یہ ہو کہ رو بہ قبول العافست  
 کلامی اس کے اپنے دہنوں کے آواز دہان کی ہو شمع  
 لکھنا یہ ہو کہ رو بہ قبول العافست  
 کلامی اس کے اپنے دہنوں کے آواز دہان کی ہو شمع  
 لکھنا یہ ہو کہ رو بہ قبول العافست

# ادب فین ہجر

فرمانی تری نہ راہ کی بیکار باغ  
 دیر تاروی چون پستہ بین آب چنگ باغ  
 ہوسوز دل م سے سو دھن تر باغ کی لکھا سا  
 بسنے سے سو دھن تر باغ کی لکھا سا  
 تپوٹ کر باغ سے سو دھن تر باغ کی لکھا سا  
 فرما کر اس سے دو چار داغ  
 باغ کے دل میں پکار اس سے دو چار داغ  
 دلسوز عاشقان کوئی سودا سا بین  
 پروانہ جل م سے تودہ ہوش واد داغ

لوہو انگشت کو جھک پڑاں کھتی ہوش شام سے صبح تک شک وان کھتی ہوش ایک عالم کے تئیں گریہ کرناں کھتی ہوش ہم بھی کدیں کوئی بچھو کرناں کھتی ہوش	اکھتی ہوش عمر تاسف ہی بن اس م کچ ترے بیمار کے بالین پر تنہا آپ ہی شمع شہلے محرم کی طرح اپنے ساتھ شہر و تاب تہ زبیں ہوزبان داسک
--	---

سوز تاسوز تفاوت ہو یقین کر سودا	داغ جو دلیر ہوا اپنے سوکھان کھتی ہوش
---------------------------------	--------------------------------------

سینہ بھی یاں بے صف جنگ ہو وسیع میخانہ شکل کعبین تنگ ہو وسیع آئینہ خانہ در نہ ہر رنگ ہو وسیع مانند امن چن و گنگ ہو وسیع روزی برے کو رو کر لنگ ہو وسیع شہار عشق کا بھی عجب چنگ ہو وسیع گلشن میں تھنہ گل و رنگ ہو وسیع دو گز زمین ندان نہ سنگ ہو وسیع سودا کی واسطے قہر بنگ ہو وسیع	مراگان کی گرفتار کاندل شک ہو وسیع زاہد جگہ روان ہو تو حاضر ہو گھر مرا نقص صفائی اپنا نہ پوچھا تو دان ملک دامن سیل اشک مرا ہر بین ترے بے ہمتی سبب تک رو کا ہو ورنہ یار چڑیا سے بے بچار ہو نہ میرے تک کھو تگم کو کیواسطے ترے نیمہ کے سوناز خواہش جنین ہو ملک کی انگوٹھیں زینم بادہ پر گو کہ عرصہ کیا محتسبے تنگ
--	---

سوزش میں کہوں اس سے دل کھانہ کوئی داغ  
 پروانہ کی اور شمع کی نسبت ہو داغ  
 ایسا داغ ہو عاشق کو کب تک ہو داغ  
 عاشق ہی کیسے کو کو اس زبانی داغ  
 کلکات سودا  
 ۳۶  
 عاشق کی ہمتی سے کھانہ کوئی داغ  
 ایسا داغ ہو عاشق کو کب تک ہو داغ  
 عاشق ہی کیسے کو کو اس زبانی داغ

سودا کی واسطے قہر بنگ ہو وسیع  
 خواہش جنین ہو ملک کی انگوٹھیں زینم  
 بادہ پر گو کہ عرصہ کیا محتسبے تنگ  
 گلشن میں تھنہ گل و رنگ ہو وسیع  
 شہار عشق کا بھی عجب چنگ ہو وسیع  
 روزی برے کو رو کر لنگ ہو وسیع  
 مانند امن چن و گنگ ہو وسیع  
 آئینہ خانہ در نہ ہر رنگ ہو وسیع  
 میخانہ شکل کعبین تنگ ہو وسیع  
 سینہ بھی یاں بے صف جنگ ہو وسیع

جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے  
 جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے  
 جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے  
 جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے  
 جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے  
 جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے  
 جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے  
 جی کہ توں ہو گیا تھا توں پہلے

جانے کا کسی طرح نہیں دل پہ یقین ہے  
 ہوتا ہوں نجل مفت میں پرواز کے آگے  
 جو جرم حقیق آہ ہمارا جگری داغ  
 جب شمع کو کرتی ہو تری جلوہ گری

طاؤز کو میں پرواز میں جب تکھون ہوں سودا  
 کرتی ہو تب اپنی مجھے بے وبال پری داغ

سردھری سے بیان کے مٹ گیا ہر سو داغ  
 دایا اس پیشہ پر او بلبل کہ جسکی ہر یہ قدر  
 مملکت ساری میں یار و گریہاں کو تھا  
 بیل خوش نغمہ ہوں لیک سنگت انجیل  
 خوش کھی اس زہم میں دل دیکھ لکھا  
 صیف اس گلشن میں عاشق کو کوئی رہی نہیں  
 کر دیا ان ظالموں کی ملکات لکے چراغ  
 خوار میں کو چہ بکو چہ تو ہو سودا باغ  
 گوشہ خاطر میں اپنے ہو مجھ کو جو کچھ فریغ  
 نالہ مرغ چمن سے کم نہیں فریاد داغ  
 دم یدم مینا ہی روتا ہو جہنمستا ہوا داغ  
 گل سدا بلبل سے ناخوش محسوس ہو گیا داغ

دل اگر کھویا ہو سودا چھوڑ مت دنبال شک  
 شاید اس دیوانے کا روت کوئے تو پاؤں سے سراغ

کس طرح میں چھپاؤں تجھ کوں ہمدرد داغ  
 حرف کھویا کیونچہ یا ابرو کی سمت  
 قہقہہ مارے ہر شیشہ ہی زہمیر عشق  
 دل ہو یہ گھر کی بستی پر جو روشن ہو چراغ  
 اتنی راہیں دل کے گم ہوئی تو کیدہ سراغ  
 تجھ میں و ساقی مرا تھو دیکھ نہتا ہوا داغ

اب ہو تو نہ ہم گزشتہ کھانا میں یوسف  
 آفاق ہو مجھ چاہہ از خدا ان میں یوسف  
 ہوتا اگر اس تہمید تو دیکھ سکتا  
 پڑھتا فقیار کی کوڑی شاخ میں یوسف  
 آنکھوں میں نظر باز کی رہی کوڑی شاخ  
 بستا تھا زینت کے دل و جان میں یوسف  
 بیل سے لکھا دیکھ بے غم میں یوسف  
 خاموش کہ ہوا سیم گل چمن میں  
 کیا غماز مستی کا نہ سدا بلبل یوسف  
 سودا بلبل میں اب سدا بلبل یوسف  
 دیگھون ہوں یوں دل کے صبا دل یوسف  
 توں عیب وقت نہا کی ہوا دل یوسف  
 سدا مشقت کی ہوا کی یاد دل یوسف  
 آواز نہ تازہ جوڑے کا یاد دل یوسف  
 دھس کے نقش میں دیکھ کے صبا دل یوسف  
 نہایت

۳۰۷  
 سودا  
 بلبل





ان کو اس ملک کی حالت سے  
 کہیں نظر میں نہ آئے  
 جس سے تو دیکھ کر  
 اس کا حال غافل  
 رہا ہو





[illegible]

روینہ لاس

جس کو دل سے نکال دیا  
 جس کو دل سے نکال دیا  
 جس کو دل سے نکال دیا  
 جس کو دل سے نکال دیا

لڑت ہو دل کو آکھ لڑائے سے یارے	دیکھا کہیں ہے اسکے سوا جگہ درجک
ملتا ترا ہر ایک سے پھیکا کر دہ دل	جہا ہے ہو دوتی میں توڑے تنگ ونگ
موزوں پر اس چمن میں بہنگام میخوری	بہر کباب مرغ پتا ہنگل درنگ
خط سدا در دیکھ چہرے پر کھتا نہیں لطف	ایسا کچھ اسکو جان جو رنگ درنگ
کب سیر ہوں نہ نان قناعت سے جو کوئی	کھاتے ہیں ان چہر پر ہر جگہ درنگ
جز خط سبز عارض دلدار ہمنشین	دیکھا ہو آپ نے یہ بھی رنگ درنگ

سو داسے کیونکہ چار کو ہو دے موہقت  
 پیر و جوان بہین بادہ گل رنگ اور رنگ

کرتی ہو دے دلین ہی جلوہ گری رنگ	اس شیشہ میں ہر آن کھاتی ہو پری رنگ
کس رنگ میں دیکھا نہ ترے رنگ جلوہ	سب رنگ میں ہو تو یہ ترا سب بری رنگ
اوشیشہ گران ل کوئی ٹوٹا ہونا دے	پیدا کرے پھر اور ہی کچھ شیشہ گری رنگ
ہر مرغ کو پہچان کے نامے کو تو لینا	نامے کے کبوتر کا ہو میرے جگری رنگ
ہو خاک بس آج خدا جانے چمن کا	دیکھ اے ہو کیا جا کے نسیم سحر رنگ
کس گل میں بہ جلوہ ہو جواب کہ تفرین	دکھلاتی ہو میری جیسے بے بان بری رنگ
کر جامہ عریانی کو خاکسری سودا	ہو سونم سفریان سے تو یہ سہری رنگ

۳۱۲  
 اس سے ہم لین یہ کیا ہو ایسا مال  
 واہ و ابے خاک و واسے  
 دے ہو تو دھارین دیکھا کر گال  
 میوہ غل امید سے  
 بختا جاسے تو کھائے توڑ دال  
 سخن عشق نہ گویا اس فقرہ سیاب میں دال  
 ست پر تشکدہ اس فقرہ سیاب میں دال  
 گھر کا گھڑن چہان کہ نہیں سیاب میں دال

دست میں ہوسے توڑ کر کاٹنے کا  
 ہاتھ باندھ کر اس کی آواز سے  
 سانس لے کر اس کی آواز سے  
 سانس لے کر اس کی آواز سے



ہر آدمی کے دل میں ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے روشن کرتا ہے۔  
 اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے مٹا دے تو وہ تاریک ہو جاتا ہے۔  
 اور اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے بڑھاتا ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے۔  
 اور اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے بڑھاتا ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے۔

کوئے مرغی سے رکھ دل تو کنارا سودا  
 شیشہ ٹوٹا ہو نہ جا کر رہ احباب میں دل

خرقہ ترکو تباہ لیونین نغاشاکے مول جرم می جو ہر شیشے میں قے ناک کے مول اہلی بھیجے ہر شیشہ ہوا دراک کے مول بکنے آوے تو خرید میں وہ ترکا کے مول برق سے لے ہو ترک و غمہ صد جاک کے مول شیشہ ٹوٹا ہو تو لے ہر صد جاک کے مول انگلیوں کا تپا کیا ہو بے جاک کے مول بیچے اپنا تو وہ شاید بے جاک کے مول بنگلے غن سے ترے بکیتی ہو جاک کے مول کوئی کائے تو بکے کیسہ دراک کے مول	پوت پیتے ہیں در دیدہ ننگ کے مول دل پر خون کو نہ وہ بچہ لیدو بے نگاہ زارہا نطرح گہر بارید غلط کے غما مرغ دل کے جو شکاری ہیں اگر صید خر ترپا اپنے دل بتیاب کی خطا و شوم شوق کس کو تو بنگلے کے لڑائیکہ خلق عکس و اپنے سے کتا ہو لک بھنے میں بکھ کوزہ پشت اتنے ہو شیشہ ہمار کہ عصا محسبہ جم کر اب غلشی زندان پر بے زری خلق کو ہو یہ کسی کا کیسا
---	--

جنس دل اپنی کے بکنے کو کہوں کیا سودا  
 مفت بریکے دہستی سے اسے خاک کے مول

مرا لکنا نہیں و باغبان تیر چمن میں دل  
 لکے کیونکر کسید کا بار بن سرو و سمن میں دل

ہر آدمی کے دل میں ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے روشن کرتا ہے۔  
 اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے مٹا دے تو وہ تاریک ہو جاتا ہے۔  
 اور اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے بڑھاتا ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے۔  
 اور اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے بڑھاتا ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے۔

ہر آدمی کے دل میں ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے روشن کرتا ہے۔  
 اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے مٹا دے تو وہ تاریک ہو جاتا ہے۔  
 اور اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے بڑھاتا ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے۔  
 اور اگر وہ اس نور کو اپنے اعمال سے بڑھاتا ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے۔







فانی ازون سے ہوا فی ہاں ہوا  
 راہ میں ہی پہلوں میں ہوا  
 فانی ازون سے ہوا فی ہاں ہوا  
 راہ میں ہی پہلوں میں ہوا

کام سے شمع حرم سے نور چراغ دیر سے	جس جگہ تیری تجلی ہیں ہاں پرواہ ہم
دوستی کا غیر کیے کیا ذکر اس دلین کو دوست	آشنائی میں ترے ہیں پی بیگانہ ہم

جب تصور پہچ آن زلفون کے چپکے ہو چپک  
 کرتے ہیں آنکھو خیال اپنے میں سودا شاتہ ہم

عاشق تو نامراد ہیں پراسد رہم	دل کو گنوا کے بیٹھ رہے صبر کر کہ ہم
کھتا تھا کل کسو سے کر دنگا کسی کو قتل	اتنا تو کشتی نہیں کوئی مگر کہ ہم
دیکھیں تو کسی چشم سے گرے ہیں خشت دل	تو اس طرح سے روکے ای ابر تر کہ ہم
بیٹھانہ کوئی چھانوں پاپا کیسے بھل	بے برگ برنین کوئی ایسا شجر کہ ہم
قاصد کے ساتھ چلتے ہیں یوں کما پیرنگ	دکھیں پہلے پہونچو ہو وان مہر کہ ہم
اتنا کہاں ہو سوز طلب تنگ کا	رکھتی نہیں ہر شمع بھی ایسا جگر کہ ہم
یا شاہک نہیں ضعیف کہ کئی ہیں سیر مضمر	باریک ناتوان ہوا آب کی مگر کہ ہم

سو وادہ کہتے تھے کہ کیو تو دل ندے  
 رسوا ہوا پھرے ہو تو اب در بدر ہم

خانوہر در چین میں آخری صیاد ہم	اتنی خفست ہے کہ ہو میں گل سے گل آزاد ہم
خندہ گل بے شک فریاد طبل بے اثر	اس چین سے کہ تو جا کر کیا کرینگے یاد ہم

اوی جون مصرع ترا سو والی اب ازاد  
 تیرے تیری نہیں ہونے کے اب ازاد  
 اوی کل صبا کی طرح صبر سا ہے چین میں  
 تیرے تیری نہیں ہونے کے اب ازاد  
 اوی کل صبا کی طرح صبر سا ہے چین میں  
 تیرے تیری نہیں ہونے کے اب ازاد

۳۱۸  
 (۱۸)

فانی ازون سے ہوا فی ہاں ہوا  
 راہ میں ہی پہلوں میں ہوا  
 فانی ازون سے ہوا فی ہاں ہوا  
 راہ میں ہی پہلوں میں ہوا







خاکل نہ تو اہل تواضع کے ہیں  
 خفا کے لیے نہ تو اہل تواضع کے ہیں  
 خفا کے لیے نہ تو اہل تواضع کے ہیں  
 خفا کے لیے نہ تو اہل تواضع کے ہیں

دل جان بدہ صبح و شام تیری آہ لگتے ہیں ہمارے درد کی تدبیر ایسی نہیں سکتی چکے انصاف جس و عشق کا جب گھڑی ہوا تری شمع کا دشمن نہیں ہر دیر میں اپنے	رہے ہیں منتظر پیارے کئی ہمارا پس ہیں تاسف ہی مرا کرتے ہیں غمخوارا پس ہیں اکیلے بیٹھ کر ہم تم کرین گفتار پس ہیں رہے ہر شیخ ہنگوا لفت زنا را پس ہیں
---	--

دو ہیں مارے ہر سنگ تفرقہ لسودا کو نیہ ظالم  
 اگر بیٹھے ہوئے دیکھے فلک دو چار ا پس ہیں

قیس کی آوارگی ہو دین سجھو تو کہوں چشم کم سے خلق کو آپس میں مٹ بھاگرد میکدہ اور کعبین کیا ہر تفاوت شیعہ جی نا صحو کیفیت ان آنکھوں کی کیا پوچھو تو کہوں جانتے ہو عیش تم دنیا میں جسکو نہیں کرتے ہو ہر دم جو وصف چشمہ احیات	دور نہ لیلی ہر ہر اک محل میں سجھو تو کہوں زور ہو چھرا ہو شست گل میں سجھو تو کہوں شیشہ ہو چھرا کی ہر اک سل میں سجھو تو کہوں مجھ سا عاشق ہو گیا اک سل میں سجھو تو کہوں عیش ہو دنیا کی جو محفل میں سجھو تو کہوں آپ ہو جو خیر قائل میں سجھو تو کہوں
---	--

تم جو پوچھو ہو بھڑک دل ہی کا سودا سودا  
 جو ترپ کا ہو فراہل میں سجھو تو کہوں

خوب نمونہ لدھی کی روش کہت ہیں ان	خواہاں جان جو پام تو تو عالم بہت ہیں ان
----------------------------------	---

دیکھا جو باغ و بہار بہت ہیں  
 دیکھا جو باغ و بہار بہت ہیں  
 دیکھا جو باغ و بہار بہت ہیں  
 دیکھا جو باغ و بہار بہت ہیں





<p>             پہونچے قاصح کا ہمارے گریبان تک              کہا زہد نے مجھے دفتر زگرہ میں رکھ              چھوڑ دینا کو کہ اس مار بے مکار اب              عشق فولا دھر احسن تر امقا طیس         </p>	<p>             عشق کا چھوڑے جو دین شمع ہن              پاک نہا نہیں کھتی ہر یزن داس              پھر گنگا کب تئیں تھا نہ ہر گون ٹام              چھوڑ گیا اسکی شش کل نہ یہن امن         </p>
--	---

دماغ دل پر ہی مریے دم کی یہ صورت سکودا  
جیسے چھپکے ہو کوئی برور کلخن دامن

بلبل تصویر بہون جو نقش لیا اور چین  
کیا گلا صیاد سے ہکو یونین گندڑی  
نوک سے کانٹوں کے ٹپکے ہو لوہو یا عین  
زخم بد اہل کے چھڑکے صبح حشر کا ملک  
خستہ دل کرتے خزانین و بگل ہر غنیمت

فصل گل جاتی ہو سودا دیکھ لے نگر کن ٹنگ  
 باغ میں نہان کوئی دن ہو یہ پیار حسیں

سجده کو باندھا تھا آشیان ہم سب کا باقی بکشت  
میں کہ غم نہ آئے کہ کوئی خیال گل خوار گلستان  
نگاہ بھر بھر کر تو جو سیکھو ہلا سیکھا کیا بکشت  
مجھے جو مٹ کر کا رہ بجاوے جس سے ہرگز نہ گشت

پہونچے قاصح کا ہمارے زبان تک  
 کہا زاپہ نے مجھے دختر زگر میں رکھ  
 چھوڑ دینا کو کہ اس دور بے مکارا  
 عشق فولا دھرا حسن تر متا طیس

داغ دل پر سے دھڑکی یہ صورت سودا  
 جیسے چھپکے ہو کوئی برور گلخن دامن

بلبل تصویر بہون جو نقش یوا چین  
 کیا گلا صبا سے ہکو رہیں گدڑی عمر  
 نوک سے کانٹوں کے ٹپکے ہو لہو و باغیاں  
 زخم ہر گل کے چھڑکے صبح خشر کا نک  
 خستہ دل کرتے خزانہ میں ہر گل و عندیہ

فصل گل جاتی ہو سودا دیکھ لے نرگس کو ملک  
 باغ میں نہان کوئی دن ہو یہ تیار چین

سمجھ کر باندھا تھا آشیان ہم سہکا باقی کھنڈ  
 نگاہ بھر کر تو جو دیکھیں ہوا سہکا گیا تاب کش

عشق کا چھوڑ دے جو دل میں شبنم  
 پاک نہا نہیں کھتی ہر یزن دامن  
 پھر بنگا کتب تین تھا بنے ہو گے کو دل میں  
 چھوڑ گیا اسکی کشش کا نہ یہ ہم امن





وفا نازک و خست نازک پر تو کجای  
 راجہ کر سدا و نظر یار بر سر  
 شمشاد اور خواہش اپنے غلے تر و سوز  
 سدا درخت اہل کرم و پختہ پریشان

وہ خط اس دو کتابی پر ہم پوچھا ہی وہی گردن عشاق کو بڑ تیغ جفا صاف طہنت سے نہ خود کو خطا پرین غبار ہجر اور وصل سے کچھ کام نہیں ہو چکا عمر دورہ بھی عشرہ ہی خرما کا سا کار فرما جو ہمیں پوچھے تو کیا دیکھے جواب	سیکڑ دن شوق ستم کس پرین نمایاں حسین ہی حامل نہ کبھی دست نگاہ پرین حسین زہشت رو کا ہو دل آئینہ سے کوئی پرین بات دہ کیجے کہ کد کو تو تسکین حسین کہ دل اپنے کو سدا یاد دہن غلے پرین وہ کیا کام نہ دینا ہوئی نو دین حسین
---	---

لطف کیا رکھے ہو اس باغ کی سیرا و سودا شاخ پر دیکھنے دے گل کو نہ گالچیں حسین	
--	--

تجھ بن چین خیر ہر خار پریشان سنبھل سے صبا کسکے لے آئے قفس تو کیا چیز دل اسکا ہو جونا کی خوبصورت کہ کفر کا امل ہی یہ دل کہ سوسا سلام اس جنس کا انسان ہو تو پیار کی کچھ دیکھ میں ریل اسوا سے کرتا نہیں اظہار اختر نہ سمجھو یہ مری آہ شر بار	حیران ہو کر کس گل گلزار پریشان ہنر فرمہ مرغ گرفتار پریشان کر دیکھ جھجیت کسا پریشان ہی در طلب سجہ و زنا پریشان یوسف کی ہو جھجیت بازار پریشان کاغذ نہ کرے خاطر خجوار پریشان ہوتی ہو فلک پر تپا پریشان
---	---

وفا نازک و خست نازک پر تو کجای  
 راجہ کر سدا و نظر یار بر سر  
 شمشاد اور خواہش اپنے غلے تر و سوز  
 سدا درخت اہل کرم و پختہ پریشان  
 ۳۲۵  
 کسکے لے آئے قفس تو  
 کیا چیز دل اسکا ہو جونا کی خوبصورت  
 کہ کفر کا امل ہی یہ دل کہ سوسا سلام  
 اس جنس کا انسان ہو تو پیار کی کچھ دیکھ  
 میں ریل اسوا سے کرتا نہیں اظہار  
 اختر نہ سمجھو یہ مری آہ شر بار  
 حیران ہو کر کس گل گلزار پریشان  
 ہنر فرمہ مرغ گرفتار پریشان  
 کر دیکھ جھجیت کسا پریشان  
 ہی در طلب سجہ و زنا پریشان  
 یوسف کی ہو جھجیت بازار پریشان  
 کاغذ نہ کرے خاطر خجوار پریشان  
 ہوتی ہو فلک پر تپا پریشان

وفا نازک و خست نازک پر تو کجای  
 راجہ کر سدا و نظر یار بر سر  
 شمشاد اور خواہش اپنے غلے تر و سوز  
 سدا درخت اہل کرم و پختہ پریشان  
 ۳۲۵  
 کسکے لے آئے قفس تو  
 کیا چیز دل اسکا ہو جونا کی خوبصورت  
 کہ کفر کا امل ہی یہ دل کہ سوسا سلام  
 اس جنس کا انسان ہو تو پیار کی کچھ دیکھ  
 میں ریل اسوا سے کرتا نہیں اظہار  
 اختر نہ سمجھو یہ مری آہ شر بار  
 حیران ہو کر کس گل گلزار پریشان  
 ہنر فرمہ مرغ گرفتار پریشان  
 کر دیکھ جھجیت کسا پریشان  
 ہی در طلب سجہ و زنا پریشان  
 یوسف کی ہو جھجیت بازار پریشان  
 کاغذ نہ کرے خاطر خجوار پریشان  
 ہوتی ہو فلک پر تپا پریشان

دل ران بین انس گھر سے دفوان نکلیں  
 موتی تو عدت میں سے نکلیں سبند سار  
 چھو دل سے تری اُفت نکلیں  
 چشموں سے بیان ہی چھو نکلیں  
 زہر کہ زبان سے یوں جوت آئے  
 حق میں خلعت اپنے کے پہن نکلیں  
 قیو بات یہ کرتا ہر دم غور کر نکلیں

۳۲۶

ایک افسانہ کے دو نین آتا ہے  
کوئی پرچہ ہے تو بتاؤ ہو کیا مجھے گناہ  
مجھے واقعہ نہیں انکو ہوا وعدہ  
جتنے ہیں یہ لکنا شوق شیدا مفتون

وہ نہیں دل میں کسی طرح کا غم رکھتے ہیں

دے صدقہاں کنی کس ملک سے تیاں ہیں  
آیا تھا کیوں عدم سے کیا کر اچھا نہیں  
کیونکہ ہر مشابہ شیشہ سا دل ہمارا  
برسات کا تو موسم کب تک نکل گیا پر  
لیتے ہیں چین کر دل عاشق کا دل میں بیوی  
اس واسطے کہ بہن ریشمی نکل نہ جاوے  
قیمتیں انکے گوہر دو جگہ کو دیکھا اب  
جب ہیں کہا اس سے سو واسطے  
اُن نے کہا یہ جسے بڑھت نہ کر

[illegible]







اگر منتظر و این سار ساری ایام تو نہیں  
 دوست و این سار ساری ایام تو نہیں  
 اگر منتظر و این سار ساری ایام تو نہیں  
 دوست و این سار ساری ایام تو نہیں



کوئی تعمیر کی میرے نہیں پر پاسیہات  
فکر موز و ن نہیں کرنے کو گرفتار رہے  
سو چون ہوں اپنے تئیں جو سخن نفع زیاد  
گرم جوشی نہ کر دمجسے کہ مانند چنار  
ہو نہیں نہ جوشی دم خورده کہ تاداشت علم

کوئی تعمیر کی سیرت میں پڑا سیما  
فکر موزون نہیں کرنے کو کر قادر  
سو چون ہوں اپنے تئیں جو سخن بہتہ زیاد  
گرم جوشی نہ کرو مجھے کہ مانند چنار  
ہوں نہیں نہ جوشی دم خور وہ کہ نادر شہ

صفحہ ہستی پر ایک حرف غلط ہی سودا  
اجب مجھ دیکھنے بیٹھو تو اٹھا جاتا ہوں

یس موسم بارین شخ بریده ہوں  
 اس سیکدہ کچھ سچ کھبٹ آفریدہ ہوں  
 یک حرف آرزو سے بلبنا رسیدہ ہوں  
 جون گل نثار جاسے گریان ریدہ ہوں  
 ظالم میں قطرہ ترہ خون چکپیدہ ہوں  
 دل داوہ زکعت رخ دلبر زیدہ ہوں  
 خون جگر سے میں بھی تو دامن کشیدہ ہوں  
 اوی بختبر میں ناکہ حلق بریدہ ہوں

نے بلبلِ حسن نہ گلِ نودِ میدہ ہوں  
 گریبانِ بگلِ شیشہ و خندانِ بطرزِ جام  
 تو آپ سے زبانِ زدِ عالم ہو ورنہ مین  
 کوئی جو پوچھتا ہو کہ کس بچہ ہو دادِ خواہ  
 تیغِ نگاہِ چشم کا تیرے نہیں حریت  
 کس سے کروں مینِ عوی دلِ جا کے خیر  
 کرتا ہو جا کے گل کی تسلیِ مین تو  
 غافل ہو کیون ترا می و صفتِ گوشِ دل

ہوا بریں میں اس طرح کی ایک اور ہوا  
 دیوانا ہو گیا سو دوا تو تیرے پر ہے  
 زمین کہتا تھا اے غلام کہ یہ کیا ہے  
 یہ غلط افہام ہے کہ اس کی جھلک  
 کہیں نہ لے ساسی کی قیاسی  
 کہیں نہ لے ساسی کی قیاسی  
 کہیں نہ لے ساسی کی قیاسی  
 کہیں نہ لے ساسی کی قیاسی

حسرت سے آئینہ کا دل کیونکہ ہونہ پانی  
 شادہ حضور اسکے زلفوں کی لے بلائیں

ہر زندگی سے اپنے دل کو جاتے بن پھر تا ہوں نالہ کرتا ہر خراب تجھ بن ہوں جس جگہ میں ان سے نکھو نکھاتے بن کرتا ہوں جس کیسی پیارے خطا تجھ بن	واشد ہو خرچی سے کیا حاجتے بن اس برگ خشک کی آس جو نخل سے جدا ہے جلدی ہو چرخ کر محبو دتا ہوں لے جاؤ بے اختیار شمع سے نکلے ہر نام تیرا
---	--

مل جا جو چاہتا ہر سودا کی زندگانی  
 کچھ بطرح سے اسکو ہوا اضطراب تجھ بن

کھینچ کر لگاؤں بن جنوں کی کائے گھڑیاں لیتے گھیاں کیوں سرجی کی گلی کی باڑیوں پر خدا جانے کہ کیا کیا صورتیں اس خال میں نہ سلجھیں تجھے امواہ اسراں کی گھڑیاں نہ مارو جو بگل محبو بغیر از بید کی گھڑیاں متھاری سچ کہو ورنہ میں اس گھڑیاں نہ سمجھ کیسی دل میں ہزاروں ہیں گھڑیاں	ملائم ہو گئیں پیر رہی عین لڑاں گنتی نکلی ہر لخت لبت تار شک کی لڑیاں ہنوز آئینہ گرد اس غم کو اپنے منہ کو لٹاؤ گرہ لا کھوں ہی غنچہ کی صبا کہ میں لڑاؤ دیو آئے ان لٹو نکا ہوں ہم ہر روز جنوں کی چھری تلوار ہر گھڑی گلی لیل ہر گلشن میں کھلائے گو کہ شادہ سے ہم اپنی رات کو کھلائے
--	--

بیل چمن میں کیسی ہر بہار شادیاں  
 دنی کی شری بن چنوں کی ساری گلیاں  
 کچھ نہ کہتا تھا کہ میں ہر سروسواہ کو  
 کیا کہتا تھا کہ میں ہر سروسواہ کو  
 کیا کہتا تھا کہ میں ہر سروسواہ کو  
 کیا کہتا تھا کہ میں ہر سروسواہ کو

دل لے کے لوٹا ہر جواب میں  
 دل لے کے لوٹا ہر جواب میں  
 دل لے کے لوٹا ہر جواب میں  
 دل لے کے لوٹا ہر جواب میں

کیون ہی میں ہر کا دل لکھو دلو چھین	شرکان فکر سکین تو دیکھ میں پھید لیان
کیا چاہیے تجھے ہر انگشت پر جنا	جس بگینہ کے خون میں چاہیے یو لیان
جون برت ہو گئے ہیں خزل تاج بہر	اسے تو بلکہ گرہ میں کابل کی بولیان

سودا کے دل سے صاف نہ رہتی تھی زلیات یار  
شانے نے بیچ پڑ کے گرہ اسکی کھولیان

نہ اشک لکھو بہر دین دے اٹھی ہیں ہیں	سبب کیا کاروانِ رد کی سد و ہیں ہیں
مرے گلشن میں کبنا لہ ترا سیر سیر تو مری	بجای سرویا خاک چسپ اگتی ہیں آہیں
روٹی میں و زہر سز میں پیا ہے ہر خان	بجاسے دانہ لہو دین گونگ زین کا ہیں
بتان کی دوستی پر ظنیں ہوئے سو کا خر بہر	یہ ظالم مار ڈالیں بات کے کہتے جسے پیا ہیں

نہ ہو چکا منزل مقصود کو مجنون بھی اے سودا  
بھجھ کر جا سیر کشتی ہیں ملک عشق کی راہیں

تو نے سودا کے تین قل کیا کئے ہیں	یہ اگر سچ ہو تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں
جس سے پوچھا کہ دل خوش ہو کہین نیار	رو دیا ان نے اور اتنا کیا کیا کہتے ہیں
محبوب کسی منجا نہ میں جا اور اہد	ایک شیشے کو کبھی ثابت نہ رکھا کہتے ہیں
تو تو اس معنی سے کیا شاد ہو ہو گیا	پوچھیے اہل ملوں سے کہ وہ کیا کہتے ہیں

اب تک اس کو کون سے درد و جانتے ہیں  
اب تک اس کو کون سے درد و جانتے ہیں  
اب تک اس کو کون سے درد و جانتے ہیں  
اب تک اس کو کون سے درد و جانتے ہیں

کیا چاہیے تجھے ہر انگشت پر جنا  
جون برت ہو گئے ہیں خزل تاج بہر  
سودا کے دل سے صاف نہ رہتی تھی زلیات یار  
شانے نے بیچ پڑ کے گرہ اسکی کھولیان  
نہ اشک لکھو بہر دین دے اٹھی ہیں ہیں  
مرے گلشن میں کبنا لہ ترا سیر سیر تو مری  
روٹی میں و زہر سز میں پیا ہے ہر خان  
بتان کی دوستی پر ظنیں ہوئے سو کا خر بہر  
نہ ہو چکا منزل مقصود کو مجنون بھی اے سودا  
بھجھ کر جا سیر کشتی ہیں ملک عشق کی راہیں  
تو نے سودا کے تین قل کیا کئے ہیں  
جس سے پوچھا کہ دل خوش ہو کہین نیار  
محبوب کسی منجا نہ میں جا اور اہد  
تو تو اس معنی سے کیا شاد ہو ہو گیا



سوچو کہ اگر میں نے اپنے دوستوں کو بتا دیا کہ میں نے  
 ایک عورت سے شادی کی ہے تو ان کے دل میں کیا  
 ہوگا؟ کیا ان کے دل میں میری عزت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری شہرت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری عزت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری شہرت کم ہو جائے گی؟

صورت کو اپنے آئینے میں جو دیکھتے ہیں وہ ان کے لیے ایک عکاس ہے جو ان کی صورت کو ان کے لیے دکھاتا ہے۔ اگر وہ اپنے آئینے میں ایک عورت دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں کیا عکاس ہو جائے گا؟	جس شخص کو اٹھا کر دیکھیں وہ کیا شکر و کیا شکایت اپنی ہی شکل کی گارڈا قدم جنھوں نے کوئے قناعت نہ آوے میں کاسہ گر کھنا جو ہوسنالی عجز و غرور و دلہنی ہی ذاب میں ہیں ہم سرزائیں کیسے آگے کہ بیدار سا سودا سے یہ کہا میں تجھ در دیکھ حق میں یہ بات سننے مجھے بولادہ آہ بھر کر
---	--

لیکن زدہ دعا ہے جسکو اثر کی درکار  
 گو تیدگان آئین مردود جانتے ہیں

سو میرے شہوتانہ لب گور ہمیں نہیں بھرنے کا دم سر کی نقد و ہرین آئینہ خالق نے قیو کوئی ناہور ہیں جام کچھ اور وئے دیا ہو تو مہمور ہیں لگے آئینہ محل خانہ زنبور ہمیں	باتیں کہتی ہیں نہیں منہ لگنے سے منظور ہیں قدرت اور دنگوڑ کر گم سخن ہونے کی کام ہر چشم کا نظارہ پہنا شب و روز سا قیام نہیں کج خلل سے خالی نیش ز کی دم میں اپنے ہیں یہ نیش کیلین
--	--

سوچو کہ اگر میں نے اپنے دوستوں کو بتا دیا کہ میں نے  
 ایک عورت سے شادی کی ہے تو ان کے دل میں کیا  
 ہوگا؟ کیا ان کے دل میں میری عزت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری شہرت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری عزت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری شہرت کم ہو جائے گی؟

سوچو کہ اگر میں نے اپنے دوستوں کو بتا دیا کہ میں نے  
 ایک عورت سے شادی کی ہے تو ان کے دل میں کیا  
 ہوگا؟ کیا ان کے دل میں میری عزت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری شہرت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری عزت کم ہو جائے گی؟  
 کیا ان کے دل میں میری شہرت کم ہو جائے گی؟

ہم نے تجھے سچے سچے شہنشاہ کہا کرتے رہے  
 پیارے نگہ لطف نہ بھر عمر کی تو نے  
 سچے حسن کی اس واسطے جو گہری بازار  
 اکدم نہ تھنبا خون مری آنکھوں کو نہ بھو گیا  
 آزاد ہوئے اور گرفتار رہا میں  
 آنکھوں کو تری دیکھ کے بیمار رہا میں  
 اوشوخ ترا بسکہ خریدار رہا میں  
 از بس ترے ہاتھوں سے دل نکار رہا میں

صد شکر کہ رحمت کا سزاوار ہوں سودا  
گر شیخ کے نزدیک گنتہا رہا میں

ٹرپے اور مرغ قبلہ نما آشیانے میں  
 دیکھو ان پر غریب کو شربت شادمان  
 نقش فرنگ حیرت میں کچھ اسکے خانہ میں  
 تو نے سنا ہوا دم جسم پر وہ دانے میں  
 تیر مراد پر نہ بٹھایا نشانے میں  
 معنی کو جس طرح سخن عاشقانے میں  
 سخندی بند بستی دیکھی میں گشت آستانے میں  
 جا دیکھ لے تو آسپا کو آئینہ خانے میں  
 اپنی تو بنید اگر کسی تیر رخسانے میں

جملہ کیا غم کو بچانے کے لئے  
 جو اس خدا سے پہلے ہو کر ملک و دولت میں  
 زار و بھلائی میں ہو کر اس کی نعمت میں  
 کہ اس کی نعمت میں ہو کر اس کی نعمت میں

فرہ اس پر ہوئی  
 نیشتر کے چکر میں  
 سیدنا باز پر چکر  
 خنجر لپکے ہوئے  
 ہر جاہلین کو  
 ہر گمراہ کو  
 ہر کفر کو  
 ہر بدعت کو

۴۴۵

نہ کہوں یہ کسی سے کہ ہمارا ہر پہلو  
جو کہہ رہا ہوں آپ کو خوش

وہ جو ہرگز نہیں جانتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔

و درون سینه پنهان است و در دله را می بیند

کما ان  
 منوگلشین زین کین بختل انکسین  
 چمن کی اس کو جاتا ہر تو یہ کیا غلط ہوا  
 نکل غنت جہاں تو یہ کی دل شکستہ ہو  
 ماکو جنگ اس کی تو یہ نکل پیرا نہیں سکتا  
 بتان کی بختہ دیکھی ہوا تو کلانک انکسین  
 بہار اس کی نہیں لکھی ہوا تو یہ کی غنت  
 کل انکسین اس میں دو دھڑکے ہیں  
 دل لکھی ہوا تو یہ کی غنت



کب تک یہ ستم خدای تعالیٰ کے لئے ہو گا  
بیل امین پتیل امین امین امین  
پتیل کو دونوں کو تو کس امین  
دھرتی سے جدا ہو جائے گا  
اتنا ہی ستم ہو گا

[illegible]

گردون پھرے حبیبی اورت بہا بہا  
 لیکر چلے ہیں مہربان ہم سے حرم  
 آہو نہیں کورام کیا ایک عمر میں  
 درکار کچھ نہیں مجھے چلنے میں ضرارہ

آج دین سوچ پر جو مری شمع کھیں  
 ہو جائے شمع کعبہ بیت العزم کھیں  
 ہر آن ہو یہ خوف نہ کجا یرم کھیں  
 کوئی سنا نہ پھولتا راہ عدم کھیں

اسو وارہی آہ اگر آتی متصل  
اندیشہ تو مجھے نہ نکل جاوے دم میں

مٹ پھر تو ساتھ غیر کیا ان کہیں  
 جز نگ کیا ہو دیو و آدم میں جو حجب  
 میر سے ہی نل پہ بار چلے ہو پست ترا  
 میر سے ہی ساتھ آج کے بتا ہے باؤلا  
 جو جو تم ہمیں ہم پہ کیے اسکے برخلات  
 معذورہ کچھ قلم و دکان میں رہ حکا

ضائع و حسن اپنے کی کر شان کہیں  
 سجدہ کیا ہو تجوین بچان کہیں  
 وعدہ کچھ ہر ایک سے بیان کہیں  
 ہوتا نہیں ہو شوخ تو نادان کہیں  
 کرتے ہیں ہم بیان ترے حسان کہیں  
 یوں میں اٹھا جو اشک طوفان کہیں

کعبہ سے کچھ اور کام نہ کچھ دیر سے غرض  
سودا کرے پر دیدہ یہ اک ان کہیں

یاد میانی دل میں تیرے شبہ باتیں میرا تیری

اے فطین غافلِ دل کویت کاوی میں  
 کئے وہ دہائی بی تھو پیا راب وہ بائیں  
 چائیں دوش بے نیازی قاطریہ حال  
 عشق کی باتیں ادا طوئی میں اس بات دوانی میں  
 ۳۳۸  
 سو  
 پنجہ سازدن کو دینی زمین  
 کیا حسن عشق میں کیا حسین  
 گزرتو دان میں کیا رو چہ چین  
 آئے جو سر سے اس سلا چین  
 آسمان پہنچیں ہی سلا چین  
 گل کے جوہر کی گفت نابین  
 آتش دل میں عمر بھلا چین  
 آتش دل سے ادھول سے چین  
 آبی طرقاتے آتش چین  
 آج شوق غلامی سے چین  
 آج شوق غلامی سے چین

[illegible]



کیونکہ جگہ گناہ لوانا ہے  
 اور بار بار کے دل میں خدا کا جی رہا ہے  
 اور بار بار کے دل میں خدا کا جی رہا ہے  
 اور بار بار کے دل میں خدا کا جی رہا ہے

ہر ایک نیک بندے میں بھینا تان کا	خیرت بھین ہی تانے میں جو تان میں
بھٹو شیخ جسکو خلوت میں اپنے پیارے	اسم دل جلو کا اسکو مکتوب تان میں
کہتے ہیں جسکو سودا آفاق رند مشرب	تقویٰ کو شیخ جی کے وہ خوب جانتے ہیں
چاہ کی غرق تھے ہو یہ کمان تیرہیں	دوبے گرد و آب حیات کے کہاں تھے ہیں
انجی اس بحر سے جیتے جی ابھر نامعلوم	تہ کے بیٹھے ہوئے کبھی کوئی میان تری ہیں
لخت یونی ہی مری سیر حیرت میں تیرہیں	برگ گل جون پر د آب وان تری ہیں
وصل کی رات بھی محروم ہیں کلبہ رستہ کے	آجیوان میں پڑے تشنہ وہاں تری ہیں
باد کرسی میں تجلو میں جان دیا تھا	آجکاپا ربط محو پڑے دان تری ہیں
منہ میں تیری جی گئی تھیں ہاتھ زبانا	بحر موان سخن میں وہ جوان تری ہیں
صاحب فہم آئے کہتے ہیں جو ہر سودا	
دست و پا مار کے یہ گنگ جہان تری ہیں	
اس سرو قد کی دوستی میں کچھ تر نہیں	خل محبت آہ مرا بار و تر نہیں
اس سنگدل کو حال پر میرے نہ آ بارجم	اسی آہ و نالہ حیف کہ تم میں تر نہیں
یا قوت اعلیٰ یار سے بہتر نہیں دے	ہر جوہری کو اسکی پرکھ کی نظر نہیں

وہ تو اسے اپنے اپنے گناہوں میں  
 غافل تھا کہ اسے اسلام کو کچھ نہیں  
 دیکھتا نہ حال سودا کا اور کچھ نہیں  
 اور دل تو ناشی کا کچھ نہیں  
 اور جوش ماسا خفی کی زبان پر بار بار

جو غافل کو نگاہ سے پائی غلا کر  
 اور بار بار کے دل میں خدا کا جی رہا ہے  
 اور بار بار کے دل میں خدا کا جی رہا ہے  
 اور بار بار کے دل میں خدا کا جی رہا ہے



چمن میں پھر بھیچے شاخ گل پر پھل کی پھل  
چال مٹھ سارے دیوار حرم کاشی کی  
چڑے دونوں کی ناگہ دوستی میں جھوٹائی سی

پرستش چھوڑ دے گھبراہٹ کی آواز سنا کر اسکو  
جو میرے دل میں پستایدیت پیدا کی تھی اُدھار

روای واد

و باغ و صلاح و دین و زمین کند و مالی کو  
بغیر از باده سجود و زیم کو هیچ حلقه نام  
تراخت و یکدیگرین بدین بستان کار و حنا  
کسی و سرگون اس باغین کثر بستان کی

تیسرے شیخ نے مجلس میں توجہ دلائی پکاوالی  
لے آؤ یا نہ کوئی نسو واسے اپ جا لا آ یا بی کو

چو بے گنہ چو گنہگار یہ نمود ہو	وہ ستوخ قتل کو تیار یہ نمود ہو
غیر بار ہو کیا ہی کچھ تو مارین ہیں	ہم ایسے ہونے پہ پڑیا یہ نمود ہو

2

[illegible]

وہی ہے جو کہ اس کے ساتھ ساتھ ہے

<p>زیر نگاہ اپنی اگر ہو نامحیا تجھ کو عزیز          مان ہو واسے نہ کہ ہر وقت یہ گفتار تو</p>	<p>لہذا اس چشم کا پوچھو سے نامحیو نہ کہو نہ کہو          اے پوچھنے گل خاں میں یک لب شہبہ ہے          فراہم ہاں در گھر میں کیا تو کیا حال          مقابل ہو کے میرے ہر دوش کے ناخن با ہے          علاوت شہد ہے کجی یاد تیر چہ کی باتوں میں</p>
<p>جو دل ٹوٹے کسی کے ہاتھ سے پوچھ کر نہ کہو          کہو کا دل کہو اس باغ میں سنکھو نہ کہو          ختی جسک نہیں ہر دل ٹوٹے نہ کہو نہ کہو          جو رہا ہے ماہ نو دہ چند ہو وہ تنہا نہ کہو          برا بر اس لب شیریں کے پار و فتنہ نہ کہو نہ کہو</p>	<p>لہذا اس چشم کا پوچھو سے نامحیو نہ کہو نہ کہو          اے پوچھنے گل خاں میں یک لب شہبہ ہے          فراہم ہاں در گھر میں کیا تو کیا حال          مقابل ہو کے میرے ہر دوش کے ناخن با ہے          علاوت شہد ہے کجی یاد تیر چہ کی باتوں میں</p>

[illegible]

ایک عالم کو زمانے نے دیا کیا کیا کچھ	پر کھوین کہا اس سے کہ دوران بگوا
کسی مدت میں گھوٹا آپ کو تھلا اور شیخ	تو مجھے گبر کے گبر مسلمان محجو
مجھ میں دریا روں میں ہر پلاسندہ	اتنی جوشش نے کیا ان سے گریان کچھ

رغبت اور کئی دنیائیں رہے اس سودا  
 بیٹے دیوے جو کھو کاوش دوران محجو

بس ہو تو رکھوں کچھ نہیں اس آفت کچھ	اور دیکھتے دن میں نہیں کو نہ زمان کو
جب غم کروں گھر کوئی کو کھلا دے	وہیں تو مرا وہ جو کہ یہ کہ کہاں کو
موجب مری بخش کا جو چہ چہ بچو جان	موند و نگاہ پھر کھول کے چوٹی پان کو
اپروٹے قرہ نے نگہ یار نے یارو	بے رتبہ کیا تیغ کو خنجر کو سنان کو
اسرار خیالات سے واقف ہو جو زہاد	کعبہ سے نہ کم سمجھے در پیر مغان
یہ رسم نہیں تازہ کچھ اور شیخ ہما نین	بھاگہ حرم دل میں می ہی بتان کو
ناصح یہ مجھے راست کہی تاکہ بچر دلع	کیا لیونچا دل کے کے تو ان کو مغان

دل کے دم تیغ کا پیاسا ہو کہ سودا  
 اسل کی طرح تر ڈھو دیکھا آب وان کو

سند اگر خطم اپنی حق میں کیوں کا تو ہی بزم	نہو نکلی اب یہ عارض گل شست سبز وہ کھو
---	---------------------------------------

ایک عالم کو زمانے نے دیا کیا کیا کچھ  
 کسی مدت میں گھوٹا آپ کو تھلا اور شیخ  
 مجھ میں دریا روں میں ہر پلاسندہ  
 پر کھوین کہا اس سے کہ دوران بگوا  
 تو مجھے گبر کے گبر مسلمان محجو  
 اتنی جوشش نے کیا ان سے گریان کچھ  
 رغبت اور کئی دنیائیں رہے اس سودا  
 بیٹے دیوے جو کھو کاوش دوران محجو  
 بس ہو تو رکھوں کچھ نہیں اس آفت کچھ  
 اور دیکھتے دن میں نہیں کو نہ زمان کو  
 جب غم کروں گھر کوئی کو کھلا دے  
 وہیں تو مرا وہ جو کہ یہ کہ کہاں کو  
 موجب مری بخش کا جو چہ چہ بچو جان  
 موند و نگاہ پھر کھول کے چوٹی پان کو  
 اپروٹے قرہ نے نگہ یار نے یارو  
 بے رتبہ کیا تیغ کو خنجر کو سنان کو  
 اسرار خیالات سے واقف ہو جو زہاد  
 یہ رسم نہیں تازہ کچھ اور شیخ ہما نین  
 ناصح یہ مجھے راست کہی تاکہ بچر دلع  
 کیا لیونچا دل کے کے تو ان کو مغان  
 دل کے دم تیغ کا پیاسا ہو کہ سودا  
 اسل کی طرح تر ڈھو دیکھا آب وان کو  
 سند اگر خطم اپنی حق میں کیوں کا تو ہی بزم  
 نہو نکلی اب یہ عارض گل شست سبز وہ کھو



ہرگز ایمان نہ آئے کہ عیب نہیں ہے  
 سنا کہ ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 دینی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 مانند عیب ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 انہی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 ہرگز ایمان نہ آئے کہ عیب نہیں ہے  
 سنا کہ ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 دینی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 مانند عیب ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 انہی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے

کیا کروں یا کہیں کی کاٹیں کی انکی بیان مست پیش کا طبع ہو کر کعبہ دل کا طوط چھین مست چھو یا رو خدا جانے فلک یہ کہیں لڑیے کی ہستہ تو کانی ہر قسم	بیچوں ہوں خواب سے ہو کر ہنسی نام کو دور کر اے شیخ تن سے جائے احرام کو پوچھے ہر دامن سے کسے تیغ خون شام کو دل جو دیتا ہو کوئی تو جان کر آرام کو
---	---

کر کے تو بہنا صحا سودا مہلے کل ہوا  
 آج پھر لی ہو مہلتا رکھ گرد و جام کو

بادشاہت دہان کی بھی ہو تو چھو اٹھ پر اسکو ہر نظارہ خواب کی تلاش کی میں جب عرض تمنا تو یہ ظالم بولا خرمن برقی زدہ کا ہونہ وہ اندر کھجے خشک کھتی ہو کھجوت چم جو دامن چھو تن کچھ کہیں گو کہ خالی ہر سے حق میں ہوا	ترے کو جو کی گدائی میں گھوڑے مجھ کو کہیں یہ دیدہ ڈروں کی ڈوڈو کھج کو پھر کی مجھ سے تو یہ بات تو روڈو کھج کو نہ کوئی مرغ چکے نے کوئی بوٹے مجھ کو اسستین چاہتی ہو خون سے بگڑے مجھ کو دونی سمجھے وہ مجھے کتے ہیں چمے مجھ کو
---	---

ہوں گریبان دل یا رہیں الفت کامل  
 داغ نہیں اس صحت چم مہو دے مجھ کو

آلودہ زقعات ترق و کچھ چین کو  
 اختر ہاں جہاں کہیں ہیں فلک پر سوزین کو

ہرگز ایمان نہ آئے کہ عیب نہیں ہے  
 سنا کہ ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 دینی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 مانند عیب ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 انہی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 ہرگز ایمان نہ آئے کہ عیب نہیں ہے  
 سنا کہ ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 دینی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 مانند عیب ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 انہی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 ہرگز ایمان نہ آئے کہ عیب نہیں ہے  
 سنا کہ ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 دینی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 مانند عیب ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 انہی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے

ہرگز ایمان نہ آئے کہ عیب نہیں ہے  
 سنا کہ ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 دینی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 مانند عیب ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 انہی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 ہرگز ایمان نہ آئے کہ عیب نہیں ہے  
 سنا کہ ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 دینی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 مانند عیب ایسا نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے  
 انہی تو نہیں ہے کہ عیب نہیں ہے

دیکھو یہی ہیں جن کا رے کی ہر جھلک کو  
 کو بیچ کو فتنے کے ہندو ہیں آگاہ ہیں کیا غفلت  
 کے طرہ سے کہیں یہ بوجھ ہو کوئی کیا غفلت  
 دھوکے ہو ابر بار بار یہ غم کے رے کی  
 اس چمن میں دل کی یہ دھانست ہو کر مجھ کو یارب  
 دو درویش کے کو ذوق اٹھلے سے نہیں کو  
 اس کے پہاڑ سے ٹٹاتا آدھ اپنی چل کو  
 آئی اور سامنے

وہاں ان کے کھانے کا حال  
جو ہر انسان کے حال  
کچھ جوا سیر ہی میں اگر غلط نفس  
وہاں ایک عجیبی شے آواز نفس  
وہاں ایک عجیبی شے آواز نفس  
یہ جاسا ہو جسے وہاں  
یہ جاسا ہو جسے وہاں

۳۲۵

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

تو تیریب نام تو غوطه وین نفس کو  
خواب نام تو ان یک پس کو  
نوحه وین نام تو

نہ پوچھو قتل کرنے میں کسویں پر ہوا اسکو  
 یہ عاشق پیشہ عہد اس کے میں جھیل نہ اسی  
 شکار انداز انسان کا یہ وہ کباب و جحرین  
 سبک را فل میں یہ کھانہ کی الفتی اسکی  
 بچے تلوار تو آب و ان کی سیر و اسکو  
 انصیحت کرنے سے منظر کی خیر و اسکو  
 سوائے مرغ دل کہ عشق جوش دیا وہی اسکو  
 نہ اپنے سے جھپٹتا تو نہ مرغ خیر ہی اسکو

کیا برشتہ دین سودا کو کس کا فری مٹرگان نے  
کہ سہ ماہی شہم کا اب خاک راہ دیو ہوا سکو

خالق ای صبح سلاست کی تیرے نام کو  
داکم تجس کیا دل میں ہمارے غم کو  
وہ بدنام نہ کر تو نسب آدم کو  
دیکھ والا ہی بیگن ان ہم ک عالم کو  
زخم الماس طلب لے ہو تم مرہم کو  
مست نصیحت ہو عیبت کر کے نصیحت ہم کو  
خیر ہی چھوڑے میں اس بے دانا فرم کو  
جسکے دامن سے چنے ہی گھر بننم کو  
فائدہ باہم بنائے ہو کیا جہم کو

تو نہرو نے تو شبیہا پر جسے بیچتے تھے کہ  
شاہی خوش باش لکھی ہر نے آفاق کیچ  
آدمی ہو تو ہم آپ ہیں وے کچھ فصل  
ہم کسوی کی تڑپے نظرین غنقا کی طرح  
عشق کی تیغ کا گھائل ہوں شاہ و مجھ  
ہو کہ الپ کے دکھا دیں اسے بھگو نا صح  
پونچھوں عارض سے عرق اسے تو یوں کہ  
صن فیاض ہو گئی کا کہ ستر پونچھ عمر  
بادہ پیتا تو وہاں لطف اٹھاتا سووا

نزدیک بدل ای قدری جان  
مرا چو خیزد  
کمال منتظران به یاد این  
جلا دم اول نفس باز پسین  
من چه در کز دل نشین  
تا زخم شهنشون که جگر لایقین  
عاصیان

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

<p> عالم کی گفتگو سے تو آتی پر خون  بہارِ باغ ہو مینا ہو جام صبا ہو  روا ہو کہ تو بھلا ای سپرنا انصاف  بھرا ہو اس قدر خواہر دل ہمارا بھی </p>	<p> بندہ ہوا اک نگہ کا نگار کچھ کہو  ہوا ہوا بر ہوسا قی ہوا اور دنیا ہو  ریا ہے نہ بد چہچہہ راز خوشتر رسوا ہو  کہ ایک دہر میں رہے زمین وریا ہو </p>
---	---

جو مہربان ہیں وہ سب کو ان کے حق میں جانیں  
سپاہی زادوں نے ملتا ہی دیکھ کر کیا ہو

باؤں میں خیمہ دل کو دلائی اپنی قوم ہوا  
 اپنے چین کو فائدہ کیا پھر سے انجیسیا  
 اسن رٹل سے موت ہوا وہ کو تاب ہو  
 اس کشکس کے دام سے کیا کام تھا اپن  
 اوی نالہ است سبک ہو نکار ہو سے تو  
 داسن مکان اس کشکس ہو وہ دہلی راہ  
 جو مرغ زحیا دگل اندام نفس ہو  
 راضی ہو اسیری پتیری خیمہ کماثل  
 جھوڑو لگانہ دامان اسیری جھوڑیا

پالون جو عندیہ نفس میں تو یوم ہو  
 یہ چاہے ۲۹ کہ یاں خیمہ اسوم ہو  
 قسمتیں جو لکھا ہوا گئی شتاب ہو  
 اوی الفت چین ترا خانہ خراب ہو  
 مدت سے گر چکا ہو جگر کی نظر سے تو  
 ہم نکسین چراندہ مختل تیسفر سے تو  
 جس طائر پہ چین کو اکرام نفس ہو  
 اس شرط سے کہ صورت با و افسوس ہو  
 ہر صبح رہائی ہو مجھے شام نفس ہو





چشم کی جو چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں

غریب ہو کر زمانے سے تری بن آئی شادی آنے کی نہ کر یار نہ جانکا غم سینہ قانون غنا لہ دل پر ہزار دوستوں میں ترقی و تزلزل اپنے ضعیف ناطقتی ہستی و عفتا شکستی	تھا وہ کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ بھانپا آیا کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ بھانپا نکلا ہی ساز و ضبط خدا کیا کیا کیا کہیں ہم کہ زمانہ سے ہوا کیا کیا ایک کھٹے میں جوانی کے بڑھ گیا کیا کیا
سیر کی قدرت خالق کی بتان میں سو دوا مشقت بھر خاک میں جلوہ ہو بھلا کیا کیا	

کہاں وہ نور کا حسن قمرین ہو شعلہ نظر کر وہ ہنگامش و گوشتوار زمین غصہ چھپے ورہ لے سکے میں ہو تو کم جان شر سے کہ نہیں آتا ہی کہ مہرہ اشک سہم عشق کی تاثیر نے جلایا مارا سدا تلاش میں یار و اس کی تشنہ کے ندے تو نالہ کی کلیت ہم صفر مجھے پڑا جلوں میں ہیں تہا نظر اپنے میں تجھ پر	جو حسن یار کا اپنی نظر میں ہو شعلہ کہ مجھ حسن کی ہر ایک گھڑ میں ہو شعلہ کہ سنگ میں آہ شرارہ ز شریں ہو شعلہ ہم عاشقوں کی گھر چشم ترین ہو شعلہ تری بھی امی نفس سرور میں ہو شعلہ یہ رات دن نہ خود کا سفر میں ہو شعلہ کہ نالہ یا نہیں اس مشک میں ہو شعلہ طرح اجاق کے دیوار دور میں ہو شعلہ
--	---

۳۲۹

چشم کی جو چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں

چشم کی جو چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں  
 چوکیاں ہیں وہیں سے نہ کیوں



انندہ کوئی کہ جو ان کے ساتھ  
 نہ ہو وہ کوئی کہ جو ان کے ساتھ  
 نہ ہو وہ کوئی کہ جو ان کے ساتھ  
 نہ ہو وہ کوئی کہ جو ان کے ساتھ

ہر چند کہ سب عاشق مضبوط و جوانی میں  
 اڑتا ہی دھوان جیسے سودا سہی پروانہ

یا نہ ذرہ ہی چمکتا ہی فقط گرد کے ساتھ زخم کی طرح زمانے میں تپ کا شانی غیر کس طرح غائب گردوں کی بنا ہو چو قدر نہیں دولت برسی کی چکھو ورنہ من و دل ہو یکجا بریسا و دوران تیغ چو بی سے کمان تفتہ مولاد ہو ہم کھاتے ہیں ترس بندہ ذریعہ صبحم آج چمن میں بلب جو سودا	جلوہ گر نور ہی خوشید کا ہر فرد کے ساتھ خندہ باگر یہ چوچہ ہو سوک کے ساتھ معنی اس بیت کے اک ہم ہیں آورد کے ساتھ زر کو نسبت نہیں عشق کی رخ زرد کے ساتھ چوٹ کھاتی نہیں زرد چوہو زرد کے ساتھ نہ رہے صاحب کبھی نامور کے ساتھ گل کے بلبل کو خریدار زرد کے ساتھ شعر بچھا وہ یہ پڑھتا تھا نیت رکھ کے ساتھ
---	---

دل کو چاہا میں کہ قالی کروں مانند جاپ  
 ہو گئی جان ہوا اک نفس سر کے ساتھ

سخنی تھی جام کی سو گئی جان چم کر کے ساتھ اکٹھا ہوا نہ تافلہ دنیا میں اس سوا کیا ربط غری سے مانند طفل اشک	وابستہ ہو طلسم جہان اپنے دم کے ساتھ جو یان سے اٹھ چلا سو گیا درختم کے ساتھ پانی ہی پرورش مرغل و الم کے ساتھ
--	---

سودا اس کے خیر باد ہو ورنہ  
 سودا اس کے خیر باد ہو ورنہ  
 سودا اس کے خیر باد ہو ورنہ  
 سودا اس کے خیر باد ہو ورنہ

۱۳۵۱

جی



[illegible]





ہر ایک کو اپنے لیے ایک کونہ دینا چاہیے  
 جس کو اپنے لیے دینا چاہیے  
 ہر ایک کو اپنے لیے ایک کونہ دینا چاہیے  
 جس کو اپنے لیے دینا چاہیے

نامہ کا جواب اپنے آنے نہ کھو دیکھا کرتے ہو مرد اکب بیمار غم اپنے کا دل پھر نہیں سکتے تھے وہ عابر گز رہو گردش چشم اسکی حلقہ درخشاں کا اس باغ میں گل کو خندان کہیں کھج کی عمر عبت ضائع خدمت میں مہس کی دیکھی نہ بنا ہنسے وہ قصر فرید و نکی صفت کی مصور نے کھولا جو درق کو	قاصد ہی کی گلیوں میں تیر نظر آئی جب کام ہوا آخر تدبیر نظر آئی جس سے کہ بیان بھرتی تقدیر نظر آئی معج خط پیشانی زنجیر نظر آئی سو غنچہ کی دان صورت گنیز نظر آئی خاک پنی ہی جب کبھی کسیر نظر آئی جو اپنے خرابہ کی تعمیر نظر آئی اک اس میں تیری سی تصویر نظر آئی
--	--

اس زلف کو جب دیکھا میں ہاتھ میں ہوا کر  
 پھرے ہوئے ہاتھی کی زنجیر نظر آئی

یار کا جلوہ مرے کیا شہرہ آفاق ہو ذات پر اس شمع کے بخت ہم عشوئیت ان لبوں کو قابل شام مجھ جیسا نہیں صبر اس زیادہ کرنا کام ہر ایوب کا قائد اس ہرزہ گوئی سے بھلا صبح تجھے	جسکو سنتا ہوں سو وہ دیدار کا شوق جو لہر و نیل میں ہو منجھ عشاق ہو یہ مملکت ہو گرم ہو مہر ہو اشفاق ہو تو خبر میری کہ عاشق کی طوطی ہو زندگی سودا کو اب عشق کرنی شاق ہو
---	--

ہر ایک کو اپنے لیے ایک کونہ دینا چاہیے  
 جس کو اپنے لیے دینا چاہیے  
 ہر ایک کو اپنے لیے ایک کونہ دینا چاہیے  
 جس کو اپنے لیے دینا چاہیے  
 ہر ایک کو اپنے لیے ایک کونہ دینا چاہیے  
 جس کو اپنے لیے دینا چاہیے  
 ہر ایک کو اپنے لیے ایک کونہ دینا چاہیے  
 جس کو اپنے لیے دینا چاہیے



11





در نہ دو ہا مذہب کے لڑاکا کی بیزار مہول  
 دینا تمام گردش افلاک سے بنی  
 ہر شے کو یہ شاہد کہ خاک سے بنی  
 حاکم نہیں برادر ہوا خاک سے بنی  
 ورنہ کوئی کمال

میں بندہ ہو گیا سو اب اس نماز خیرانی کا  
کریا رہے کہ مجھوں نے ان سرے پہلو میں بھیجا

<p>             تو نے بھی کچھ زرا بصیرت کہی کی              کشتی پھرے عقل کی تیری ہی بھی              لاکھوں گرہ جہان میں تو بھی ہی ہی              بہتے بھی گو کمر تری ذرہ گئی گئی         </p>	<p>             ناصح جفاے عشق اگر میں سہی سہی              دریاے عشق کیا میں تباؤں کہ جسکے              نیل نہ کھول زلف ظالم خدا کو مان              پکڑے تو تیرے ہاتھ کو ہر ایک دم قریب         </p>
--	---

اسودا تو چہرے کو ترے بجے ہوا نقاب  
کہتے ہیں گو کہ اسکو مفل سبب می می

بیماری آج اپنے سر شام خبر لے  
 پیغمبر حسن کے تجھے بولیں گے عثمان  
 ہو تنگ مانے میں بہت عمر کا عرصہ  
 دیکھ دے کہ کسی کیستیں باغ جہان  
 خاک اسکی پر کھڑو کوئی جو ہر ہا شیخ  
 چون خضر ہو س عمر ابد کی نہیں جلو  
 دیکھ اُسکو اکیلا جو کیا غرض ثنا

لیکن یہ بین سناؤ کہ وہ تاک سے بنی  
 صحت میں اپنی بے فکری سے بنی  
 میری غافلی ہو چکی ہے  
 ایسی بنی کہ ہو لگی کسان کسین کے  
 سو واپس زرا بے فکری بنی  
 جب



جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے

سیر کر باغ کی جسوقت پہرے وہ ظرو کیا کہوں اس ل صد پارہ کا نچر نرا یار کا ہو وہ بنا گوش کہ جسکے آگے سنا بہ نقد و جہان اسکو نہ سمجھ عطار بیقرار و نکوترے چین کمان بجا از مرگ شمع و یان کی اگر اٹھ چلے تو مجلس سے کو کچھ عشق میں ثابت رہے تو جانیں	مار ڈا لو تو نہ اک مرغ چین میں ٹھہرے کہے اس سے کہ سخن جسکے میں ٹھہرے سنا بہ کیا ہو جو صفا و عدل میں ٹھہرے بو ترے زلفت کی گرمی سخن میں ٹھہرے ایک نہیں نہیں یسا کہ کفن میں ٹھہرے نہیں امکان کہ تاشع لگن میں ٹھہرے مانیں عاشق نہ اُسے جو کوئی رنگ میں ٹھہرے
--	--

گم زبان سے تری الفاظ نہ بندش پاوین  
 مستی کس طرح سے سودا کے سخن میں ٹھہرے

کیا کیا تھے چاؤ و لمین جب آئے تھے قدم مٹھل تری مبارک ہو زرد و دوشونو کو اوی چرخ سفلہ پر و راہی آسان بھر احق ہیں ہجویری ہوں میں مجروری	کھلتے ہی آنکھ یار و پالا پیرا ہونم سے تیری گلی کے سگ کو کیا کام ہوا دم سے واژون ہو عقل تیری و نہ صا ہو تو جہنم سے اٹک اس طرف نظر کر یہ بات ویرم سے
--	---

مینا و ساغر و موسیقی و مطرب و نے  
 یہ ساری خوبیاں ہیں سودا کے دم قدم

جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے  
 جو جانے رہا ایا بہین نیا ہے

سو دا جوئی مرد بین میدان کی  
 خاطر میں وہ لالہ ہیں کی چمن زار  
 سو دا جوئی مرد بین میدان کی  
 خاطر میں وہ لالہ ہیں کی چمن زار

[illegible][illegible][illegible]

تجھ کو تو زہد خشک ملا چشم تر مجھے  
واعظ نہیں ہو روز قیامت کا ڈر مجھے  
نے نفع پر نگاہ نہ سوچے ضرر مجھے  
ورپیش آگیا ہو کہ مر کا سفر مجھے  
بھاتا ہوتا صبا سخن مختصر مجھے

جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی  
 جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی

ہنسے دیو انوکھے عاقل پر تو بہترین عشق کا آغاز تو جو قہن گزرتا ہے نے تلاش میں ہے اور دنیا کی فکر گزرے تھی آرام سے تکبہ تھوڑا سا سا غول خون سے مالامال ہوتا ہے مرا ہو بہا رنگی نگاہوں میں سو سو اجاڑ پوچھتے نہ کبھی اشنائے مغرور کو تو کہہ کے ہمیں سخت بدنام ہو ناصح قسمت کہ دل پناہ میں کیا پس کے رہے ہوشم سے کیا ہی جو زو دیاقت پھر کیا عاشق پہ تندی ہو کوئی چہچہ سوجا پھر کاتی ہو کیا دختر رشید میں گھین یاکون کے ترے نیش کے بارے کرہین ڈھلے جو چلی جائے ہو گیس کی گردن سو سو تو عبت ہتا ہوا اس کی غین	بند سہیلان چہ مغرور کیا ظالم کے کہ نہیں سکتا لہا لہا میں لہا لہا کے اسکی زرقا ہی ہو ہر در کے کام کے اس کے لگ جائے ہی جاتے رہی آرام کے اہل ان گشت بہتے ہیں تو ایسے جام کے مست جہاں گئے نگاہ ساقی کلفام کے پڑ جائیں اگر چشم میں ناسور کو پیشینہ دل ہاتھ سے ہو چور کو نس پر یعنی تیر شمع میں منظر کو جس وز تیر اول سے کوئی دور کو ہاندھے ہوئے ہیں دل پہ پتھر کو تجھ نہ رہے گھر میں ہو مستور کو بلکہ وہ پڑا کٹے جو زبور کو دیکھتے ہیں مگر چشم وہ حضور کو وہ ساتھ شب روز ہو مفر کو
---	---

جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی  
 جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی

۳۶۳  
 ۳۶۳

جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی  
 جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی

جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی  
 جہاں جہاں کہیں کہیں  
 دیکھ کر کسی دیکھ کر کسی





چاروں دروں کے لئے زبور اور انجیل جو وہ عالم  
 پر مبینہ تھے مبینہ ہی وہ گفتار کا اپنی  
 کیا ہو دل کے لئے مبینہ ہی وہ گفتار کا اپنی  
 تصور دل میں تھا کہ ہرگز تو مبینہ ہی وہ  
 چاروں دروں کے لئے زبور اور انجیل جو وہ عالم  
 پر مبینہ تھے مبینہ ہی وہ گفتار کا اپنی  
 کیا ہو دل کے لئے مبینہ ہی وہ گفتار کا اپنی  
 تصور دل میں تھا کہ ہرگز تو مبینہ ہی وہ

جسے کہ چشمِ خلقِ صنم تجھے بھالے گی  
پامالِ غم ہوا ہو مراد ل نہ جائے  
بھڑکی ہو لالہ سے لکڑی ہو پرخان  
فرما دے بیستوں میں یا نہ تو تھا نقش کو  
کافر ہوں اگر ارادہ ہو تجھ ساتھ عشق کا  
لگ چلنے کی طرح نہ تھی ہر کسے پتھر اترے

پھاڑے نہ کیونکہ سوداگر یہاں کو اپنے پیار  
چسپان ترے گلے سے جو ہو کر قبا لگی

مری آنکھوں میں نیا روشنی کا شعاع  
روایا ہوا بردیا دل یہ کیسے حال پوچھو  
پھنسے ہیں بسکہ دل نیا دل نیا  
تیری دریا دلی کا شعور ہے ہر جہاں کی

عجب تلو سیرین دریا کے است اوقات کھوسووا  
مشرک چشم کو ٹٹک یکھ گیا کیا موج مارے ہر

ہمیں کیا لطف ہو سکتا ہے کہ ان کا کیا  
 جہانِ عرشِ عالم ہی ہو دیدار کا اپنے

جنتین میں تیرا سایہ دیوارِ سلسلے  
 گئی اس مشکل سے پہاں تو تیری پائی  
 ہوں چہ پروانہ جسے رات تو نے نیائی  
 جی کی ہی میں رات تو نے نیائی  
 پوچھنا سو فک کہ چھ بات تو نے نیائی  
 دل نہ دیگا وہ کسو کو نہ ہلکا یہ ہم  
 کہ مر سول کی کلمات تو نے نیائی  
 و اجبا فصل تو ہم شہر ہی پائی  
 پھیر بھی اپنی بات تو نے نیائی  
 تو بولتے ہیں ہم اپنے پائی

[illegible]



پیارے نظر گذارو دماغ سے صفا ہو کر  
 آغاز غلامی میں آکر سب کچھ ہو کر  
 حشرات کی طرح سے زمین کا غلام ہو کر  
 سو وقت بھی ملو تو وہاں سے نہ بھاگ سکو  
 یہاں تک کہ یہاں تک کہ یہاں تک کہ

درو اپنے کی کروں فریاد کسے سامنے  
 اشک کا قطرہ نہ تھا آنکھوں کے گوشے پہ  
 کیا کہوں میں حال سخنو ابی کہ ظلم و ستم  
 دیکھ کر جس مردوش کو صبر نہ کام ادا  
 صبح یوں نکلتے ہو وہ گھر کہ خون خطا  
 دل میں جانیکا جو بحر کی طر کر رہا  
 گرد و پیش قحط خیزان اس کے خوش اقبال  
 وہ قدم جلو گر گل بھی ہوتی تھی شرا  
 ساکنان شہر جب دیکھتے ہیں باجرا  
 کیا خوشی اس میں سودا کہ آئی ہو با

ہر طرح خون جگر کا عجب نگل کی طرح آنکھ ادمہ کھولی کہ اب پیالہ ادمہ تیار ہو	ہر خط اب بہ نشو و نما خطر بار ہو چون تن سیت کہیں گروے رکھا ہو بار
گلزار کی خرابی کے در پی بہا ہو سو ٹکڑے درخت تجھے میل غنچہ دار ہو	یاں لف خال خط بھی ہوا مشکبار ہو ابر بہارہ چین سے سے پرے

دماغ سے صفا ہو کر  
 آغاز غلامی میں آکر  
 حشرات کی طرح سے زمین کا غلام ہو کر  
 سو وقت بھی ملو تو وہاں سے نہ بھاگ سکو  
 یہاں تک کہ یہاں تک کہ یہاں تک کہ  
 ۳۶  
 دماغ سے صفا ہو کر  
 آغاز غلامی میں آکر  
 حشرات کی طرح سے زمین کا غلام ہو کر  
 سو وقت بھی ملو تو وہاں سے نہ بھاگ سکو  
 یہاں تک کہ یہاں تک کہ یہاں تک کہ

نظر آجاسی یا مال بتا دے گا  
 دماغ سے صفا ہو کر  
 آغاز غلامی میں آکر  
 حشرات کی طرح سے زمین کا غلام ہو کر  
 سو وقت بھی ملو تو وہاں سے نہ بھاگ سکو  
 یہاں تک کہ یہاں تک کہ یہاں تک کہ

جب کہ دینے کی قسم کھائے ہو لیکن  
 کہتے ہیں جسے عشق سوسہ چہرہ سوسہ  
 حوذا ت فدا کیا جسب سہا نام سند است  
 دل از لونا کر کے سہا نام سند است  
 ۳۶۸  
 ت سوسہ  
 تقصیر کیا ہو  
 سہا نام سند است

[illegible]

ایں طرح کے کتب خانوں کی بنیاد رکھ کر پوری دنیا میں علم کی روشنی پھیلانی ہے۔

جیتے عشق کے مریض کی تیسرے شرط پر  
سوداے دل کو زلف گرہ گیر شرط پر  
نالائقین بہت کیے اُس کے ساتھ  
ہو خاک راہ عشق میں قادر ہو تری  
کافی ہر اک اشارہ ابرو و زائیں  
دل کی شکستِ یخت کی میری تو نے خبر  
کر تا ہو کس گنہ پہ مقبوس ہیں تو یار

سودا این اس حین بین چون بن غنچه دل گرفت  
ما تم سر این صورت دلگیر بشرطی

کہ قاتل زہر سے کاوا کی بھی ان کے ہنسیں  
گندار عمر کی خاطر قد خم پیر کاہل ہی  
خمش می بین جاری شور ہو فرد ہو غلام  
خرد شل بر سے دسا ز کیا آواز قاتل ہی  
وہاں پہنچنے آنکھیں گش گش ہاں ہیں تھک ہی  
یہ لب ٹیلو فری ہو خال کا کل شکل تیل ہی

مجھے تجھ زلف کے سنبھل سچے سین تال ہو  
عبور اس بحر پر پایاں کے کر نہیں دو کیا  
کسو کی گوش فہم یا شنوار ہو نہیں در نہ  
بکیفیت ہیں ساقی جلو ہا ہر جن چنان لے  
بنایا معائنہ قدرت تجھ کو رشک گلہ سر  
رخندان سب کھنڈن میں قامت و پاونوٹا

۱۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۲۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۳۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۴۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۵۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۶۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۷۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۸۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۹۔ تیار کیا گیا ہے  
 ۱۰۔ تیار کیا گیا ہے



ہر صدمہ بے اختیار ہوتا ہے  
 جس کے ہر لمحہ میں ہے غم  
 ہر صدمہ بے اختیار ہوتا ہے  
 جس کے ہر لمحہ میں ہے غم

دیکھا تو ملک حسن کے قابل میں ہو ظالم الم کی تیغ سے گھائل میں ہو ہو چشم آبیار تو اکمل زمین ہو دیکھا میں جس جگہ تو وہاں گل میں ہو یاں زندگی و مرگ کا حاصل زمین ہو یار و شہر سنگد لان سل زمین ہو جیسے خسوف ماہ کے ہائل زمین ہو تو اس غزل کی ناپنی شکل میں ہو آنکے لیے قصیدہ کی قابل زمین ہو	جیتا پھرانہ جا کے کوئی شہر عشق کا مقتول کی تو اپنے لحد کو کھنجان یونے کو تخم عشق جہان میں نہیں دوری میں سر پہ خاک کی چشم تر کو سنا کیونکر نہ ملے ماری میں ہم ہر کشت خون شیشہ دھون کو اپنے زوان کا شکوہ یون باز اخذ نور سے ہمو رکھے ہر جسم گر ہونہ دست فکر میں فہم و صاحب آگہ نہ قافیہ سے نہ واقف و لیت سے
--	---

مت دیکھ خاکساری سودا چشم کم  
 گر آسمان ہو تو مقابل زمین ہو

شعلہ زبان و راز درج چشم ترین ہو عالم تو سب طرح کا ہماری نظر میں ہو عیب سن مانہ میں جو کہ سودا ہر ہر کب نہ میری ہو جو کا اسکل نظر میں ہو	آتش جو عشق کی آہ سو نور بصر میں ہو آئے نہیں نظر میں سو کے جو ہم تو کیا ہوا حجاب میں بدگمری کس نہر سے کم حاجی کا جو سخن ہو مروج میں ہو وہج
--	--

جو کہ ہر لمحہ میں ہے غم  
 ہر صدمہ بے اختیار ہوتا ہے  
 جس کے ہر لمحہ میں ہے غم  
 ہر صدمہ بے اختیار ہوتا ہے  
 جس کے ہر لمحہ میں ہے غم

۳۶۹  
 ( )  
 ہر صدمہ بے اختیار ہوتا ہے

ہر صدمہ بے اختیار ہوتا ہے  
 جس کے ہر لمحہ میں ہے غم  
 ہر صدمہ بے اختیار ہوتا ہے  
 جس کے ہر لمحہ میں ہے غم

نہ غم کو بیدار کی طالع کہ ہر ایک کی زبان  
 کیا کہوں بیدار کی طالع کہ ہر ایک کی زبان  
 نہ غم کو بیدار کی طالع کہ ہر ایک کی زبان  
 کیا کہوں بیدار کی طالع کہ ہر ایک کی زبان  
 نہ غم کو بیدار کی طالع کہ ہر ایک کی زبان  
 کیا کہوں بیدار کی طالع کہ ہر ایک کی زبان

کسی نے بھی بچ شمع نور دیکھا ہے نقشہ میں آج میں زاہد کو چور دیکھا ہے یہ تیرے عہد میں ظالم خور دیکھا ہے پر اپنا زرق بچم تنور دیکھا ہے سر پر نہ کھونٹم سرور دیکھا ہے مگر ہمارا ہی فسق و فجور دیکھا ہے کتاب فقہ سوا بے شعور دیکھا ہے	قسم سے مجلسوں کو کہ تیری آمد میں کرشمہ پر مغان کا رہی یہ کہ ہر زور کشندہ باب کا پٹیا ہر باب بیٹے کا نظر تو شیخ کو رہتی ہوسن سلو اپر جو پوست تخت پر ہر خوش گداؤہ ہونگا نہیں نظر میں ترسے دستہ کرم و اعظ کتابی چہرے کے ملا کو حسن معنی میں
--	--

کرے ہی تو بہ جو واعظ کی ہرزہ گوئی سے  
 مگر ہمارے سووانے دور دیکھا ہے

شور محشر ایک جسکے شوخی جاننا نہ تو پر تو مہتاب ان موتی کا جسکے دانہ ہی جو ہر آئینہ تک اس شمع کا پروانہ ہی ویدہ آئینہ مگر کانکی جھپک شانہ ہی اپنی خاکستر میں کچھ ہو تو زمرن دانہ ہی برق سے پوچھو رہے اسکی جو بیانیہ ہی	کس سے جا اٹھا ہر دل میں جھپک پوانہ ہی وسعت دنیا میں اشنا تگات کا شانہ ہی عکس میں اپنے یہ کچھ آپ ہی میں نفون کسی زلفون کے تصور میں ان یارین شب مزور امید عاشق ہو تو بجا اصل مگر بقراری ملی اپنے ہمسے کیا ہو بیان
--	--

عالم میں ترسے یہ کچھ اپنے  
 یہ کچھ اپنے ترسے یہ کچھ اپنے  
 یہ کچھ اپنے ترسے یہ کچھ اپنے  
 یہ کچھ اپنے ترسے یہ کچھ اپنے  
 یہ کچھ اپنے ترسے یہ کچھ اپنے  
 یہ کچھ اپنے ترسے یہ کچھ اپنے

استغفر اللہ میں غلامی کے خطر اسکا ہو  
 شہر بہار میں غلامی کے خطر اسکا ہو  
 شہر بہار میں غلامی کے خطر اسکا ہو  
 شہر بہار میں غلامی کے خطر اسکا ہو

ہر بات پہ ہو میری اور نہ تو اسے چل  
 غیر اس کے اشارے جب کرنے لگے نوکین  
 ایک نین سے یوں لگا کیوں جانے ہو تم  
 اس شمع نے یہ سنکر بولا کہ خدا سے دور

پس غور کرو نادان جس گھر میں چھپتا ہو  
 وان جا کے خوشی آتا یہ خام خیالی ہو

ہم سے لالچ پہ ارادہ کچھ اگر اسکا ہو  
 آگے کیا چیز ہے جسکو تباؤن بہات  
 جان تک سے اگر وہ تو ہو بندہ حاضر  
 کیا مزاج اس کے تباؤن کہ عجب تشاؤ  
 جس سے اس کے ہوان و لوہین کی اس کا فرق  
 کیا ہو تجھ حسن کو تیرنگہ بد سے خطر  
 حمان خانہ آفت ہو جسے کہتے ہیں دل  
 میں نہ کہتا تھا دل اس سے لگ چلتا تو  
 ہر سیکانہ پرے کو چھپتا اس سے کے قدم

گھر میں جو کچھ ہو میسٹا ہو بھر اسکا ہو  
 تہیں معلوم جو منظور نظر اسکا ہو  
 دل اسے دیوے جو کوئی تو بھر اسکا ہو  
 شعلہ طور بھی شائد کہ مٹا اسکا ہو  
 شمشیر بھی چشم نہ اسکا نہ قہر اسکا ہو  
 داغ اس لپ پہ جو ہو سیسہ سپتر اسکا ہو  
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ در اسکا ہو  
 بات جو سودا کی مانے نہ ضرر اسکا ہو  
 جو دم تیغ نہ چلتا ہو گدرا اسکا ہو

۱۷۱  
 غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو  
 غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو  
 غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو  
 غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو

غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو  
 غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو  
 غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو  
 غلامی کا کھیت بہت ہے تباؤن اس کا ہو



پسنگریزہ ہوا تو درعدن مجھ سے

اہم ترین وارستہ محبت کی مددگاری سے  
 سبب غفلت بنایا ہو فقط عیش شباب  
 شکوہ ہی جو روح جفا کا ترے کس کا فرکو  
 قطع الفت نہ کرے کب عمل نامہ وار  
 ایک بین ہی نہ تھا راہوں جانیہ عشق  
 مو پرستی ہو مری باعث آذرش خلق  
 کام دل حبسین تجھے ہو ہمارا محل  
 تجھ طلب بین کھو یا آپ کو مینے زندا

رہو بازارِ محبت کی خرید واری سے

خورشید و مہ نے پیار سے چھپھپھپائی  
سر کی خبر نہ تن کو تن کی نہ سر نے پائی

دوری سب سے بڑی دوری  
میری





جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا  
 جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا  
 جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا  
 جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا

سو واکو ناما شفی سے رکھا چاہتا ہوں ہمارا  
 نام صحت نصیبت اپنی سے خوشی مشغور کی

بولوں نہ بول شیخ جی تم سے کڑی کرے کیا سیکھ سے میں آن کے چوکی کا تحسب قامت نے تیرو بلغ میں جا خرابہ بندگی مل جا گلے سے اب تومرے پا رکھا ہوا کیا قدر دل بتاؤں کو جنہوں گلے کرے از بسکہ تنگنا ہو گذر گاہ آخرت وندان دین میں قنٹ بسم نہ دیکھے ہم بوسہ بین گالی ہو گالی نہیں تومار	یاں چہ سٹ کیے ہیں اس سے تمام بچہ پیو گئے اُنکی ہند سے تواب ہم گھر و گھر لاکھوا لیا ہو سرچین سے کڑے کڑے دو روز دھوتی میں جو باہم لڑے لڑے دل خاک ہو گئے ہیں کروں پر پرے چائے میں اُپر چٹکہ کہ دہرے چٹکہ سوئی سے کچھ نہیں نظر آئے ہر جگہ عاشق نہیں ہیں منہ چڑھ چکے اور آرا
--	--

سو واکے ہوتے واسق و مخون کا ذکر کیا  
 عالم عبت اکھاٹے ہو مرے گڑے گڑے

وہی جہاں میں سو قلمذری جائے غلام سکی میں جہت کا ہوں کہ چوپے فییم ہو وہی آفاق میں ترا جو یا	بھجوتے تن پہ چو بسوں قہری جانے جگر کے خون کو خوان تو انگری جانے کہ جیسے یا کچھ اس بہتری جانے
--	--

جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا  
 جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا  
 جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا  
 جہاں میں رہا وہ جہاں میں رہا

کہ انور کی دہر وہی دہر ہے  
 کہ انور کی دہر وہی دہر ہے  
 کہ انور کی دہر وہی دہر ہے  
 کہ انور کی دہر وہی دہر ہے



جسے جلوس دیا اور تین بیویاں  
 کھانے کے بیچا ہاتھ سے تو اس قدر قاری  
 سنبھلے ہیں اور بون دل کو ایسا مگر قاری  
 کا سر نہیں ہوتا جو بون دل کو ایسا مگر قاری  
 دل تھک جاتا ہے اور اس کے ہاتھ سے قاری  
 دل تھک جاتا ہے اور اس کے ہاتھ سے قاری

دل جان بیاہی انا جی  
 ہوتا ہے تو کچھ اور قاری  
 یار بہت مجھ کو لازم  
 دنیا جو بہت میں الیہ قاری  
 میرا دل تھکتا ہے اور قاری  
 میرا دل تھکتا ہے اور قاری

ازاد کو بہت کچھ بدنام کر قاری  
 ایک کو بہت کچھ بدنام کر قاری  
 ازاد کو بہت کچھ بدنام کر قاری  
 ایک کو بہت کچھ بدنام کر قاری

<p>آزاد کرتے تم ہمیں قید حیات سے          آشکر ہمارے پاس گھر تک قید کے          تو خوش ہو گھر اپنے میں جس کی سے ہو تم          اند وہ ورو غم نے کیا غم جیہ صبر          سودا نے اپنے خون کی دیت سی رنگ</p>	<p>اسکے عوض جو دل کو گرفتار کر چلے          بھیجے کا وہ کوئی جو ہمیں مار کر چلے          دو چار نالے ہم ہیں یو ار کر چلے          ہم کو عدم سے قافلہ سالار کر چلے          چاہے تو اپنی بات سے انکار کر چلے</p>
<p>نہیں جلوم اس سینہ میں کیا جرح ملتا ہے          گھڑی گھڑی کی من گھڑی میری دہلتا ہے          ادا تو لیکنی دل کو پر اسکا نازا نام حرم          برنگ شیراز نکھو میرے جوش و خروش          اثر نے آہ میں ہر چہ فو تاثر نالے میں          مراد عدلی شتاب صبح اندوہ فزین          مجھے تشفی کیوں کرتا ہوا صبح جو نہ ہو          خیال نہ مگر کان میں یہ احوال ہر دل کا</p>	<p>دھواں نوک بان سوات کہ نہیں نکلتا ہے          جلی آئی پڑھی راجن جون و دھلتا ہے          بغیر از جی لیے کافر دہری جاتی سے ملتا ہے          ز بس ہر امتحان الیکٹریک سے چلتا ہے          پر اتنا ہر کان و نوک میرا دل بھلتا ہے          پڑا لیک و جیسے کما اندر دل چھلتا ہے          بس نہ جانہ ہر اون کے کسو کا کچھ بھی چلتا ہے          کہ جیسے صید کو شاہین کا چنگل ملتا ہے</p>

ازاد کو بہت کچھ بدنام کر قاری  
 ایک کو بہت کچھ بدنام کر قاری  
 ازاد کو بہت کچھ بدنام کر قاری  
 ایک کو بہت کچھ بدنام کر قاری

کوئی غلام نہیں اس کی بے پرواہی  
 زینت قافل ہر دم کی بے پرواہی  
 کیونکہ میں ہوں غلام ہر دم کی بے پرواہی  
 کوئی غلام نہیں اس کی بے پرواہی  
 زینت قافل ہر دم کی بے پرواہی  
 کیونکہ میں ہوں غلام ہر دم کی بے پرواہی

محبت میں ہی کسان ہیں جس کی تراجلوہ مراد لکھتے ہیں اس کا حال کی بیانی جو نقد دل تھا سو تو کر چکے ہیں خرچ بالائی سخن ہر دہ لب بندھ سے تر جسم نہ بالائی کنیا سے نہیں کچھ کہ صدم میرا وہ ہر جانی نکیہ و منکر اس جاہلون تو کچھ معلوم نہ مانی ستم پر رکت ہو تو اس کو اٹھا لیتا ہوں کی کہ می جام باورین بن ہو پر خرچ مینائی منان نے راحت دنیا کی ججوابات تیلانی ہوئے ہر تہائی لہن رتھ نخل رسوائی چمن میں سنبل گل نرگس کی ہے ہر دکھ لائی	تیرے خوب ترست و مہربان کب تیرے پانی میری ہی سی نسبت گل لیل بھی تیرے برائے خوش فغان ہو حصص حاضر جان ضرور کو سمجھ کر بول جو بولے نہیں میرا گل لیل کو نہیں ہو کھر کوئی ایسا جہان اس کو دکھا ہو بغیر از گوزراہد کچھ تنہائی کمان سوچی محبت کی کروں گنجیل کی میں تقر کیا یاد بجز خون جگر ساقی رہو کیا واسطے اپنے جب کا یا تھا مجھے زاہد نے کو چہ لہجہ دنیا کا مژدہ است ہو خواری برگ اکشاخ بدنامی کہیں ہیں یاریوں مجھے تب سے ہی لطف کو
--	---

پیر اس سے کیا تھا می زلف نے عارض نے آنکھوں کو پیارے بانٹ لی باہم مری آنکھوں کی مینائی	جب آنکھوں کا غمخہ بر سر میرا آتا ہو خیال لے ہر یوں تقویٰ دل کو کوہ دار کو
--	--

قضا سے قتل عالم کی ہی استاد آتا ہو  
 اثر عیب طبیعت کے لیے ادا آتا ہو

کوئی غلام نہیں اس کی بے پرواہی  
 زینت قافل ہر دم کی بے پرواہی  
 کیونکہ میں ہوں غلام ہر دم کی بے پرواہی  
 کوئی غلام نہیں اس کی بے پرواہی  
 زینت قافل ہر دم کی بے پرواہی  
 کیونکہ میں ہوں غلام ہر دم کی بے پرواہی



[illegible]

آنگہا تھا کہ وہ کہہ دیا یہ میری بھی طرف  
کھا کے تیرا اسکے کوچ سے چڑھ کر مٹا ہوا نہیں  
حرف و اعظ مجھ کو مسیبتیں قیلا لایا ہوں  
ترجمہ سینہ کا تو بھرا آیا ہو لیکن دل

اسکے کوچرین کو کیوں جاتا ہوا؟ سوداگر  
خلق کی سراپہ لینے کو علامت کے لیے

نہ غافل رہ زمانے سے بسیر یہ بشاری  
 یلہ تکصین بن مہد فکلب برنسیان نظر  
 نہیں دشندران کو سوخت زنی نامین  
 ہوا ز اہد کو عشق خوش لبان سری دہ علم  
 نہ رکھا داغ دل نہ تن میں پشیر گچہ مجھیر  
 در زخمی تیغ زبان کو نفع کیا تجھے

کہ خواہاں سپان تو گر کے طالع کی بیداری  
 عطا آئی بنا زین کا تھ جو رہا پاک میں جاری  
 کہ مہ کو نان گاہی پاؤ کہ آدھی گہ ساری  
 پری ہو آتش کا تو تھے پنبہ میں چکاری  
 بقل کے پچہ کی چون شمع کبتک معجز داری  
 نہیں مر رہم پیرا یو یا جہدم خرم ہاوی

شہیدِ رسم ملکِ عشق ہوں سودا کہ لیٹے ہیں  
جہانِ جرم نگہِ یزید جانِ رودل گنہ گاری

کیا جانے کس سے نگہ اس کی پڑی ہو جس کو چہین جاوے کھو تو اس کی تھڑی ہو

[illegible]

[illegible]

جو یوں لاشی دکھا کر اس کو دانیاں پکڑ کر  
چڑھا پھر شیخ مرکت ترے گورندہ شہسپہ  
ترا شاہین یاں بھی رہتا گویا اپنے کو  
تربیب گیت ترے سے ہر جے بند کی گھڑی

کمیت خامہ تازی ایو ترا پر کیا کروں سودا  
چلاوے سے تمام اسکی عراقی کی ہونی ترکی

چاہنا بزمِ نقیض کا ہوسنا کی ہو  
گدرا انسان کا یہاں سے جو بچا لایا کی ہو  
زخمِ شمشیر سے جو دوشے سے لیتا کیا  
یہ تو بوطرۂ سنبھل میں نہیں ہو سچ کہہ  
مگر کو نظر کے مصلے چو بیٹیا ہو شیخ  
عشق وہ شہر ہو کہ معشوق بٹے لاشوں کا  
ہوش میں کیونکہ وہ حاکم کا ہا جو یکے  
زاہد ہو شہتی پتری تو ہو نظر

عزم کہنے کا مجھے سبج برا ہی سودا  
دل میں تین گبر و مسلمان کے اگر جاکی ہو

۱۸

*[A large rectangular box containing dense handwritten Urdu text, likely bleed-through from the reverse side.]*

ہمت پر فلک کو کچھو چشم سیمہ کی	چاہا بھی تو کچھ اپنے ہی در و قدم سے
یہ رنگ بین تصویر تیری ہر نزاکت	جسکو نہ کوئی دیکھ سکا دیکھ نہ سے
حجالت نے کیا آب صدف کے تمہیں سودا	
درد زخمی یہ کچھ پیار ہوئی تیرے قلم سے	
بینہ کو دور کر کے سینہ کے داغ سے	سوز شب فراق کو دیکھ اس چراغ سے
آغاز خط کا دیکھ کے رخسار پر ترے	شرمندہ ہو بہار چلے روی باغ سے
بے بادہ یہ دہن سخن آشنا نہو	جون عین لکھن میں تیرے ایاغ سے
گندرا ہو تو چمن سے کہ بلبل کی آب گاہ	آتی را درو گل کی طرف کس داغ سے
سودا سے وہ چاہے ہر از تحت سلطنت	
اک کج فافیت میں جو بیٹھا فراغ سے	
غفلت میں زندگی کو نہ کھو گھر شعور ہو	یہ خواب زیر سایہ بال طور ہو
شمع و چراغ کو گھر میں شب دور ہو	تو گھر میں ہو مرے تو اندھیرا بھی نور ہو
دل کو مرے ہوا گھر سے شگفتگی	غبنے کو گلستان میں حیا سے سرو ہو
بلبل چمن میں تنہا نگر کسی چل گئی	جس گل کو دیکھتا ہوں سو نہ خود چو ہو
موسے کے کچھ عصا سے کل اپنے عصا کی	گئے نہیں عقیل کا انیسویں فور ہو

[illegible]

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰







سودا خان کو خدیہ لکھا اُسکے پاس  
 سن امرفان جہاں میں عاشق جو ہو گیا  
 شیریں نے جو کہہ کیا کو بہن کے ساتھ  
 کل ہی پڑے سسکے تھے بلبل حسن کو بچ  
 پروانہ رات شمع سے تہی جلی کہ صبح  
 میں تازہ کچھ کیا ہو کہ بنیاتی کہ مرے  
 حرمت کھی نہ رعد کی فریاد دے تری  
 لو ہو سیر تیرے سر کے دیوار گھر کی سرخ  
 دل کو ترسے رہتیں ہو اگر تابی نہ ہو  
 الفخیمہ طرہ کوڑھ کے یہ سنے کہ اک خیر  
 شیریں کی ایک بین بھون رہ رہ باہر  
 یا تنگ گھٹ میں لپی کے جنوں ہو گیا  
 جاری ہوا تھا خون گے جنوں وقت  
 ظالم کر دیکھ کر بیان ہو اہر چاک  
 پروانہ کون سا نہ جلا شام کو شمع

جو وقت اُسکے حال کی اسکو خبر گئی  
 مشوق سے اسے روش اسکی گد گئی  
 مجنون پہ کیا ہفتی کہ لیلی نہ کر گئی  
 فرہ نہ اُسکے حال پر گل کی نظر گئی  
 فی اسیر انکی لیکے عبادت پر گئی  
 آوازہ آدہ نالہ سری گھر پہ گھر گئی  
 رونے سے تیرے آبرو سے ابر تر گئی  
 آنکھوں سے موج خون کی بیون گئی  
 تو کار عشق سے تو مرے لال کر گئی  
 تیرے ہی دل کی مہر خاؤں کہہ گئی  
 لیلے بد مرستی وادی جنوں دھڑ گئی  
 اسل تھا دسے انھیں با بہم سر گئی  
 لیلی کے پوست الی اگر نیشن گئی  
 اک عند لب گرا جال پیسے سے گئی  
 روتی ہوئی نہ بزم سے وقت سے گئی

یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا

جبکہ وہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 جبکہ وہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 جبکہ وہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 جبکہ وہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا

یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا

یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا  
 یہ سب کچھ لکھا تھا وہ سب کچھ لکھا تھا



[illegible]







بکلیا بانی  
 علقه در به کل کر س  
 کست تو هر سدر من دل کی  
 بار و جودل عجب ای تو  
 سو و اس که هر کس که  
 سائین جگر کست تو باز  
 کتا و خسته دل منظر  
 نایب جو تو هر کس که  
 اس چرخون چکان کا احوال

۳۹۰

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسى عليه السلام في حجة البدر  
فما كان من ذلك الا ان موسى  
عليه السلام قال يا ربنا افرغ علينا  
قسطا من الغفران فاستجاب له  
ربهم واهبط به الروح القدس

البرهان

نہیں ہو کر رہیں گے بنوئے کیا اگر اس کا  
شاہراہ کو راز میرا چکل نہ بن جائے  
نہیں ہو کر رہیں گے بنوئے کیا اگر اس کا  
شاہراہ کو راز میرا چکل نہ بن جائے  
نہیں ہو کر رہیں گے بنوئے کیا اگر اس کا  
شاہراہ کو راز میرا چکل نہ بن جائے

ہر آن اس سے کہتا سودا سے لیتے ہیں

بد و غن میں جہان کے شہر و دیہات

چہرہ مریض لب کا ترے زرد ہو سہو  
گدرا ہو کسی خاک سے ظالم تو پہ خبر  
شوخی جھپی نہ حسن کی ہرگز کہ رو نہ ہر  
ہر دم جو تجھے پوچھے تو کیا ہو دکھ ہے  
افراد صا و خاص کا دفتر کیا نہ جمع  
ابھرے گسود ہی طرح میں کیا کفر پاک  
تیغ و سپر بندھا کیا ہی قسب کو

علی گئی گئے دو اتاری ہو در در سو ہو  
 واسن کے ساتھ ساتھ ترے گرد ہو سو ہو  
 افلاک کے بھی پر ویشن بوی ہو سو ہو  
 کہنے کا تجھے فائدہ ہے در در سو ہو  
 اپنا لکھا ہو جس پہ اک فرد ہو سو ہو  
 نظرون میں اپنے خانہ پر گرد ہو سو ہو  
 کتنا ہی تم تباؤ وہ نامر ہو سو ہو

سو واکلی بین یار سے گو بولتا ہے گرم

پس بخون کے ساتھ دم مر رہا ہو گا

در و میرے آخوان کا کیا تر و مسانہ  
قد کو تیرے جی کہ عشق خرام تازہ  
دل کو کتنی پہنچتے ہیں نصیر کے پیران  
بیقرار می کی اڑھانے جو خوش کر

اسقدرای و نری خردون کیون اولری  
اُس جگه شوقیاست قوش پان اولری  
تجربن محبی هوا و زندگی ناساز  
طایر سیاب کو آتش برید و اندازی

۲۹۱

کجا سے حال ہمارا کہ ایسی باتوں سے  
 تیرا دل اپنے کی پوچھے ہو اس سے جو  
 تیری نگاہ سے جو یہ رہ نوز و آفتاب  
 ز ابرو بڑا سنے یہ یاد دل کی گاہ  
 اس خوشی سے محبت اور حسن کی گاہ  
 اس خوشی کے کوئی بین نہیں کی گاہ  
 اس خوشی کے کوئی بین نہیں کی گاہ

نہیں ہر دم یاد رکھو کہ اس کی داد کو پہنچاؤ  
 صبا یہ مشق اس گلشن میں آ کر پھولیں  
 نہیں گلن اس گلشن میں آ کر پھولیں  
 غلام ادیب بوسلانی کوئی قریب یاد رکھو  
 سو دایاں جو بائیں سے آئے ہیں  
 لیکن سب سے پہلے اس کی یاد رکھو  
 اس کی یاد رکھو کہ اس کی داد کو پہنچاؤ

بیواری آن بکروں سے کہیں ایک بیوہ  
 جو زلفوں سے گندہ لہو پر کسکے نہیں  
 جو گدڑی سے بولے دل سے تار نفس  
 کہ کس کوئی بھی نہ دیکھے اس کو پہونچے  
 کہ کس کوئی بھی نہ دیکھے اس کو پہونچے  
 کہ کس کوئی بھی نہ دیکھے اس کو پہونچے  
 کہ کس کوئی بھی نہ دیکھے اس کو پہونچے

میں بھر کے سربے فیس دی ہر صوفی نے پیر کس کا درد دل پیار تھا رانا کیا سمجھے رہا کرتا ہمیں صیا و اب پامال کرتا ہوں نہ پہونچو داد کو ہرگز ترے کوچ کا فریادی نہ پوچھو مجھے میرا حال تاکہ نیامیں جیسے وہ کہا جاتا ہے تھا کچھ تجھے لیکن لڑھکتا ہوں جو گدڑی رات میرے پر کو معلوم ہو چکے ہیں	نہ دیکھی کوئی بستی اس خراب باد کو پہونچے جو گدڑی صید کی جی پرانے شہار کیا سمجھے پھر کتنا بھی جسے بھولا ہو سو پرور کیا سمجھے کیسے شور و محشر میں کوئی آواز کیا سمجھے خدا جانے میں کیا بولوں کوئی غماز کیا سمجھے کہ میری بات ڈھب کو تو اڑھٹا کیا سمجھے دل پروانہ کا جڑ شمع کوئی راز کیا سمجھے
--	---

نہ پڑھو یہ نخل سودا تو ہرگز میرے آگے وہ ان طرزوں سے کیا دھندلے نہ لڑ کیا سمجھے	حیدر تری گلی کی طرف ٹپکن ہی پہونچنی نہ تجکو آہ مرے حال کی خبر ترپے ہو مدتوں سے مری جان پر اسے کیونکر چلے نہ رشکے فافوس پہونچے شمع
سو دا جو بے خبر ہو کوئی وہ کرے پویش مشکل بہت اُنکو جو رکھتے ہیں آگہی	

۳۹۲  
 جانا ہے غمش کے ہاتھ میں  
 کی تو بین جون کوہ دہشت  
 سخت رسوا ہو کر گم  
 جسکو سو دا نکاح کریم  
 جاتا ہووے اگر اسکو تو چھین  
 لو لگا ہوں بازار سے  
 چھائی کے اور بیوی بیکار  
 سو دا جو بے خبر ہو کوئی وہ کرے پویش  
 مشکل بہت اُنکو جو رکھتے ہیں آگہی

سو دا جو بے خبر ہو کوئی وہ کرے پویش  
 مشکل بہت اُنکو جو رکھتے ہیں آگہی  
 سو دا جو بے خبر ہو کوئی وہ کرے پویش  
 مشکل بہت اُنکو جو رکھتے ہیں آگہی

نہ تا لباسکے خوشی و عشق کے تہ کی  
 کسو نے حال سے میرے کہی نہ تجسبات  
 گیا نہ سر سے مرستا ہنوز شوخ زنبور  
 نشان کفر سے میرے نبی علامت دین  
 ہمیں ہر شے بتیج صورت زنار

$P_2$

[illegible]



کلمہ ہو زنگ لوبہ ہے کو ہوا پر شاخ  
 چمن میں چھپا ہے ایک تھوڑا سا  
 زینن دیکھا کہ وہاں ہے گل کو دانی  
 نوان بامہ زیبان لکھو کھانہ  
 دل بے عشق کی دہشت ہو کر ایک نفس

پیارے ترین میں کچھ ہم بھی کر رہیں گے  
 یہ چشم بھڑکی بھڑکی تالا بھر رہیں گے  
 کب تک ہمارے نالوں دوراں رہیں گے  
 دیکھیں گے پھر اگر جیسے اگر رہیں گے  
 نہیں یہ کج ادائی اور سو کو سو رہیں گے  
 نہ کھلوا یا کھجوتین سطح بند قبا ہے  
 جلا مٹ شیش پناہ عبت آتش کج ہے  
 پریشانی میں ہمسرہ درخت شکی کا کل ہے  
 باعث شہمنی اے گرو سلمان مجھے  
 نہ مجھے نالا ہوں میں اک ظن ہونا لاں مجھے  
 جو جھ کر سبز قدم کھینچے ہو دامن مجھے  
 کیا کیا چاہتے ہیں بدہ گریاں مجھے  
 لیلیا کیونکی میں حیران ان دن جان مجھے

مار گئے ایک دو یا آپ مر رہیں گے  
 ای اور جائیداد کم کرنے پر ہمارے  
 یا رنٹا جس کے چھائی تو بھلائی ہو  
 اب تو تری گلی سے جانا ہی مصلحت ہے  
 تمہاری رلف کھائی ہی تھی ہو  
 عجیب بات ہے چونکہ صبا کیہ تو عالم  
 چین میں آستانہ کر کو یا بے بس  
 رسانی کر رہی ہیں عالم میں گوشت  
 نے ضرر کفر کو دین کا نقصان  
 آہ دلا ری سے ہی شہنشاہ یا کوئی  
 خاہوں خشک لے آتش سوزان آج  
 اسکی خوشنیں مجرم نہیں نے سے کا  
 ضرور نہ کمیت نہ بصورت نہ مشکل

۳۹۲

[illegible]

اول سے ہوس نکالے نگاہوں کے شیخ نے | پیوند کر کے ریش کو موئے زہار سے

سودا نہ پوچھ کس سے وہ گرو پر آشنا  
ہو دین جو ایک دو تو بتاؤں نہ ار سے

ٹیکے ہو رنگ خون مری شاخسار سے  
 دل بھر گیا ہو کسی قرہ کا شکار سے  
 تعلیم بر ہو کسکے دل بیقرار سے  
 سوچے دو آتشہ کم و ذوالفقار سے  
 کرتے ہیں پاک نیتہ میرے غبار سے  
 آسبب کی بخت نیشہ کو دان کو ہزار سے  
 مست کر طلب شراب کی مر جا خار سے

مرجان کا نخل پہون پھلون برگ بار سے  
خیر طلب ہو مرگ سے ہر اہوسے حرم  
مجھ سے بیان نہ کر طیش مرق کا کہ وہ  
ساقی پہونخ شباب کہ تجھ پہین مجھے  
کھوٹے نہ مرگ صافی طینت کی قدر کی  
جس جا کہ بین بیان کروں ڈاکسٹل  
سو دا جو درست جان کوہن نشہ تو

اُسکو یہ مثلِ واحد انگور دین گره  
قطرہ کے انخون کے اگر نہ ہر مار سے

لبریز ورنہ دل ہر تیری شکایتوں سے  
معلوم حال میرا گواہ کہ بتوں سے  
کاغذ کی چھاتی بھاتی تیری دکھائیوں سے

شکوہ بعد از ظالم کرنا مروتوں سے  
پہرے بغیر دل کے ممکن نہیں کہ ہوئے  
ہو خام شک تیراں میں سخن کے کہتے

راتوں رات  
 دستارچی کی تپسودا کوئی بھی  
 سلطان زلفیاری سے ہونے کو بار بار  
 جو بیل غنہ پتے کی لکڑی کو  
 بود صوم خدای کو  
 دوست کی کبھی بھی گری باز نہ آ رہی  
 بھوکو خنہ چو قل اور آہیں کی رہی  
 دلائے جا کر جو انام سلامت ہو رہی



کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے

سر پیش انگنڈہ اکثر میکدہ کی راہ سے  
 یوں چلا ہاتا ہو خدمت سے گویا مغرول ہو

خون جہاں بس گورین چہ یکدم ہوتا ک ایک دن تیرا دہن اور اپنی شہنشاہی جس جگہ دیکھوں ہوں شعلہ کو گریہاں ک شمع ہونے سے عصا حرم چو تپاک ہو آشیان کا انکی آوارہ خن خفاک ہو یا رہن تیری ہی خج بی یہ ملک فاک ہو خادمہ مفرغی انکے گردن افلاک ہو تو تیا جہ شمع نقش با ہماری خاک ہو	شک رہنے سے ہمارا دیدہ تیرا ک ہو منہ پکار کیا پھر ہو اور فلک سمجھی ہن ہم تند خوئی سے تری آتا پھر ہے ہر داد خواہ رہنما کی خلق کی جا ہو تو راہ کج نہ چل گرچہ جن میں ہر صغیر دن کہا ہو کچھ نشان راستہ میں کتا تھا ظالم مجھے جلا د فلک فتنہ رو زمین لکھو نکا ہو تیرے غلام مرست سمجھ بے قرار پا لوں گی گر رکھتا ہوں ہم
---	---

کیا لکھوں حال تباہ اپنا کہ سو دا وہ جو لوگ  
 چاہتے تھے یہ دن انکے یا نہ وہ ان تکا ک ہو

پروانہ کسکے شعلہ خو کا ہلاک ہو لیکن جو پیر خفاک فی پیرہ پاک ہو جائے خطر نہیں ہو مرا زخم خیر ہو	حیران ہوں شمع کے لیے سوزناک ہو زار مجھے تھا جس سے ہونے پر یقین قاتل سکیوں جگر گئے ہو کیا مجھے پیر ہو
--	--

کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے

کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 کشتا خوش عقل سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے  
 نام صحت کو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے اور دیوانہ سے چکے تو بچے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کتنی سوہم پنازاں ہو کر پار	کچھ اپنے تئیں دھڑکی ہو تکو نہر ہی
تہناترے ماقربینیں شام سپہ پوشا	رہتا ہو سدا چاک گریبان سہر ہی
سو و اتری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات	
آئی ہو سحر ہونے کو ملک تو کہیں مر بھی	

فرم جسے کہ کہ چمن میں بہار آئی ہو  
 نہ جھوٹا پتھر نہ شرکان تو دوستِ طفلِ شک  
 اثر کیا ترس دل میں مجھ ہنسک نہ تو کیا  
 ترے نکالے سے تجھ کو سے کوں کیا ہوا  
 غور و تقویٰ سے کتنے تھے شیخِ سحرش  
 گئے تھے آپ خداوندِ سیرابِ گل  
 کہیں ہیں در پتھر سے شیخِ دہنِ سجدہ  
 جہان بکند زانِ سخن کا ہر فرماو

تین گداز میں دل کیونکے تھیں رکنا سو دیا	
برآگ پانی میں کس سحر سے چھپائی ہو	
بہار ہے سپر جام پار گذرے ہو	نیم تیرے چھپائی کے پار گذری ہو

[illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

سید کبیر و تاج الملک میرزا کبیر خان  
بابین پور سے شریف آباد لکھنؤ

یہ تو ابی سمرتا ہوشب بھج رہیں سودا  
اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراں ہے

انہی کو یہ طاقت ہے کہ اس شہر کو  
 شہید نہ کرے اور اسے دل کا تواریخ  
 کیا ہو جو جس تک مر واپس نہ  
 سبک نہ کرے بلکہ اسے بچے بچے  
 جیسے بچہ کے ہوا تو اس میں نہ دل نہ  
 ماسے کا بڑا ایک ہوا تو اس میں بڑا ایک  
 میں بھی ہوا تو اس میں بڑا ایک ہوا  
 و ستا جو کوئی مرے دل اس شہر کو

اے بے قراریا ہی پر اسے دیکھو ناہان  
بل میں نہ اٹانا وہ اگر پال ویرا ہے

<p>نیم گرم قدم دوستی بکالادے          خیار و جوا خاطر میں آئیں آوے</p>	<p>میتھ پر میں جس میں کو لیاوے          وہی پر خوب مگر میں جو ہے بھاوے</p>
--	--

[illegible]







اے دل غم سے آبداد و آتش شمع مہر کی  
 بولوں کے کھیت اور پتہ پتہ نہ جانے لے  
 گدہ ہی میں جا گہو تر لیتا ہوں گولے  
 پکٹا ہو اگر نگہ پر اس کے تہن کو جو ہے  
 اس بند کمرے کو بھی ایسی سیاہ کولے

اے صاف کچھ بھی یار و ہر شوق کے نکون وہ ہنساں سپہ وہ ہے لہ لہاں گزیر وہ تو بچے کا ہرگز ہٹا کو لکھے نہ مانا کل پار سے کہا میں مستی کی سورا کہنے لگا کہ نادان چہ عیت ہو کہ کوئی	دل غم سے آبداد و آتش شمع مہر کی بولوں کے کھیت اور پتہ پتہ نہ جانے لے گدہ ہی میں جا گہو تر لیتا ہوں گولے پکٹا ہو اگر نگہ پر اس کے تہن کو جو ہے اس بند کمرے کو بھی ایسی سیاہ کولے
--	---

ہوش و اس غل سے روح آہر کی سودا  
 تو اس زمین میں نادان طور اپنا کیوں بولے

جون چنچ تو چین میں ہند دھا کو کھولے آویکا وہ چین میں مگر ہیکشی کو باغ جہاں میں اگر کچھ تھے پلن پایا ایسا ہی جاؤں بون کرتے ہر تودہ ہاتھ کہ بولنا ادا ہو ہر چند پر نہ اتنا چشم پر آجہاں میں کچھ خیالی	پھر گل سے اوی ہارے بیل کیونہ بولے شبنم سے کہہ دے بیل سیاہ گنہ گزیر اکدل ملا کہ حسین میں سیکڑوں ہولے اس لپٹل چہرہ ہونی سوانح ہی ہو سویدیا تو شمع عاشق تو صبح ہاں ہیکو رکے کہ کپڑے ہیں چھائی نہ کچھ پورا
--	---

کون ایسا اب کو یہ سودا گل میں اسکی  
 آنکھوں میں پتہ ہوں غم دل کھو گئے روٹ

اے دل غم سے آبداد و آتش شمع مہر کی  
 بولوں کے کھیت اور پتہ پتہ نہ جانے لے  
 گدہ ہی میں جا گہو تر لیتا ہوں گولے  
 پکٹا ہو اگر نگہ پر اس کے تہن کو جو ہے  
 اس بند کمرے کو بھی ایسی سیاہ کولے  
 ہوش و اس غل سے روح آہر کی سودا  
 تو اس زمین میں نادان طور اپنا کیوں بولے  
 جون چنچ تو چین میں ہند دھا کو کھولے  
 آویکا وہ چین میں مگر ہیکشی کو  
 باغ جہاں میں اگر کچھ تھے پلن پایا  
 ایسا ہی جاؤں بون کرتے ہر تودہ ہاتھ  
 کہ بولنا ادا ہو ہر چند پر نہ اتنا  
 چشم پر آجہاں میں کچھ خیالی  
 کون ایسا اب کو یہ سودا گل میں اسکی  
 آنکھوں میں پتہ ہوں غم دل کھو گئے روٹ

اے دل غم سے آبداد و آتش شمع مہر کی  
 بولوں کے کھیت اور پتہ پتہ نہ جانے لے  
 گدہ ہی میں جا گہو تر لیتا ہوں گولے  
 پکٹا ہو اگر نگہ پر اس کے تہن کو جو ہے  
 اس بند کمرے کو بھی ایسی سیاہ کولے  
 ہوش و اس غل سے روح آہر کی سودا  
 تو اس زمین میں نادان طور اپنا کیوں بولے  
 جون چنچ تو چین میں ہند دھا کو کھولے  
 آویکا وہ چین میں مگر ہیکشی کو  
 باغ جہاں میں اگر کچھ تھے پلن پایا  
 ایسا ہی جاؤں بون کرتے ہر تودہ ہاتھ  
 کہ بولنا ادا ہو ہر چند پر نہ اتنا  
 چشم پر آجہاں میں کچھ خیالی  
 کون ایسا اب کو یہ سودا گل میں اسکی  
 آنکھوں میں پتہ ہوں غم دل کھو گئے روٹ





۱۰۰

شکرے یہ کہتا ہوں میرے نالہ جاننا کہ کو  
 عشق کے کوچ میں جلوہ ہوتا کیا سنگ  
 وہ سمندر ہو کہ جسکا نہ کہیں پاٹ لگے  
 بسم ویکہ تیرا کیوں دل بتیائے جاو  
 اتن کی پہ تجھے رحم جفا کا نہیں ہی  
 مسیحا سن کے اٹھ جاو جو کچھ کسی دوا  
 میں کہتا ہوں دل تو سے کہنگ نام کو گدرا  
 کہوں کیا عشق کی آتش سوار مجھ پر  
 کہا میں مرغ مرے لکاوں چرخ جلے  
 چمن میں بلبلوں نے چبائے عشق کو چکے  
 گل جو بیٹھا پاس اک تیرے ہم نام کے  
 قاصد ہی پیام تو جا کیو یا رے  
 اشرف یا کہینہ طلبگار ہو کوئی

کہ وہاں اڑے ہو جان پر حلیں فرشتے کے

اس کے یہ کہتا ہو میرے نالہ جانکاہ کو  
 عشق کے کوچ میں جلوہ ہوتا کارنگ  
 وہ سمندر ہو کہ جسکا کہمیں پاٹ لگے  
 بسم ویکہ تیرا کیوں دل بتایا جاو  
 اس کی پہ تجھے رحم جفا کا نہیں ہو  
 مسیحا سن کے اٹھ جاو جو کچھ کسی دوا  
 میں کہتا ہوں ان پر سے کہنگ نام کو  
 کہوں کیا عشق کی آتش سوار مجھ کا بڑی  
 کہا میں مرغ مرے لکا جو چرخ چلے  
 جہن میں بلبلوں نے جہنیاے عشق کھلے  
 کل جو ٹھٹھا پاس کا ترے ہم نام کے  
 قاصد ہی پیام تو جا کیو یار سے  
 اشرف یا کہینہ طلبگار ہو کوئی

کیوں مجھے ایسا بنایا کیا کہوں کہ تو  
 خضر بھی چکر چلا دیکھا جو انکار گرا  
 کشتی عمر مری دیکھیے کس گھاٹ لگے  
 اگر بجلی اسے دیکھے تو زہر آتی جاو  
 جس دل سے دل مور کو آزاد نہیں ہو  
 محبت سخت بیماری ہو یا روا کیا کیجے  
 نہو یہ بات گر اس میں تو کیا آرام سگر  
 سنی جوشن نے بھی سرگدشتہ بنی تو رگد  
 دیا جباب مجھے حرک شمع نے کہ بلے  
 لگی سارے چمن کو آگ تپتی تھے کنول کے  
 رہ گیا بس نام سنتے ہی کلیجہ تمام کے  
 اک شخص جان بلب ہو ترے آغا سے  
 دو گنگا اسی کو دل جو خرید ہو کوئی

تو ملک جگر تو مرے مرغ نامہ بر کا دیکھ  
 کہ وہ ان اڑے ہو جہاں چلبین فرشتے کے



لکھنوں کا جہان بن رہا مال پر  
 یوں شکر تو سب کرتے ہیں لیکن  
 کیا جانے بسا ہی آج کے جاگر  
 جی بن ہی نہ اٹھے تابہ صبح  
 کل آ کے جنھوں نے بے فاسی  
 سن آج کی بات کیا کہیں گے  
 آج صورت انسان حقیقت میں  
 زر سے ہو کہ دم کے خریٹے کی قدر  
 آ تو داب تو انین جہان کے دستور  
 الطاف و کرم کا ہو جہان میں جو کام  
 دنیا میں کہتی ہو کہ دل مجھے رو  
 وارھی کی سیاہی پیفیدی میں  
 آو نفس لی حروف کو میرے کرگوش

لکھنوں کا ہی بادولت اقبال  
 شاگر ہ وہی جسکو بہ مال پر  
 آتی نہیں غنیمت حجاب تنہا  
 اس رات کو سوئے کجوا اسکا  
 میں ترک کیا تھا عشق نہیں جاگر  
 کس شخص سے دکھاؤ نگاہ انکرا جاگر  
 سے سفلہ تو قیر طلب بچہ و بچہ  
 ہی بوج خریطہ جو نکل جاتے زر  
 ہم چشم کی سرت تجھے سب کی نظر  
 اتر دے کیا اسپہ چہمی کو مامور  
 چہ فاحشہ پر تو نہ یہ جی چاہہ تو  
 اس رات نہیں صبح ہوئی تو کو  
 دنیا کی طلب میں ہو ترا ہو ہندو

اس جیفہ پہ غراں سے دیکھ کے ملک  
 تیرا تو ہم نہیں ہو وہ بھی خاموش

میں نے اپنے دل میں لکھا ہے  
 کہ میں نے اپنے دل میں لکھا ہے  
 کہ میں نے اپنے دل میں لکھا ہے  
 کہ میں نے اپنے دل میں لکھا ہے

حاصل ہوئی ہے یہی حال  
 انھیں کے دل میں لکھا ہے  
 انھیں کے دل میں لکھا ہے  
 انھیں کے دل میں لکھا ہے

اور میں وہو اتنی کی ترسہ میں  
 عالم سے تو اہل کی ترسہ میں  
 و اما تو زور دست ہو منکرا  
 خلق جو نہ تو نہ تو نہ تو

اسکا  
 اسکا  
 اسکا  
 اسکا

کیا قدیم سے ہی اس کا نام ہے یا اس کا نام اس وقت کے لوگوں نے رکھا ہے  
 کیا یہ ایک ایسا نام ہے جس کا کوئی خاص معنی ہے یا یہ صرف ایک  
 عام نام ہے جس کا کوئی خاص معنی نہیں ہے  
 کیا یہ ایک ایسا نام ہے جس کا کوئی خاص معنی ہے یا یہ صرف ایک  
 عام نام ہے جس کا کوئی خاص معنی نہیں ہے

<p>                             جاری ہو ہند میں ترائی احکام                              تجھ کو جہان ہوش نور و دھام                              از بس تری ذات ہو پناہ عالم                              روشن چون آفتاب شاہ عالم                              یوں چاہیے افزون کھے امید سے ہم                              ہو عفو بہ از قصاص از بہر کریم                              قدر اس سے کچھ اپنی نہیں ہوتی ہو                              خلقت کی نظر میں نہیں آسکتے ہم                              اور اسکی ہوئی خبر شہادت کی عموم                              سو دانے کہ ہا جان جانان مظلوم                              میں شیشہ ہوا جہان میں ظالم                              تیرا دل میں ہوں اور میرا دل تو                              جب شکل ملاقات کی باہم یوں ہو                         </p>	<p>                             او منیع فیض و مجاہد خاص و عام                              تو ام رہے دل سے تیرے شادی و سرور                              شاہ تری طرف ہو نگاہ عالم                              قائم رہے تاحشر ترا جاہ و جلال                              مولا کا اگر عہد ہو کیسا ہی ندیم                              تہمید گندہ گر چہ ہو لازم لیکن                              منہ پھیرے ہو گودیکہ کے ہنگو عالم                              اتنا ہو بڑا ہو کہو کیا خالق نے                              منظر کا ہوا جو قاتل اک مرتد شوم                              تاریخ وفات کمی از روئے درد                              کیونکر کہوں تجھے یہ کہ مجھے مل تو                              جانے کاتب ہی تو اس محبت کی قد                              و کھ تفرقہ یاروں کا کچھ مت پوچھو                         </p>
--	--

دیکھیں ہیں لب زخم کہیں سینے وقت  
 آپس میں جو ملتے ہیں تو لو ہو رو رو

کیا یہ ایک ایسا نام ہے جس کا کوئی خاص معنی ہے یا یہ صرف ایک  
 عام نام ہے جس کا کوئی خاص معنی نہیں ہے  
 کیا یہ ایک ایسا نام ہے جس کا کوئی خاص معنی ہے یا یہ صرف ایک  
 عام نام ہے جس کا کوئی خاص معنی نہیں ہے



اس دل کے کنارے ہمارے یارو  
 سو وایجہان اپنی زبانی تو ہو  
 دے نطق کا ہر چند نہیں تو خالق  
 خاوند وہ ایسا ہو کہ عالم کو دے  
 پہونچا کے ہم دیکھ تو کیا کیا نعمت  
 جتنا یہ تیرا وہم کا اک ریشہ ہو  
 مرنا نہ تو کیا جانیے کیا کرتا تو  
 آنکھوں سے پراشک ہرے ڈھلتا  
 اچنچہ دین پیار سے ملک ہنسکے بول  
 کو تاہ نہ عمر جو پرستی کیجیے  
 ساتی جو نہو شراب ہو آج وہ ابر  
 آنکھیں کہیں بھو دن سے کہ حصہ کیجیے

آتی ہو مجھے شرم میان یہ دل ہو  
جو اسکی ہوشمت سواستے کر دیچکے

آیا ہوں تنگ و در رہتے رہتے لوگوں سے ٹھکا پیام کہتے کہتے

روتا ہوں کہیل اشک جاری ہوئے  
 نینو بچوں میں گئی ہیں اس کی بے  
 فسون غالب سے ہرے پر دے اپنے  
 اس پر نگاہ نہ خراب جب سے  
 مسکرا کر دم توڑی نہ از نگاہی  
 ہر طرف سے ہر طرف سے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کتابت محمد بن علی

۹۰۶

کتابت محمد بن علی

افسوس ہماری عمر کوستے گزری  
دیکھنا کبھی خواب میں اپنا  
اس راز کو

تاریخ عالمی جغرافیہ کی تاریخ



یہ نامہ افشین کا ایک اور نام ہے جس کا ایک اور نام ہے  
 یہ نام افشین کا ایک اور نام ہے جس کا ایک اور نام ہے  
 یہ نام افشین کا ایک اور نام ہے جس کا ایک اور نام ہے  
 یہ نام افشین کا ایک اور نام ہے جس کا ایک اور نام ہے

قطعہ خوش طبعانہ

<p>ہر ایک کجیہ جهان میں پیدا ہیں کسینوں ایک                  گو رکھ گوی چھ چھ چھ چھ چھ چھ چھ چھ                  کد و حیدر اور حیدر ہیں کسینوں ایک                  لوطی اور لوطی ہیں کسینوں ایک</p>	<p>ہر ایک کجیہ تبت قلد ہیں کسینوں ایک                  سنتر جسر ان کے کا فوط ہیں کسینوں ایک                  ہون میں بنام ان کے باغ جہاں ہیں کسینوں ایک                  کس کسے خباشت انکی ظاہر و غلبہ ہیں کسینوں ایک</p>
--	---

قطعہ بطریق طر شاعری گھنٹہ

<p>ہر ایک مرغ چین آن کر لگا کھنے                  ترے ترانہ کو نوع و گر لگا کھنے                  یہ کسے حق میں تو اچھے بھر لگا کھنے                  تو اسکے حق میں جو بال ویر لگا کھنے                  آپ اسکا نالہ جہاں بے اثر لگا کھنے                  ہر ایک بد اسے شام و سحر لگا کھنے                  برا مجھے وہ اگر سر سبز لگا کھنے</p>	<p>بوقت صبح مری بلبل طبیعت سے                  تری ہی جس کا گلشن میں لگا کھنے                  کہا یہ ہمتے تری دوستی و اسکتین                  جو گلستان جہاں میں ہو آسمان پرواز                  دیا جواب جو بیٹے بھی بد کہا تو کہا                  میں اسکے نالہ کو بد گاہ گاہ کتا ہوں                  کہا یہ کسے مری بلبل طبیعت نے</p>
--	---

قطعہ کہ در سوال بادشاہ و  
 جواب رویش گوشت افشین  
 بچار اولیٰ دینا کردہ بود  
 بنون

۱۱۱  
 ہر ایک کجیہ جهان میں پیدا ہیں کسینوں ایک  
 گو رکھ گوی چھ چھ چھ چھ چھ چھ چھ چھ  
 کد و حیدر اور حیدر ہیں کسینوں ایک  
 لوطی اور لوطی ہیں کسینوں ایک  
 ہر ایک کجیہ تبت قلد ہیں کسینوں ایک  
 سنتر جسر ان کے کا فوط ہیں کسینوں ایک  
 ہون میں بنام ان کے باغ جہاں ہیں کسینوں ایک  
 کس کسے خباشت انکی ظاہر و غلبہ ہیں کسینوں ایک  
 ہر ایک مرغ چین آن کر لگا کھنے  
 ترے ترانہ کو نوع و گر لگا کھنے  
 یہ کسے حق میں تو اچھے بھر لگا کھنے  
 تو اسکے حق میں جو بال ویر لگا کھنے  
 آپ اسکا نالہ جہاں بے اثر لگا کھنے  
 ہر ایک بد اسے شام و سحر لگا کھنے  
 برا مجھے وہ اگر سر سبز لگا کھنے  
 بوقت صبح مری بلبل طبیعت سے  
 تری ہی جس کا گلشن میں لگا کھنے  
 کہا یہ ہمتے تری دوستی و اسکتین  
 جو گلستان جہاں میں ہو آسمان پرواز  
 دیا جواب جو بیٹے بھی بد کہا تو کہا  
 میں اسکے نالہ کو بد گاہ گاہ کتا ہوں  
 کہا یہ کسے مری بلبل طبیعت نے  
 قطعہ کہ در سوال بادشاہ و  
 جواب رویش گوشت افشین  
 بچار اولیٰ دینا کردہ بود  
 بنون







اس کی شہرت قدر روز عید غلام  
 یہ جہان تازہ و عجب بار تو غلام  
 جہان پناہ پس از تو غلام  
 بلذرت سلاطین عمر سے غلام  
 ہندو ہندوستان کی بے غلام  
 لذت دولت و دین بادشاہ غلام  
 کہو سا کہ نہ پخت سے غلام  
 وہ بارگاہ ارباب غلام

اس کی شہرت قدر روز عید غلام  
 یہ جہان تازہ و عجب بار تو غلام  
 جہان پناہ پس از تو غلام  
 بلذرت سلاطین عمر سے غلام  
 ہندو ہندوستان کی بے غلام  
 لذت دولت و دین بادشاہ غلام  
 کہو سا کہ نہ پخت سے غلام  
 وہ بارگاہ ارباب غلام

ولہ

بلخ ولی میں جواک وز ہوا میرا گند نخل بے بار پر سوئی پری پلن ٹھین مسکراتا تھا جہان خچہ گل نہشتا جس جگہ جلوہ ناز تھے سو شہنشاہ دیکھتا کیا ہوں گر سوئی ہی کشاں اوپر بدم سر و لبہ حسرت صدر سوز جگر	نہ وہ گل ہی نظر آیا نہ گلشن بہار خاک لٹنی ہی ہر اک طرف پری خچہ اگلے شہنم کے بھی قطرہ کانہیں پانی آوار شست پر تھری کے اس نظر آئے کتار عند لیب یک ہی رہے بان پردہ دل افکار دیکھ کر سوئے جس کہتی ہی بانا لہ و تار
---	---

جیف و چشم زدن صحبت یار آخر شد  
 روئے گل سیر ندیدم وہاں آخر شد

قطرہ مبارکباد عید در مرغ عالمگیر بادشاہ ثانی خدا شد ملک

نوید زیر فلک یوں ہوئی شوہر گام دہل بجا کے منادی کا دی انھوں کو خبر نشاط و جشن طرحی من اس امان صبح عید یافرو تہنیت کے لیے	ہلال عید ہوا اور گیا یہ ماہ صیام جہان کبرج پر شہر و چرخوں کا نام خوشی و خوشی و شیش شربت آرام اس آستان پر کہہ گیا وہ سجدہ گاہ نام
---	---

یہ جہان تازہ و عجب بار تو غلام  
 جہان پناہ پس از تو غلام  
 بلذرت سلاطین عمر سے غلام  
 ہندو ہندوستان کی بے غلام  
 لذت دولت و دین بادشاہ غلام  
 کہو سا کہ نہ پخت سے غلام  
 وہ بارگاہ ارباب غلام

اس کی شہرت قدر روز عید غلام  
 یہ جہان تازہ و عجب بار تو غلام  
 جہان پناہ پس از تو غلام  
 بلذرت سلاطین عمر سے غلام  
 ہندو ہندوستان کی بے غلام  
 لذت دولت و دین بادشاہ غلام  
 کہو سا کہ نہ پخت سے غلام  
 وہ بارگاہ ارباب غلام

نوروز عید کے حاضر ہونے پر مبارکباد  
 جو پورے دہان دولت کے سایہ میں رہ رہ کر  
 خوشیوں کی لہر میں نہلا رہا ہو اور اس کے  
 سر پر تاج کی طرح تاج عظمیٰ ہو اور اس کے  
 ہاتھوں میں تاج کی طرح تاج عظمیٰ ہو اور اس کے  
 سر پر تاج کی طرح تاج عظمیٰ ہو اور اس کے

دگر نہ تیری بخشش کا بیان میں نگاہ کہمیا تا تیر س تیری کیا سائل انکول میں جو تھے سمجھتے تھے وہ قوم عا دسب کو ہراک اپنے تئیں مردانگی میں ندا آئی جو میدان میں صفیں باز مقابل ہوتے ہی افواج دین کی بہت سے دست پامارے انھوں نے غرض اس فتح فیروزی کی جو حیدرم	کرون کیا ہی ادھر از حد خدا طلا معدن میں کر دیتی ہو قولاد غرور کبر میں ثانی شداد اور اپنی تیغ کو سب قوم پر باد گئے رستم سمجھا گاہ پیلا د طلب کر روح درویزہ سے امداد انھوں سے آگے بھاگے انکے ہنزا د نہ پہنچی روح درویزہ بفریاد ہوا دل دوستوں کا خرم و شاد
--	---

تو میں ہاتھ سے پوچھا سال تاریخ  
 وہ بولا ہی یہ مسخ تو خدا داد

قطعہ مبارکباد عید در مدح نواب زیر الملک  
 شجاع الدولہ بہادر

یہ روز عید ہو آفاق میں ہر قسم قدیم  
 موالی چاہیے مولا کو نذر دین و دہم

دعا کرے ہر مسعود اگر نیت کی  
 رجا ہنسنے ریاست کا تیسرا پیر  
 قطعہ مبارکباد و نوازش  
 پیر نواب وزیر الملک  
 ۲۱۵  
 صفت الدولہ بہادر  
 میں جو کیا بر آفت دل غلامی کا  
 پر عقل اپنے سے کیا میں تمام  
 لکھا ہے کہ اس صفت الدولہ بہادر  
 صاحب سیف و شمشیر کا نام  
 نہیں از ہند تا بروم و شام  
 قلعہ ایک قلعہ میں فوجی دو جہان  
 فوج محفوظ ہے ہوتی ہو رہا  
 موجب فوجی ہو یہ ہو رہا  
 اسے جو در دول خواں دہم  
 سنہائی اس نوبت کا نام  
 دل کو پہنچا ہے کلام  
 کی



ایک کتاب درین مختار سبب  
 بہترین صفت نظر و عقل و دلیلی  
 و بہترین شہری عورت و حسن  
 و قطعہ مبارکباد سالگرہ نواب  
 جو خان غالب خلیف بہادر  
 چالیس سال عمر از دل سے نرسے نظر بہادر  
 سرون ہوں یہ سال گرہ کی یہ نگہی  
 عذو کو اس کے بیان کیلئے مدد دے  
 بنادین جو جو اوتنے ہیں کیلئے مدد دے  
 بجز نام و نوسے وہ دورہ بہادر

قطعہ سالگرہ

رہے فلک پہ درخشندگی میں تائید گٹھاؤ ہو جواب قبائلیت میں تیرے عروج ہو ترے اعدا کا اس طرح کم کم	ہر ایک سالگرہ میں تو دین و تون اتنی تابدیم شہر پہ گرہ نہ کھلے کہ جیسے ہر کی تابش سے کوہ برف کھلے
---	--

قطعہ مبارکباد سالگرہ نواب شجاع الدولہ بہادر

پے شمار ترے عمر سال عالم کے زمین چہم میں تیرا دایکے افرو پراگرے یہ گرہ رشتہ میں بیابان جہان جہان میں ابر کرم کی ہو قطر و نہی جھریض تو نگر آج کے دن ہر گدا کو کرتے ہیں عجب یہ ماہ عجیب ز آج ہو حسین اتنی جیسے تیرے نیا ہو تو ہو وستی میں	عروس دہری چاہے ہو بال بال گو فلک پہ زیادہ ترا کچھ سے ہو خیال گرہ شہر سے تا ہو دختوں میں ال ڈال گرہ کرے ہو تیرے کہتے کو یوں نہال گرہ کلیہ قفل و فریض کی مثال گرہ بسان ناخن قدرت کے کمال گرہ کشاد کار غلا میں ہو تیری سال گرہ
---	---

مبارکباد سالگرہ نواب احمد خان

مبارکباد سالگرہ نواب  
 احمد خان غالب خلیف بہادر

۴۱۷

یہ پڑھتی ہو کہ اسے عروس ہر سال  
 ہر ایک سال میں تیری بال بال گو  
 یہی ای بال میں تیری سے افروزیں سال گرہ  
 یہ ہو وہ سالگرہ زید اسان جیسے  
 بسان ناخن قدرت کے کمال گرہ  
 کشاد کار غلا میں ہو تیری سال گرہ

قطعہ مبارکباد سالگرہ نواب  
 وزیر احمد صاحب الدولہ بہادر  
 قد ایشہ رکھے فلک باطفت کے تلے  
 بسا دھلت ہند میں چہ شہرہ وہ  
 رکھے دین میں ترسانام کی ملاوت سے  
 رکھے دنیا کی تیرے میں ہر گدا کو  
 رکھے سے طول قد نیک کو ہو تیرے  
 رکھے سے کو تو تم سال ایک سالگرہ  
 قطعہ





خداوند پروردگار سو دای به واسطه  
 زبانی که از لسان حق تعالی  
 بر زبان مبارک رسیده است  
 در مدح حسن رضا خان  
 و در بیان حسن رضا خان  
 و در بیان حسن رضا خان

پرده در ایوگر و حلقه جون حرم اپنے دل میں جو رکے تیری دلا دوستی رکھیں وہ کسی تجھ سوا آن میں گنتا ہی یہ سودا آپ کو	ہوئے ہیں اقوام ساجد صف لطف دل نہیں وہ بزرگو ہر ہی صدف ہیں جو سگھائے در شاہ نجف گر قبول افتد زہے غر و شرف
---	---

قطعہ

برای نذر جو مر حسن رضا خان پر محسب امر میں تاریخ کتنے کو سودا تو جگہ کو بشارت سے یوں ہو معلوم	ہوئی علم کی محرم میں اس برکت کیا تھا فکر میں شب حق سے مانگ کر پنا قبول ہو یہ علم در جناب شاہ شہید
---	---

قطعہ

ترے جو یا رہیں اس چمن میں ہم تو بران مست مضائقہ کیا	دھونڈی ہو گئی کو عند لیب و دوست فکر ہر کس بقدر بہت اوست
--	--

قطعہ مبارکباد عید اضحیٰ در مدح حسن رضا خان

نوشی جہان میں ہو عید اضحیٰ کی آج ہر ایک رے آیا ہو جناب کبھی	طرب ہو سینوں میں بے زور دل پر شاہ ملازموں میں کہ دمہ بقدر شہداد
--	--

بہشتیہ سعادت زیادہ میں آباد  
 شہر خفاہ دولت زیادہ میں آباد  
 زبان عنایت خلق یوں مبارکباد  
 سوائے عنایت اللہ دعا ہو سودا  
 شری جناب میں ناما لہائے اتحاد  
 الی و دست پر حسن رضا خان کا  
 بیان دیدہ نڈیوں جو پیران  
 جو دیکھے جاہ کو اس کے کونچ  
 قطعہ مبارکباد عید اضحیٰ  
 در مدح حسن رضا خان  
 جہان میں زیور فلک آج عید  
 مریاں خرم و مسرور و شاد  
 یہ عید میں کہ دمہ بقدر شہداد  
 زبان دولت بے زور دل پر شاہ  
 حضور اعلیٰ کے قلم نری بقیان ہو  
 نوشی جہان میں ہو عید اضحیٰ کی آج  
 ہر ایک رے آیا ہو جناب کبھی  
 طرب ہو سینوں میں بے زور دل پر شاہ  
 ملازموں میں کہ دمہ بقدر شہداد  
 الی و دست پر حسن رضا خان کا  
 بیان دیدہ نڈیوں جو پیران  
 جو دیکھے جاہ کو اس کے کونچ  
 قطعہ مبارکباد عید اضحیٰ  
 در مدح حسن رضا خان

قطعہ

قطر

13.

۱۵۱

قطعه عامل خیر آباد

قطعه عالم شاهوی

2



قطعه تعریف بهار  
 سال تازیش چو آب از صفای  
 کاندان بهار از صفای  
 از دوسه وصف بلفظ کز دست  
 قطعه بهار یکاد تولد شدن  
 بهار در

جب استادی کو افسانه دیکھا  
 کھی ای مہربان صاحب یہ تاریخ  
 جہان میں وہ جوہر رشک لوری کا  
 ہوا یہ وصل ماہ و شتری کا

### قطعه تاریخ باغ بہار کوہ ملکیت

ملکیت آرم ہمارا جہان ساخت  
 چو ام گشت مرا بہر سال تازیش  
 چنانچہ گلشن فردوسی ہم بوی بہار  
 خوشی رسید کہ اور اس درختی رسید  
 سرحد سے بہارش پریدم و گفتم  
 بگلشن تو آئی گز ند سے رسید

### قطعه تعریف بہار

چشمہ از حکم آصف الدولہ  
 بچین حسن لطف ز شد تعمیر  
 ۴۴ کہ در ہند مشرف الزر است  
 کہ خضر گفت ہیچ چشمہ کجاست  
 کار فرماش را جہاں دلال  
 بشنوائے تشہیر من نہ ہوتا  
 چہ بخوبی در نقش آراست  
 ترسیت منظور تا ابد چہ تراست

بسر دوستی ہمین گویم  
 آب این را بنوش آب بقا است

مبارک باشد این فرزند ولید  
 در قہر القاج شرافت  
 بپاسے آن گل بہار  
 کہ انفت گشت تا کہ از دم بوی

۴۴

گر این کہ در جہاں  
 قطعه وصف مسجد بہار

آصف الدولہ کا بہار

گشت در عہد امیر آصف الدولہ  
 بفتح تو اب الملک صفدر اعظم  
 گشت در عہد امیر آصف الدولہ  
 بفتح تو اب الملک صفدر اعظم  
 گشت در عہد امیر آصف الدولہ  
 بفتح تو اب الملک صفدر اعظم

[illegible]

قطعہ  
 بین ایک فارسی دان کے لکھا اب مجھ  
 کو غلام بن کر اسکا شریک بن گیا  
 جو ایک چھپا ہوا غلام ہے کہ میں  
 نے اپنے غلام کو غلام بنایا تھا

[illegible]

ساخت اورا بصدق قائم خان  
از سن هجرتش چو پیر سید شد  
سال تاریخ او ز روی بنا  
گفت فی القور این سخن سودا  
کرد حاصل سعادت و دوسرا  
یا فتم فخر مسجد اقصا

قطرہ قرینہ

مسجد انور کے علوم و مسالک اور  
گفت و گو و اجنبی ایالیش  
سیرت و درازین جستہ سرا کے  
ساخت چون مولوی فضل عظیم  
سال تاریخ او بندہ بن سلیم  
ان ہذا مقام امراہیم



کہا کلام یہ سہوا سے ایک قلم نے  
 کیا جو تجربہ ان دوستوں کو دیا  
 چکھا انھوں کی جو اویار دوستی کا  
 بغیر بخل و حسد باہر سے کوئی نہ کور  
 میں اُسے بلکہ ندان اختیار غرت کی  
 کسو سے یہ ایک کوئی زیر آسمان نہ کرے  
 ہدی کا جن کی سید طرح دل کا نہ کرے  
 وہ تلخ کام کمزور ہر دشمنان کرے  
 انھوں کا ہر و مر و ت کے دریاں نہ کرے  
 دوچار انھوں سے غدا حجاب و جہان نہ کرے

[illegible]





جایزہ بین المذاہب

[illegible]

ہر ورق پر ہی میرے اعمال | لوگ کہتے ہیں ہو کاتبِ حق

جس بزرگی سے وہ گئے یا تھے  
کیا کون مین غرض خدا کرے  
جو ہمیں اپنے قدم کو اس گھر سے  
یون ہوئی اہل آسمان سے ملا  
جائے لاحول اب ہی یہ ٹائیچ  
ہو کے بے آبرو حسین اہلس

قطعه در تعریف مرغ سبز واری

نہیں کلنگ میں جس کا گے ہندواری کے  
لڑائی میں بھی اسی کو ہوا سہ قوتیت

پہیلی داستان

دیکھئے ہم دو ٹوپی دیے	مرد استری اُسے جیسے
-----------------------	---------------------

ہمارے ہاں ہر ایک کی ہر ایک چیز  
 ہمارے ہاں ہر ایک کی ہر ایک چیز  
 ہمارے ہاں ہر ایک کی ہر ایک چیز  
 ہمارے ہاں ہر ایک کی ہر ایک چیز



باب اول  
 در بیان کلیات  
 در بیان کلیات  
 در بیان کلیات

۱۲۴۰  
 ۱۲۴۱  
 ۱۲۴۲  
 ۱۲۴۳  
 ۱۲۴۴  
 ۱۲۴۵  
 ۱۲۴۶  
 ۱۲۴۷  
 ۱۲۴۸  
 ۱۲۴۹  
 ۱۲۵۰  
 ۱۲۵۱  
 ۱۲۵۲  
 ۱۲۵۳  
 ۱۲۵۴  
 ۱۲۵۵  
 ۱۲۵۶  
 ۱۲۵۷  
 ۱۲۵۸  
 ۱۲۵۹  
 ۱۲۶۰  
 ۱۲۶۱  
 ۱۲۶۲  
 ۱۲۶۳  
 ۱۲۶۴  
 ۱۲۶۵  
 ۱۲۶۶  
 ۱۲۶۷  
 ۱۲۶۸  
 ۱۲۶۹  
 ۱۲۷۰  
 ۱۲۷۱  
 ۱۲۷۲  
 ۱۲۷۳  
 ۱۲۷۴  
 ۱۲۷۵  
 ۱۲۷۶  
 ۱۲۷۷  
 ۱۲۷۸  
 ۱۲۷۹  
 ۱۲۸۰  
 ۱۲۸۱  
 ۱۲۸۲  
 ۱۲۸۳  
 ۱۲۸۴  
 ۱۲۸۵  
 ۱۲۸۶  
 ۱۲۸۷  
 ۱۲۸۸  
 ۱۲۸۹  
 ۱۲۹۰  
 ۱۲۹۱  
 ۱۲۹۲  
 ۱۲۹۳  
 ۱۲۹۴  
 ۱۲۹۵  
 ۱۲۹۶  
 ۱۲۹۷  
 ۱۲۹۸  
 ۱۲۹۹  
 ۱۳۰۰  
 ۱۳۰۱  
 ۱۳۰۲  
 ۱۳۰۳  
 ۱۳۰۴  
 ۱۳۰۵  
 ۱۳۰۶  
 ۱۳۰۷  
 ۱۳۰۸  
 ۱۳۰۹  
 ۱۳۱۰  
 ۱۳۱۱  
 ۱۳۱۲  
 ۱۳۱۳  
 ۱۳۱۴  
 ۱۳۱۵  
 ۱۳۱۶  
 ۱۳۱۷  
 ۱۳۱۸  
 ۱۳۱۹  
 ۱۳۲۰  
 ۱۳۲۱  
 ۱۳۲۲  
 ۱۳۲۳  
 ۱۳۲۴  
 ۱۳۲۵  
 ۱۳۲۶  
 ۱۳۲۷  
 ۱۳۲۸  
 ۱۳۲۹  
 ۱۳۳۰  
 ۱۳۳۱  
 ۱۳۳۲  
 ۱۳۳۳  
 ۱۳۳۴  
 ۱۳۳۵  
 ۱۳۳۶  
 ۱۳۳۷  
 ۱۳۳۸  
 ۱۳۳۹  
 ۱۳۴۰  
 ۱۳۴۱  
 ۱۳۴۲  
 ۱۳۴۳  
 ۱۳۴۴  
 ۱۳۴۵  
 ۱۳۴۶  
 ۱۳۴۷  
 ۱۳۴۸  
 ۱۳۴۹  
 ۱۳۵۰  
 ۱۳۵۱  
 ۱۳۵۲  
 ۱۳۵۳  
 ۱۳۵۴  
 ۱۳۵۵  
 ۱۳۵۶  
 ۱۳۵۷  
 ۱۳۵۸  
 ۱۳۵۹  
 ۱۳۶۰  
 ۱۳۶۱  
 ۱۳۶۲  
 ۱۳۶۳  
 ۱۳۶۴  
 ۱۳۶۵  
 ۱۳۶۶  
 ۱۳۶۷  
 ۱۳۶۸  
 ۱۳۶۹  
 ۱۳۷۰  
 ۱۳۷۱  
 ۱۳۷۲  
 ۱۳۷۳  
 ۱۳۷۴  
 ۱۳۷۵  
 ۱۳۷۶  
 ۱۳۷۷  
 ۱۳۷۸  
 ۱۳۷۹  
 ۱۳۸۰  
 ۱۳۸۱  
 ۱۳۸۲  
 ۱۳۸۳  
 ۱۳۸۴  
 ۱۳۸۵  
 ۱۳۸۶  
 ۱۳۸۷  
 ۱۳۸۸  
 ۱۳۸۹  
 ۱۳۹۰  
 ۱۳۹۱  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۳  
 ۱۳۹۴  
 ۱۳۹۵  
 ۱۳۹۶  
 ۱۳۹۷  
 ۱۳۹۸  
 ۱۳۹۹  
 ۱۴۰۰  
 ۱۴۰۱  
 ۱۴۰۲  
 ۱۴۰۳  
 ۱۴۰۴  
 ۱۴۰۵  
 ۱۴۰۶  
 ۱۴۰۷  
 ۱۴۰۸  
 ۱۴۰۹  
 ۱۴۱۰  
 ۱۴۱۱  
 ۱۴۱۲  
 ۱۴۱۳  
 ۱۴۱۴  
 ۱۴۱۵  
 ۱۴۱۶  
 ۱۴۱۷  
 ۱۴۱۸  
 ۱۴۱۹  
 ۱۴۲۰  
 ۱۴۲۱  
 ۱۴۲۲  
 ۱۴۲۳  
 ۱۴۲۴  
 ۱۴۲۵  
 ۱۴۲۶  
 ۱۴۲۷  
 ۱۴۲۸  
 ۱۴۲۹  
 ۱۴۳۰  
 ۱۴۳۱  
 ۱۴۳۲  
 ۱۴۳۳  
 ۱۴۳۴  
 ۱۴۳۵  
 ۱۴۳۶  
 ۱۴۳۷  
 ۱۴۳۸  
 ۱۴۳۹  
 ۱۴۴۰  
 ۱۴۴۱  
 ۱۴۴۲  
 ۱۴۴۳  
 ۱۴۴۴  
 ۱۴۴۵  
 ۱۴۴۶  
 ۱۴۴۷  
 ۱۴۴۸  
 ۱۴۴۹  
 ۱۴۵۰  
 ۱۴۵۱  
 ۱۴۵۲  
 ۱۴۵۳  
 ۱۴۵۴  
 ۱۴۵۵  
 ۱۴۵۶  
 ۱۴۵۷  
 ۱۴۵۸  
 ۱۴۵۹  
 ۱۴۶۰  
 ۱۴۶۱  
 ۱۴۶۲  
 ۱۴۶۳  
 ۱۴۶۴  
 ۱۴۶۵  
 ۱۴۶۶  
 ۱۴۶۷  
 ۱۴۶۸  
 ۱۴۶۹  
 ۱۴۷۰  
 ۱۴۷۱  
 ۱۴۷۲  
 ۱۴۷۳  
 ۱۴۷۴  
 ۱۴۷۵  
 ۱۴۷۶  
 ۱۴۷۷  
 ۱۴۷۸  
 ۱۴۷۹  
 ۱۴۸۰  
 ۱۴۸۱  
 ۱۴۸۲  
 ۱۴۸۳  
 ۱۴۸۴  
 ۱۴۸۵  
 ۱۴۸۶  
 ۱۴۸۷  
 ۱۴۸۸  
 ۱۴۸۹  
 ۱۴۹۰  
 ۱۴۹۱  
 ۱۴۹۲  
 ۱۴۹۳  
 ۱۴۹۴  
 ۱۴۹۵  
 ۱۴۹۶  
 ۱۴۹۷  
 ۱۴۹۸  
 ۱۴۹۹  
 ۱۵۰۰  
 ۱۵۰۱  
 ۱۵۰۲  
 ۱۵۰۳  
 ۱۵۰۴  
 ۱۵۰۵  
 ۱۵۰۶  
 ۱۵۰۷  
 ۱۵۰۸  
 ۱۵۰۹  
 ۱۵۱۰  
 ۱۵۱۱  
 ۱۵۱۲  
 ۱۵۱۳  
 ۱۵۱۴  
 ۱۵۱۵  
 ۱۵۱۶  
 ۱۵۱۷  
 ۱۵۱۸  
 ۱۵۱۹  
 ۱۵۲۰  
 ۱۵۲۱  
 ۱۵۲۲  
 ۱۵۲۳  
 ۱۵۲۴  
 ۱۵۲۵  
 ۱۵۲۶  
 ۱۵۲۷  
 ۱۵۲۸  
 ۱۵۲۹  
 ۱۵۳۰  
 ۱۵۳۱  
 ۱۵۳۲  
 ۱۵۳۳  
 ۱۵۳۴  
 ۱۵۳۵  
 ۱۵۳۶  
 ۱۵۳۷  
 ۱۵۳۸  
 ۱۵۳۹  
 ۱۵۴۰  
 ۱۵۴۱  
 ۱۵۴۲  
 ۱۵۴۳  
 ۱۵۴۴  
 ۱۵۴۵  
 ۱۵۴۶  
 ۱۵۴۷  
 ۱۵۴۸  
 ۱۵۴۹  
 ۱۵۵۰  
 ۱۵۵۱  
 ۱۵۵۲  
 ۱۵۵۳  
 ۱۵۵۴

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ایک  
پہلے  
تاؤن بس وں تاہنا  
جو کم پو چھو کر وں اس میں  
ایک نانہ ایک موہست پہلے  
ایک وں

سید علی حسینی

جیسی

سید باب

4

پیشگی خطا  
بہار طبعی اور بصورتی  
دانشکدہ اسلامی  
ایک تہذیب کا مطالعہ

اوستا ایس ویکو و اکا اوست  
 اوستی گوی اوستی کر  
 ایس ناماسب نامی ایس پیری  
 پیری خط

پیارے مین اسکے چوکا دھرا  
سائیں سو ہو اس کا کال

ایک صحیح سوانح سر  
جید کے سر و سمنہ ذال

١٥

کیا ہو وہ بتلا اسے یار  
 بدلے ہو ایک اور برن  
 ہر دم ہو ناری سے نر  
 دوسرے انجھرن ہو مار  
 چلے انجھرن ہو طیر

ایک ناری کے انجیر پار  
ہر انجیر بن وہ نور  
تریا ہے یا جسا دوگر  
پلے انجیر بن ہو یا  
تیسرے انجیر بن ہو میرا

سیر کا کر کا کر پر کل سے  
جو برسات لگا دے جی کو

ایک ناروکیسی اور جل سے  
چائے جگ میں دہ پائی کو

پیشانی  
پیشانی  
پیشانی

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





پیش از این که در این کتاب

١٠٠

ایک نازکی بان دیوالتی  
بہشتی جگہ حبیبانی

515

پہلی

بسم الله الرحمن الرحيم

ایک ہی بیٹہ  
زندگی کا سب سے بڑا  
دشمن ہے۔

دوای محمد بن یحییٰ یکای محمد بن یحییٰ

77

10

10



اسم بن جنگ کا کام ادھر  
۵۵ سے آخر پر کہ کہا دے

تو تال کے کیا پورا  
جو کوئی ہم کو لا رو دکھاے

پیشی خوبکاران

چنت، ۵ واکو پستار  
لو جو پستار یا چھاڑو گائون

تنگی میں دیکھی نار  
بھلی بڑی ہو ا کا تائون

پیشانی

نہ اُٹھ بھور میں نہ کھاوے  
اسکا نانوں تباؤں

ار ایک سو پڑھ کر کہا وے  
اکی انکمہین میں دکھاؤں

پیشانی

وہ اپنے درون پر وہ بڑھتی ہو

ایک دفعہ حسین علی گلوں سے کہہ اڑتی ہو

پہلی دستہ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہیلی ناچ برہی	
ہر نکل جڑو رہی رہے وا کو پاتے نہ والہ	ہر پہولے پہل تو لکے سو کون برہ کے والہ
پہیلی ہست پھول	
جا کر پاتے نہ کو پہل پہل ہندی دیکھ لکھ	یہ ترور وہ پھول ہوا چچہ دیکھو آئے
پہیلی لالہ	
رکت پہن اور بھون میں ٹھانوں	ناہن ناہن وا کو نا ٹون
پہیلی شبنم	
نہیں کھاتے کہہ آئیں رہا تھی کڑو نہاڑ	سارے برہ پھنک ڈرو چریاں ہی تیار
پہیلی پوست ہار	
سب تریاں کی ہو گئی کھیر کھیر	نیاری ہونیاری جو جو گھوڑی کو سنگ

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی  
پہیلی پچھلی

پہلی شان عمل

پہلی خرگوش

ایک تھامے ایک تاپن ہارا نامی نا انیس نہ گارا

پہلی طاق

و این سو کو بھون نہ بھاوے جفت نہیں پے طاق کماوے

پہلی کاغذ

وہ ناکستی نا وہ لڑھا سدا رہے خشکی میں پڑا  
جیتا لا دو پیٹھ پر لے کھون پانوں پانی میں نہ لے

پہلی سنگھاڑا

ماسیت رنگا نور و سیک پلن ہا رو تا ہر کین لخت ہر جل ماتھ

پہلی طبلہ مرونگ

مارے سے وہ جی اٹھے بن مارے مر جائے  
بن پانوں جگ جگ پھرے ہاتھوں ہاتھ کباے

پہلی حضرت

گاہ تر ساری پوری لالی لالی  
اجن لالی پائش کا سوکھن لالی لالی

پہلی پیمان

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے

پہلی کھن اور واکو کماوے







بچاک چاکوئی کہتے ہیں کہ جو

پہیلی لوح طفلان

پہیلی لوح طفلان

چوہو سو ہر چری چلت ہی بن پون

پہیلی

ایک تار کے سانچے سے  
جو کی ناسقہ اور سینکے پورے

پہیلی بانسری

چسکی سپر ہی ہونٹ پھٹک ٹھوکار

پہیلی چاکو

بہت کام کا ہوا کہ تر  
کھڑا ہو کر گھر میں بیٹھے

پہیلی دوات قلم

ایک پرکھ اک تیس سون کالا

پہیلی لوح طفلان

۴۳۵

پہیلی لوح طفلان

پہیلی لوح طفلان

پہیلی لوح طفلان

پہیلی لوح طفلان



تو نہیں سید کیا میں امتحان  
جگہ میں اب تیری سیادت کا  
وضع کو تیری نہیں اب فائدہ  
بل اگر پاتے برآمد کا ترے  
اوی نہی ہول ترار و زل  
ہجو کرتا ہوں تو ان اشخاص کی

ہجے تو ناموں جن کا تا بہر سب  
نہ شک نہ کا نہیں سادے جس جگہ  
جس گھر میں ہو نہ رشتے کی جگہ  
یہ تراموئی کا ہو قیمت شکن  
مرغ ہو دے حیدر آبادی تو ظن  
اگر اصالت کے نشان پر ہو خلاص  
اب نسب تیرا جو ہر اس وضع پر

ریم سوزاک پدر ہو تو شریہ  
رحم مادر میں الٹ نکلا ہو میر

تو نہیں سید کیا میں امتحان  
جگہ میں اب تیری سیادت کا  
وضع کو تیری نہیں اب فائدہ  
بل اگر پاتے برآمد کا ترے  
اوی نہی ہول ترار و زل  
ہجو کرتا ہوں تو ان اشخاص کی

آل پیغمبر کی کب ہو یہ زبان  
سمجھے ہیں نبوی ملک پر و جوان  
کیجیے گرفتہ بے تیر و کمان  
ایک گز کی بچ پھر تو تھا کمان  
خاک آدم میں اگر ہوتا نشان  
وہ جو میں ممتاز زیر آسمان

وے بھی تیرا بھیجیں فیل و خرتک  
وان گھیسٹ خلق چوب ہرتک  
بارکش بھیجے گا اُس کو ہرتک  
پھر بہا کب اسکا سیم ورتک  
دیکھ لے ہر اُسکے بال ورتک  
پہونچے ہو وہ کو دکش کے گرتک  
پہونچے کب پیغمبر و حیدر تک

۲۳۷

دیکھ کر کس طرح بیان سے تو اس کے  
 کھانا کھانے کو جہان سے تو اس کے  
 یوں یوں انظار اسکے جیسا کہ  
 ہیئت عالم انسان سے تو اس کے  
 کوئی سے اس کے تو اس کے  
 دیکھ کر کیا تو خوف جان سے تو اس کے  
 سات بہت اگر اس کے تو اس کے

خمس کے پیسے تو ہیں مگر توین پھر  
 رنڈیاں لے جانے کے کھوٹے کھرے  
 تو جو انکا منہ میں اپنے گہ بھرے  
 ہیجو تو کرتا ہو وہ ہیں منگرے  
 آج اگر جیتا بچے تو کل مرے  
 نظم میں آئے تے سب سے پرے  
 جلسہ ہیں شخص رتبہ میں درے  
 جسکی صورت بیکھر شیطان طرے  
 گویدت این حرف مر وانشورے

جو تو سید ہوئے تو دیووں کو مجھے  
یہ روپے تو وہ نہیں جیسے کہ تو  
کہ معالج خان نے تیرا کیا لیا  
میرزا اب دور اُنکے بھائی کی  
میں سمجھوں ہوں کہ تو اس طرح سے  
میرزا ابگو سے تا مرزا علی  
اور نام انکا تو لے سکتا نہیں  
تجھ سو اُس میر کی ایسی ہو شکل  
تو تباہی اپنی میری جس گھڑی

رحیم سوزاک پدر ہی تو شری

مفتی محمد شفیع

وودائے جس گھر والے تو اٹھے  
گردش بہشت آسمان سے تو اٹھے  
گوشت کھا کر استخوان سے تو اٹھے  
یہ تو کیا معنی زبان سے تو اٹھے

یہ تو ہو ملک جہان سے تو اٹھے  
جس میں پر ہو کھانگی تو کب  
مثل سگ پر جمع سے تر شمال  
ما تھ سے کہتے ہیں براٹھ سے حوت

[illegible][illegible]

بات کجی پائے سے جو بچھوڑ دیا  
میری صاحب کو لگا جٹ ویش  
دنی کی شان اسین کیا جاویں گشت  
پول نہ کہو میر بہ خلق کو راگے گی راک

فردوی شاعر



جنگل کے درختان ہونے پر ادا مان  
 نہ بھیجے آگے صورت انسان  
 صاحب فائدہ استخوان  
 جو کہ تھامی انجی سے چران  
 نہ بھیجے آگے صورت انسان  
 صاحب فائدہ استخوان  
 جو کہ تھامی انجی سے چران

قد و یا بولے ہرین ہون استاد آگے شیدا جو ہومر اشاگرد مرتبہ اسکے شعر کا ہو یہ رفعتہ رفتہ سنایہ شیدانے معنی کے گھر کو تو نے ویران کر کس طرح سے ہین ہون تراشاگرد	مین کیا فن شاعری ایجا گوش دل سے سنے مرا ارشاد سخن اسکا سخن کے ہوا استاد کہا اُسنے کہ غاثان بر یاد پھینکے سی اُسکی کھود کر بنیاد بیت سعدی کی یہ مجھے ہو یاد
---	---

کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم

مان میرا کہا خدا سے ڈر بولی تیسری جو کوئی بولے گا آگے کو دیکھے خدا جانے جس جگہ بیٹھ کر وہ یونے گا مار کر حبیب کوئی گراوے اُسے چلیں کاندھے پہ دھڑو چلیں گے کس تیا بد نریر سایہ بوم	اپنا شاگرد تو کسی کو نہ کر تیسری بولی کا ہوگا آئین اثر اُچڑے اُسکی صدا سے کسا گھر تیر کوئی چلے گی دان اُس پر ورثا لو تھرا اُسکی کھاٹ پر دم یہی کہ کہ کے اپنا سینہ دسر در ہما از جہان شود معدوم
---	--

منہج کا انور کھ کے وہ بوم  
 سنایا یہ نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم

کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 کس تیا بد نریر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم





ایک جو میں بھی کسوٹ نہ ہو  
عاشق نام جو منت نیست خدا میداند  
یا کیا نام جو منت نیست خدا میداند  
دل ہمارے کی یہ بھی کہ یہ بس داد کرد  
جو ہم کیا ہے ہو اس علم ارشاد کرد  
شب بزمین بندگی اپنی سلم ازاد کرد  
خاکساری مری نافر تو نہ بر باد کرد

دل ہمارے کی طرح ہے کہ یہ سب یاد رکھو  
جو ہم کیا کرتے ہو اسے علم ارشاد رکھو  
جب تک کہ ہمیں بندگی کی اپنی سیرم نہ آئے

۶۳

شیشہ دل کو مرے ماتم سے بھڑا  
تم جو کچھ ساتھ کیا میرے نہیں وہ بھڑا  
خبر دیوں کا جہاں پہنچ نہیں کچھ بھڑا

سورہ ابراہیم

صحبت بدین تھیں کہ کھڑے ہو جیسا کہ  
 دیکھ کر طرز سمجھا رہے تھے حسرتاً  
 واہ وا چاہیے اردو کو یوں میں جرت

وہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ

چشم بد و میان خونکای سواد صنگ  
چشمیکر خند و نین سیکھے ہو یا ناسخ و گ

چنان بود ترا  
 چون است بر سر  
 مدون می گردانی  
 کز تباری که  
 در حال می بین  
 چنان است که  
 در آن شب  
 در آن شب

با چرخ چرخ از دست که از دست  
 دل مرا سوزانست که از دست  
 دل مرا سوزانست که از دست  
 دل مرا سوزانست که از دست

این نه گویم که من از دست تو گشتم دل و پیش کرده خورش مثل هست که می آید پیش	
اب نو گشته بین حرفان غبار زدا هر که معلوم نکالو که جو خط ایست کلام پھر تو رسوا کرینگے ملک تحصیل خاص عام	ارمیاں بیٹھی محبت کی تری ہم میں غلام سچے جائینگے آخر یہ تحصیل کر بدنام دیکھ اب بھی سمجھا دیو پار نہ کرا ایسا کام
زان بنیدیش کہ از کردہ پشیمان باشی جمع تاج جمع تباشی تو پریشان باشی	
کاشکے تجھے مرو مہر کے رشتو ٹوٹیں غیر سے ملے کبھو ہونہ پوچھو چھوٹیں کب تک ہر کے ٹھوٹو نہ بھلا ہم چھوٹیں	تب تو ای بار جلے دیکھ چھوٹے چھوٹے ہم ترستے ہی رہیں غیر فریون ٹوٹیں مار بھی ڈالو بلا سے تو بلا سے چھوٹیں
آنقدر زندگی خویش مراد شعا رست گر تو ناحق بکشی حق تو برین یار رست	
کیا کوئی تجھ سارے یار دھوا دنیا میں کیا کوئی تجھ سارے یار دھوا دنیا میں عشق سے کسو سرو کار نہ تھا دنیا میں	کیا کوئی اور طر حدار نہ تھا دنیا میں کیا کہیں اور گرفتار نہ تھا دنیا میں یہ ستم اور پر زہار نہ تھا دنیا میں

دل اس بار گیا تو نہ بچا  
 دل اس بار گیا تو نہ بچا  
 دل اس بار گیا تو نہ بچا  
 دل اس بار گیا تو نہ بچا

دل اس بار گیا تو نہ بچا  
 دل اس بار گیا تو نہ بچا  
 دل اس بار گیا تو نہ بچا  
 دل اس بار گیا تو نہ بچا







ایل دل بہشت تو ہستی اور گرفتاری دل  
 جاسے دنیائے دل اور گرفتاری دل  
 غم زلفست و دردم گرفتاری دل  
 کہ درو ہوسے بنجند بہشت گرفتاری دل  
 خواہ دانی ہای ہستی و گرفتاری دل  
 چو درمن ہستی و گرفتاری دل  
 کی کردن کہ تو یوں ہستی و گرفتاری دل  
 خندہ بر بخت زلفست و گرفتاری دل  
 گریہ بر خویش کہ تو یوں ہستی و گرفتاری دل

جو چاہے تو گرفتار ہوں میں تیری	باطل خلق تو ان کو صید اہل نظر
بہرام و دانہ نگیر نہ مرغ دانا را	
ترا سحس نہیں جب میں تیرا لایب	و نہیں سہیں علوم مرغام غیب
جو قدر حق میں بس کر لای سو حبیب	جز این قدر نتوان گفت رجال غیب
کہ خال ہر دو فانیست رو می زیارا	
بہون و گرفتار میں جو ان کے خط کو رکھا	چمن چمن میں پڑا شور بہر طرف غوغا
ہر ایک مرغ نے دی باغ باغ ہو پڑھا	شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا
آنقدر نہ کند طوطی شکر خارا	
نصیب کی سعادت کا تیری نہیں قدر	جو دیوین جام جم اور کی قباد کا تخت و تخت
گدشتگان کی طرف نہ کر تود لگوت	بقیض صحبت احباب شنائی تخت
بیاد آر مجھ تان و شبت زیارا	
الہی رجا محبت کرے خدائی نیست	پتان کے تانہ کرے خلق کو جدائی نیست
کریا کی ہستی کو انکی تو سیو فانی نیست	نرا دم از چہ سبب نگاہ شنائی نیست
سہی قدر ان	چشم ماہ سہارا
کھلے ہوسو واپار از ہفتہ حافظ	کر شے تو نے ہی شکر شکفتہ حافظ

کوں ان وقت میں ہی میں ہوتا ہوں  
 اب کوئی دل بہشت کو گرفتاری  
 کہ تو یوں ہستی و گرفتاری دل  
 خندہ بر بخت زلفست و گرفتاری دل  
 گریہ بر خویش کہ تو یوں ہستی و گرفتاری دل

۱۰  
 مخالف وضع بیگانه است و یکدیگر را در کفر  
 و ایمان خطی جام و خطی جام  
 زمان دو عالم از دست رفتی و این  
 کمان میان پرست و پست  
 بین فقر و سلطنت  
 فلک نه بین که امر

در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 عاشقون که در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 و یکبار هم در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 این همه گفته است که در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 بر بار بار دیده که در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 نسبت با زندگی دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 اسفند که در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 کو بی بی حیاتش را در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد  
 و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد و در دامن عشق را دارد

三

[illegible]

وہ کون سی گھڑی تھی جب بس لگن لگائی وہ صول لگتا ہو مجھ سے منہ دکھائی	تن چھوڑی نہیں ہو کیشب تیرا بانی سن شمع جان گدا زم تو صبح دل کشائی
سوزم گرت نہ بینم میرم چو سنج زانی	
دوری سے تیری بجکاو آفتاب عالم بسم تو منہ دکھائے تو ہوں ضلالت میں	روئے ہی روت گدازیں اتنی مثال شب نزدیک آئینہ دور آئیناں کہ گفتہ
وہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی	
پنجم ششم تفسیر غزل امیر خسروؒ	

[illegible]



[illegible]

بھرتو یہ ولولے تھے دن جنوں کو بار بار	پھاڑ کر چپک دین میں کپڑے بدکار
خیر گدڑی کے اکی کشن دل بارے	پیشیم آمد بسیر کو چہ پری رخسارے
کافرے عشوہ کرنے رفت چو زار بدوش	
بسکہ سن لکھتی تھی اس فتن میں کی دھوا	ایو احوال میں بھی رہ نہ سکا دم و کا
ہو کے بے صبر ہیں جانے اسکے اکات	گفتہ میں کو چہ کوئیست خانہ کجاست
اومہ نو خم ایر دے ترا حلقہ بگوش	
یہ بچ لایا ہوا دھڑلے سے مجھے مار کند	شیخ وزاہد کی سن کا فرہوج انوار پیش
سکے یہ عرض مری ہو مثال یک حید	گفتہ شیخ بجا ک فگن و زار بند
سنگ بر شیشہ تقویٰ زنی پیام نبوش	
الفن میں کو دل اپنے سے تو اب کیچر	دو مری اور کو جاگ تو یہ در جو ہو دے
شوق جسد ترا تجھ میں سے تجھے دور کرے	بعد ازین پیش من آتا تو گویم خبرے
راہ بنایم اگر بر سختم داری گوش	
دو ٹپک سر سے یہ عام ہے غصہ	پوچھا اس بوجھ تو نزل مقصود کو
ساعہ خود سے رکھ دو رہوں نیل	بگذرا ز صومہ دراہ میخانہ طلب
خرقہ بیرون فگن و کسوت نہ اندام نبوش	

اور اسباب طب کیسودان کیا مذکور  
کیا نے و مطرب دسانی تھہ در عین سرد  
جب تک وہ جام و مراح تھہ درو شاوش  
وان نظر اس طالع کا تا عالم  
صورت آئینہ حیرت سے ہوا میں آدم  
چونکہ یہ بیکھا یہ ملک بین کہ زلف آدم  
خواستم تا خبر سپاسم از گفت جنوں  
کنے بہ لہر را کہ کجگو معاف

این خوابات مخافت دوستانند  
از دم



ببیند بخت چرخ بر آید سوز  
 زانکه که در این دشت بگردد  
 زانکه که در این دشت بگردد  
 زانکه که در این دشت بگردد

پاس ناموس محبت ہی میں ہر عاشق کو سود	گو چراست ہو سنی عشق کی ہر دم فرد
اپنے بالین پر زمین جرح کا چاہوں دو	کے بہر ناخرے چاک بگر خواہم نمود
من کہ ز جشم رانہاں از چشم سوزن دآتم	
کل خمار آلودہ میں گھر سے بھر نکلا صبح	قتل پر راضی تھا مدد جو دیکھتے تھے
یک بیک پہونچا مجھے جام لبیک بنیم	ز لال خضر کنون صد تغافل نیز تم
منکہ چشم از تشنگی بر آب آہن دآتم	
کون میری طرح عشرت ہوا ہو کامیاب	کسے اسخی بی سے بیٹھا جیساں بی بہر تاب
ساقی گلغام کو چہرے آتی ہو نقاب	روشنی از بزم من ریزہ میکر دآتم
در جرح عیش تا از بادہ روغن دآتم	
عشق رنگے او پیر کجب لگا کر نہ نو	جو ہوئے مانع مجھے بجا انصاف نہ ہو
دوستی سے لالہ رویان کے ہوا آخر یہ سود	ہیچو ماہی غیر داغ نم پوشش گیر نہ بود
تا کفن آید ہمیں یکجا مہ بر تن دآتم	
صاحب دیوان تھا چشام سوادت	کل زمین شہرین کی تخم معنی کی جگہ
پرورش کی ہر خدا ان رکھو تھاجہ شد	ہیچکے ذوق طلب از سچو باز نہ شد
خوشتر صین بودم من آن روز یکہ زمین دآتم	

در دہر و حرم ہر مشاجرت نہ فرمایم  
 زانکہ کہ در این دشت بگردد  
 زانکہ کہ در این دشت بگردد  
 زانکہ کہ در این دشت بگردد

از فویش و نیو سگاہ تو ز پویش نشی  
 زانکہ کہ در این دشت بگردد  
 زانکہ کہ در این دشت بگردد  
 زانکہ کہ در این دشت بگردد

کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی

کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی

از ہر چہ سر بردہ در آغوش نشستی	
پیمان ترا کی یاد دیکھا کبھی علم	ہو عہد ترا ہم سے وفا غیر اسدم
اس عہد خلائی سے جگر خون کر دغم	بر خاست دل نالہ سہوش قتام
با غیر چو او دعدہ فراموش نشستی	
دیدار کا شوق اپنے خرچہ سے کھویا	دیدار اپنے کا گو ہر ہر کانون میں پویا
پیغام برون کا ہونے نہ نہون چیا	سازیم ز دیدار بہ پیغام تو گویا
بر خاستی از دیدہ در گروش نشستی	
صائب کی ہر اشعار کا ہر ایشنا خوان	کتے ہیں بھی کہ نہیں ہر وہ زبان دان
فیضی ابو الفضل کو طوطی کہیں نادان	از ہوش ربودند کہیں ہرزہ درایان
خیرست چرا این ہمہ بیہوش نشستی	
شوکت جو کیو تر ہو یار کا سوہ دماغ	ہیدل زغن ہندی ناصر علی یکز غ
تکمین نے کیا تیرے چون لالہ مجھے دماغ	شور زغن مز غ بلز ست رین غ
ای پیل خوش لہجہ تو خاموش نشستی	
محسن و از دہم	

کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی

کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی

کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی  
 کماں تو خوسو طو ر کماں کا پوئی

خروج کردن کسی که در ملک اهل کمالی  
 در آن کتب و کتاب با این زبان  
 در آن کتب و کتاب با این زبان  
 در آن کتب و کتاب با این زبان

# خروج

خروج کردن کسی که در ملک اهل کمالی  
 در آن کتب و کتاب با این زبان  
 در آن کتب و کتاب با این زبان  
 در آن کتب و کتاب با این زبان

سمندر کو فرو د آتش گل گلزار سے بھائی	
محببت جب کاغذ عشق میں آتی ہو بہت	گھر کے سولہ لیتی ہو عرف کو نقد دل یک
اگر تو عاشق صادق ہو کچھ سخن باور	جست ہو وہ مشاطہ کہ حق نہ شکل مریاں
بہ از یوسف بنا کر چشم میں خوابا کے دکھلائی	
محببت میں نہیں بولنا کے رشتہ ناکارے	محببت ہو تو ہوں رنگی سپر کہ لب شکر پارے
نہ کہ میں عشق کے گتے میں نون یا کس پیکار	جو اہر بر سر چشم مرغ کو بہن صبح کے تارے
ہر خلعت شام کی پیشہ پر کی آنکھوں میں بنیائی	
تمیز اس میں نہ مان پا کر عشق جہنم کی	وہ ہو تو لب لعلی آنکھوں میں جب چاہے کی بجائی
سبھنا غیر حروف لاسی اپنا نہیں ہرودی	کشش دل کی ہو پس تو کہ جس سے تو قمر کی
نظر میں حسن طوطی سے بھی حسن سرو بالائی	
دل فرما دو بچوں لیلی و شیرین پشید تھا	حسین ان نون میں بھی کون کیسے کہ ہو تھا
وے یکسان تھا مال کا اتھو نہ تو پیدا تھا	جمال یارو تو نکے دلون میں حسن بیدار تھا
محببت میں نہ خوف رشتہ میں کی نکتہ سیرالی	
تمیز نیک و ان کب بھی الفت کی تہاں مرقی	نزد ہیوش بھی جسم مقام عشق میں راقی
نہ بھی وہ چیز جو تفریق کی دوئی ویرا مرقی	سناہو ربط محو وایا ز آخر وہ کیا شو مرقی

۲۵۳  
 علم فاکم و افکار کین دان گل و گل  
 دینا لیم چون صف و کوئی ای  
 بیستوں دن ہر روز وہ عروسی کوئی  
 ہمیت اپنی پر لایا جسے کوئی  
 جلوہ بیاں آسما عہد میں گزشتہ ان  
 ایک کفن میں لایا کو بیاں گزشتہ ان  
 باغیان اس کے اندر دوین چمن میں  
 آہ و نالے میں میں درخان چمن میں  
 ہر طرح سے پھرتے ہیں باغ و چمن  
 قنہ شوق کس کے بار بار گل و گل  
 قنہ شوق کس کے بار بار گل و گل  
 قنہ شوق کس کے بار بار گل و گل

کام اپنا نہ ہونے کوئی نہ ہونے کوئی  
 بار بار غصہ میں نہ ہونے کوئی نہ ہونے کوئی  
 بار بار غصہ میں نہ ہونے کوئی نہ ہونے کوئی  
 بار بار غصہ میں نہ ہونے کوئی نہ ہونے کوئی







ہر ایک کی سیر کی لیکن یہیں کمان  
 اس نے ندی میں اب کوئی کیا کیا کرے  
 ہو جسکو اس نے جان میں جت بھی پیش دم  
 اُسکی جدائی کا ہر اک شخص پرالم  
 پروانہ سان وصال میں ہر شب جلا کرے  
 محبتیں نزد ہم  
 نہ کہ عاشقوں میں محبت کمان ہو  
 تجھے دیرے لوگوں سے صحبت کمان ہو  
 تجھے بے مروت مروت کمان ہو  
 مجھے آرزو ہو زمانے میں اپنی  
 سناؤں تجھے جانفشانی میں اپنی  
 مجھے بات کہنے کی طاقت کمان ہو  
 کہے ہو مجھے کھینچ کر تیغ ہر دن  
 سمجھنا نہیں اس قدر رشک باطن  
 انہیں رہتے میرا گلہ تم کیسے بن  
 میں شکوہ کروں جو ظالم سے لیکن

فصحت چین کی سیر کی لیکن یہیں کمان	فکر معاش و عشق تباہ یا در قہر کمان
اس نے ندی میں اب کوئی کیا کیا کرے	
ہو جسکو اس نے جان میں جت بھی پیش دم	بسمجھا کرے وہ یار کو ہر آن مختتم
اُسکی جدائی کا ہر اک شخص پرالم	تنبہ نہ روز بھر سے سودا پر ہر ستم
پروانہ سان وصال میں ہر شب جلا کرے	
محبتیں نزد ہم	
نہ کہ عاشقوں میں محبت کمان ہو	سدا ایک سی انکی الفت کمان ہو
تجھے دیرے لوگوں سے صحبت کمان ہو	ترے پاس عاشق کی عزت کمان ہو
تجھے بے مروت مروت کمان ہو	
مجھے آرزو ہو زمانے میں اپنی	کہوں تیرے آگے کہانی میں اپنی
سناؤں تجھے جانفشانی میں اپنی	بیان کیا کروں ناگوانی میں اپنی
مجھے بات کہنے کی طاقت کمان ہو	
کہے ہو مجھے کھینچ کر تیغ ہر دن	انہیں رہتے میرا گلہ تم کیسے بن
سمجھنا نہیں اس قدر رشک باطن	میں شکوہ کروں جو ظالم سے لیکن

محبتیں نزد ہم  
 اس نے ندی میں اب کوئی کیا کیا کرے  
 ہو جسکو اس نے جان میں جت بھی پیش دم  
 اُسکی جدائی کا ہر اک شخص پرالم  
 پروانہ سان وصال میں ہر شب جلا کرے  
 محبتیں نزد ہم  
 نہ کہ عاشقوں میں محبت کمان ہو  
 تجھے دیرے لوگوں سے صحبت کمان ہو  
 تجھے بے مروت مروت کمان ہو  
 مجھے آرزو ہو زمانے میں اپنی  
 سناؤں تجھے جانفشانی میں اپنی  
 مجھے بات کہنے کی طاقت کمان ہو  
 کہے ہو مجھے کھینچ کر تیغ ہر دن  
 سمجھنا نہیں اس قدر رشک باطن  
 انہیں رہتے میرا گلہ تم کیسے بن  
 میں شکوہ کروں جو ظالم سے لیکن

ہر ایک کی سیر کی لیکن یہیں کمان  
 اس نے ندی میں اب کوئی کیا کیا کرے  
 ہو جسکو اس نے جان میں جت بھی پیش دم  
 اُسکی جدائی کا ہر اک شخص پرالم  
 پروانہ سان وصال میں ہر شب جلا کرے  
 محبتیں نزد ہم  
 نہ کہ عاشقوں میں محبت کمان ہو  
 تجھے دیرے لوگوں سے صحبت کمان ہو  
 تجھے بے مروت مروت کمان ہو  
 مجھے آرزو ہو زمانے میں اپنی  
 سناؤں تجھے جانفشانی میں اپنی  
 مجھے بات کہنے کی طاقت کمان ہو  
 کہے ہو مجھے کھینچ کر تیغ ہر دن  
 سمجھنا نہیں اس قدر رشک باطن  
 انہیں رہتے میرا گلہ تم کیسے بن  
 میں شکوہ کروں جو ظالم سے لیکن

کہ جو یہ بجا ہے اس لئے زمین سے نہیں  
 اس قطرہ اس لئے کہ وہ صبا نہیں  
 کہ جو یہ بجا ہے اس لئے زمین سے نہیں  
 اس قطرہ اس لئے کہ وہ صبا نہیں

۲۵۷

یہاں جہاں کہ فیض کمان کو بہر غنیمت اور بے فکر  
ساقی شایہ نوش و شے کے جام پر  
پیشاب بوسلی کی مٹاؤ اسم در اسقہ

لکھی ہوئی یہ سوانح ہے جس میں ہمارے  
 آواز

نام گزینین هر باب چنانچه از خط اب  
 در اندین در ساقون به یاقین این باب  
 کچلی چنانچه ستودری حاشی که اور نام  
 حاشی بنین بری او چنانچه استانی  
 حاصل بنین کچلی او چنانچه استانی  
 دن که بنین کچلی او چنانچه استانی  
 بی که چنانچه استانی او چنانچه استانی  
 ملتا اگر چنانچه استانی او چنانچه استانی  
 نام گزینین هر باب چنانچه از خط اب  
 در اندین در ساقون به یاقین این باب  
 کچلی چنانچه ستودری حاشی که اور نام  
 حاشی بنین بری او چنانچه استانی  
 حاصل بنین کچلی او چنانچه استانی  
 دن که بنین کچلی او چنانچه استانی  
 بی که چنانچه استانی او چنانچه استانی  
 ملتا اگر چنانچه استانی او چنانچه استانی



سید

وہ تہرہ وفادہ عنایات ہو گئی  
صحبت تو رفتہ رفتہ یہاں ہو گئی

وہ مہربان گئے وہ مرارات ہو گئی  
جھڑکی تو بدلتوں سے مسادات ہو گئی

کالی کبھو نندی ششی سواپ پات پوری

کنا یہ ان آن مرو گھر سے تو کھل	و شام دینی شرط کھل خواہے کھل
حرمت میں سب طرح سے غرض ان کھل	باقی رہ مار کھانی ان کے ہوا کھل

میں نے گھر سے بھی یہ بات ظاہر ہوئی

ہرگز نہیں ہر بندہ نصیب سے فائدہ  
رسوا کی خلق خواہ جہاں بسین ہو چکا

اس بات کو جسے چھوڑ دیا نہیں اس کو نہ  
بے شرم و بے حیا سمجھے آفاق نے کہا

میں جو کہتی تھی قیل و نہاد پائے ہوئی

رہنا ہمیشہ در سبیل آزادی کا	رکھنا چشم خلاق مجھے خوار کا
یسا اس سے دور گداز پارتی کا	نہ اٹھ کے جو روٹھام جاکارتی کا

آمال و دل مرے کی مکافات ہوئی

وعدہ بھی تھا یہی کہ میں دنگاؤں چلے لیکن نہ بعد شام کے پیش از روپے چلے

[illegible]

۱۲۰

۳۵۹

[illegible]





عالم سے دل لایا ہوا ہے  
 دل میں نہ رہے کلمہ کلمہ  
 اس ارادے سے کہ دنیا کو  
 کی سبب سے دنیا کو  
 حال میں نہ رہے کلمہ کلمہ  
 عالم سے دل لایا ہوا ہے  
 دل میں نہ رہے کلمہ کلمہ  
 اس ارادے سے کہ دنیا کو  
 کی سبب سے دنیا کو

## محسبیت و سوم

ایک تاریخ جو دیکھی تو پڑھا کیا کیا کچھ	کیا کہوں میں کہ معنی نے لکھا کیا کیا کچھ
وہ تو وہ زیرِ فلک سب چکا کیا کیا کچھ	ہم سے اگے گئے زمانے میں ہوا کیا کیا کچھ
تو بھی ہم غافلوں نے آگے کیا کیا کیا کچھ	
کیا کہوں تجھے میں نقصان کی اپنی تازہ	پانی پہونچا نہ سکے جا کے انھوں کی گھبراہٹ
راہِ پیاروں نے ہائی نہ کہ واسطہ گھبراہٹ	دل بکریاں یہ یہ منہ کی سبب میں
گھر کو آتش دی محبت نے جلا کیا کیا کچھ	
کیا کہوں میں کہ ترے عشق میں کیا محبت	جیسے کہتا ہوں کوئی ہو ترا صفاف
زندگی کے غرض اسباب اب کچھ نہ رہا	دل گیا صبر گیا ہوش گیا جی بھی گیا
شغل میں غم کے ترے جیسے کیا کیا کیا کچھ	
ناصحا اگرچہ میں چاہا بیٹا وید گفارا	نہ رہے عشق کی تجھ پاس شاع بازار
شکر صد شکر بد گاہ خدا بلکہ ہزار	حسرت وصل و غم بحر و خیال آزار
مر گیا میں یہ مرے جی میں رہا کیا کیا کچھ	
عشق بازو میں مرا کیونکہ نوجوانا شاق	کوئی جاگ میں نہ رہا کچھ رفیق عشاق

عالم سے دل لایا ہوا ہے  
 دل میں نہ رہے کلمہ کلمہ  
 اس ارادے سے کہ دنیا کو  
 کی سبب سے دنیا کو  
 حال میں نہ رہے کلمہ کلمہ  
 عالم سے دل لایا ہوا ہے  
 دل میں نہ رہے کلمہ کلمہ  
 اس ارادے سے کہ دنیا کو  
 کی سبب سے دنیا کو  
 عالم سے دل لایا ہوا ہے  
 دل میں نہ رہے کلمہ کلمہ  
 اس ارادے سے کہ دنیا کو  
 کی سبب سے دنیا کو




















5

10

10



10/10/19

15

...

100

2

جب غلون کو باپ تراش کر کھکا	سمجھا کہ اس شکر سے نہویں گے جدا
جھجھلا کے اس غریب شاہجہان کما	آخر بگو نہ اے سپاہین وضع تاک کا
کون راگرو کا پختہ قند کرو	
میدانین گس بحر و تھا آؤ بھر نہ دیکھتے	طالب تہی کرے تھاپین رسیدہ تیغ
کرتا تھا غش تو دیکھتے تھا جب تک میدان	تا نصیب گیر نہ پہنچتے زوہدیت بریدہ تیغ
فی الفور قصہ درستم و پہلا دگر دہ	
کم ظرف کس قدر ہو تو او بھروسہ حلیہ	ماہ کے اگر سپاس تو لگے کہنے آب کا
مین وہ سپاہی ہوں اردن لڑتم کرو دہ	درائشہ است گزید درائشہ کے گفتگو
شاعر شہری و مرثیہ ایجاد کرو	
مرگ بین ہوا اس پہ بلکہ ہو دوشک	سب سے آسپاں رہی ہو وہ جون کی شہ
بکھینچو تو رول ہو وہ چون او مڑھو دوشک	درگرم کر دوش چھ نفس سوختی چون شمشک
شکر کرے را تو کرے حداد کرو	
امیر تجلجی پوچھو سو داسی حور و سرا	کتوں کے اس چٹا پیر کی منہ کوٹے آ
پھر گے جو کھا یا تو نے خواہی یا نہ خوا	بانتہ شمع سوختن و گشت و اداس
سودھ خلق را تو بزم یاد کرو	

1999

卷之四

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

\_\_\_\_\_

مین مدلی پیرن کستان ہون انسی بخت کرا	ہم شہر و دہان ہم شہر و دہان
طرح شہر ارش زیا ویدن پام ہارینہ	
ناک کشمیری کی ہر خط و طم ہی ہر خط و طم	لج با ہر شہر و دہان طم کو ہارینہ
جو کوئی پوچھے نشان پتہ کمال کمال	پیش خرواہم دہان شہر و دہان
بر سر خرو خاک زمین رہی بالار خیر	
ناک تو خرواہم سہا ختی کی تری کم ہار	پکر شہر و دہان کلا و دہان
دیکھ کر تیر تاون یہ کہہ وہ نارین	پست شہر و دہان کلا و دہان
پکیرش استاد قدرت پل آسا بخت	
راہ کوئج کر چلا جب گھر پل تو گراہ	پرو دہان و دہان پتہ پتہ
میری زلف تو طرح سے آب شہر یا الہ	پتہ زبانی ہم دہان کلا و دہان
طرح ایجاد تو ایسے شہر و دہان	
جب مسجد میں لڑائی ہو تو آواز شہر	یار کا جو ردی تیرے خواجہ دہان
یہ پتہ ہی بولے وہ ملاک کین پتہ شہر	چون خرواہم دہان کلا و دہان
خون خرواہم دہان کلا و دہان	
عشق کی تپ نری جو رکاش پتہ شہر	اور عارض کی ہوئی تپ شہر و دہان

میں مدلی پیرن کستان ہون انسی بخت کرا  
ہم شہر و دہان ہم شہر و دہان  
طرح شہر ارش زیا ویدن پام ہارینہ  
ناک کشمیری کی ہر خط و طم ہی ہر خط و طم  
جو کوئی پوچھے نشان پتہ کمال کمال  
پیش خرواہم دہان شہر و دہان  
بر سر خرو خاک زمین رہی بالار خیر  
ناک تو خرواہم سہا ختی کی تری کم ہار  
دیکھ کر تیر تاون یہ کہہ وہ نارین  
پکیرش استاد قدرت پل آسا بخت  
راہ کوئج کر چلا جب گھر پل تو گراہ  
میری زلف تو طرح سے آب شہر یا الہ  
طرح ایجاد تو ایسے شہر و دہان  
جب مسجد میں لڑائی ہو تو آواز شہر  
یہ پتہ ہی بولے وہ ملاک کین پتہ شہر  
خون خرواہم دہان کلا و دہان  
عشق کی تپ نری جو رکاش پتہ شہر  
اور عارض کی ہوئی تپ شہر و دہان

میں مدلی پیرن کستان ہون انسی بخت کرا  
ہم شہر و دہان ہم شہر و دہان  
طرح شہر ارش زیا ویدن پام ہارینہ  
ناک کشمیری کی ہر خط و طم ہی ہر خط و طم  
جو کوئی پوچھے نشان پتہ کمال کمال  
پیش خرواہم دہان شہر و دہان  
بر سر خرو خاک زمین رہی بالار خیر  
ناک تو خرواہم سہا ختی کی تری کم ہار  
دیکھ کر تیر تاون یہ کہہ وہ نارین  
پکیرش استاد قدرت پل آسا بخت  
راہ کوئج کر چلا جب گھر پل تو گراہ  
میری زلف تو طرح سے آب شہر یا الہ  
طرح ایجاد تو ایسے شہر و دہان  
جب مسجد میں لڑائی ہو تو آواز شہر  
یہ پتہ ہی بولے وہ ملاک کین پتہ شہر  
خون خرواہم دہان کلا و دہان  
عشق کی تپ نری جو رکاش پتہ شہر  
اور عارض کی ہوئی تپ شہر و دہان

میں مدلی پیرن کستان ہون انسی بخت کرا  
ہم شہر و دہان ہم شہر و دہان  
طرح شہر ارش زیا ویدن پام ہارینہ  
ناک کشمیری کی ہر خط و طم ہی ہر خط و طم  
جو کوئی پوچھے نشان پتہ کمال کمال  
پیش خرواہم دہان شہر و دہان  
بر سر خرو خاک زمین رہی بالار خیر  
ناک تو خرواہم سہا ختی کی تری کم ہار  
دیکھ کر تیر تاون یہ کہہ وہ نارین  
پکیرش استاد قدرت پل آسا بخت  
راہ کوئج کر چلا جب گھر پل تو گراہ  
میری زلف تو طرح سے آب شہر یا الہ  
طرح ایجاد تو ایسے شہر و دہان  
جب مسجد میں لڑائی ہو تو آواز شہر  
یہ پتہ ہی بولے وہ ملاک کین پتہ شہر  
خون خرواہم دہان کلا و دہان  
عشق کی تپ نری جو رکاش پتہ شہر  
اور عارض کی ہوئی تپ شہر و دہان



لشکر کے بچے آج ہی قیل و قال ہو	کھانے کی چیز دکھانے کا سب کو خیال ہو
یوں فضل آدمی میں کرنا محال ہو	جو فقہ دان میں سب کا یہ مسئلہ سوال ہو
اک مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہے	
حامی اٹھوٹکے قول کا ہوتا ہے چاند خان	اور دوسرے میں کیا کہوں ال پھر مران
کچھ شائے ہا ہو کوئی کی علت کے دریا	ہم سے جو کوئی پوچھے تو ہم ہی کہیں کہ مان
اک مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہو	
یا رسولو ہو تم اسی دیر خراب میں	بیٹھا اٹھا کر دہو سد شیخ و شاہین
حلت کھے سزاخ کس بھی کتاب میں	جتنی کتب میں فقہ کی انکے جواب میں
اک مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہے	
بگڑا ہے آج جہتہ دون بچ کیا یہ نیل	لاطیت بولے کہ کھانا روا ہے چیل
کہتا ہے چاند خان کیا کن نے ہر فعل	حلت پر پیشہ کی کی مباحی کو ہر پیل
اک مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہو	
ہوگا اگر حلال تو گوا پھاڑ کا	لیکن نہ یہ غضب کہ گناہی کے جھاڑ کا
لازم ہے کیا چھوڑنا ہر ایک کا	زور آوری سمجھ کے اڑا اپنی ڈھار کا
اک مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہے	

انہی فقرے کے ان الفاظ سے جو مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہے وہ مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہے

کھانے کی چیز دکھانے کا سب کو خیال ہو

جو فقہ دان میں سب کا یہ مسئلہ سوال ہو

اک مسخرایہ کہتا ہے کہ حلال ہے





[illegible]

کیا ہر چیز بنائے میں اس کے ہیں یہ ہر	نہیں ہر اہل نقلی میں فرق ذرہ بھر
جواد پر پوم ہر سوادہ یہ گئے دھن	جوراء یا شہین آتا ہر سوچ دشام نظر
کئے ہر خلق وہ جاتا ہر الو پیٹے کا	
نظر کرو کہ ذرہ بھی پتھر و پتھر و پتھر	بہر لئے سے کس تا کس کہ ہو ہو ہر ضرور
کسی کو صحبت شمع اس کی کو کچھ نہیں نظر	ہوئی ہر ایک جینت گری ہری شمع
ہر ایک سو پیٹے آتا ہر الو پیٹے کا	
فیہم ہو ہری جینت پر پائے قرآن	کسی ہو مٹی کی ہر چٹخ چٹخ اس کی زبان
کہ جو کہے ہر اس کے نہیں ہر اس پر بیان	جیسے سمجھ آرزو ہوتا ہر اس کوں بیان
حسن چہ اپنی سنا تا ہر الو پیٹے کا	
کیا ہر کام میں وہ ہر جو الا انعام	قبول خاطر وانا پسند خاص تمام
سوچو و کردہ کے آئینہ سے ہر شمع تمام	بہر چہ گرا سے ہو کچھ کیا ہر چٹخ تمام
ہر سے ہر کو سنا تا ہر الو پیٹے کا	
میں ہر کار گیر ہر ان کو سنا سنا ہر	چو کچھ کہہ کوئی کہتا ہر لوٹ کی خاطر
وہ پوم پیٹے میں گر گشت ہو کچھ باہر	تو اس کی شکل کروں اور جانور کی بھر
عیشیت پر شور مچاتا ہر الو پیٹے کا	

[illegible]

[illegible][illegible]

رہی فقط عورتی باجر پر انھوں کی شان	جو چاہیں اسکو نہ بجاو دیں یہ تو کیا ارکان
پر انکا فکر ہو تخفیف خراج پر ہر آن	ہنگامہ حال اگر ملک کا یہی تو نذران
لگے میں طاشا کارون کے پانی میں جھول	
انھیں اپنی ادا سے تواب فی ظہور	کہ ہوں دوسرے جہاں در ایک ہی سمور
نہ رسم صلی کی تحجین جنگ کا دستور	جو انہیں قاعدہ دان ہو ہو وہ اسو دور
قماش انکی طبیعت کا سبب طرے جھول	
امیر اب جو ہیں دانا انھوں کی ہر خیال	ہو سچ ہیں تمامہ دشمن کی کھڑا ہنگامہ حال
کچھ ہی اسوئی خود باقر اچھلے پور مال	حضور سچے ہیں اکتاوند علم ال کمال
دھری ہو سانسے اک پیکر ان داک غبول	
جو کوئی ملنے کو اس کے انھوں کے گھر آیا	یہ اس سے گر پناہ داغ خوش پایا
جو ذکر سلطنت اس کے درمیان آیا	انھوں نے پھیر کے گود میں سے مخفیہ فرمایا
خدا کیو اسطے بچائی کچھ اور بائیں بول	
جو صلی کے لیے جہج اٹھتے غیر دیکر	تو ملک مال کا فدا اسطرح کریں ہر شیر
وطن پرست کی جو بھی ہر دشمنی کو تیر	کھڑا یہ اسٹکے دیوان خاص سچ وزیر
کہ شامیانہ کے بائیں تیرے تیری ہر بول	

[illegible]

۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸

اسی خیال میں رہی اور عقل ڈالوانی دل	
اور اب جو زعم میں قافے فیضانا ہا	جو تہنی اندھی ہوا سین تو ماتھی کا ہا
نہ ٹھور ہارے کا راتیک فی ٹھکانا ہا	ہر ایک بھوکے سے سوئے عدم روانا ہا
اب اسکو خواہ وہ پائل سمجھلین آہ بھول	
کرے ہر بھوکے شاکر و شیشیا بھاش	کہیں پہلا تو بیاوچی وطن کا دین کش
کرین قناتوں میں رباں پورہ فاش	آٹے سے کھجے بسند کو آنکر خراش
اگر کہیں کہہ اٹھے چاندنی کا بھول	
یہ خادمانِ محل کی ہر اندون صورت	نہ خوانِ حصوںے کا شہر فی بین باقی ست
نہ اٹھ کے ہلنے کی ہر گز نہ رونے طاقت	بنی ہر بھوکے سے درباریوں نے ٹھکی گت
کہ بوری بیٹھ کے بسطرح بیٹھیا گیا بھول	
چار رکھی ہو سلاطینوں نے یہ تو بھار	کوئی تو کھڑے نکل آئے ہیں گریبان بھار
کوئی دلباز پر آوے مارا ہا کو	کوئی کہے جو ہم ایسی ہیں چھاویا ہا
تو چاہیے کہ ہمیں سب کو زہر دیکھے بھول	
غرض مال ہو اس گفتگو سے یہ میرا	کہ بے زری نے جیسا گھر آنکر گھیرا
تو کوئی قصد کرے نوکری کا بہتیرا	نہیں یہ فائدہ کچھ تا وہ چھوڑ کر ڈیرا

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



ہو کیا سبب میں ثبوت کا خیر یہ کہ حالت		محرر و مکانہ عاشق ہون کر چو پرقاب
دلکش بہت ہندی مری توین تری لخواہ		
یہ فرض کیا بد ہون میں سپاہی ہو تر قول	پر بد مجھے کس طرح تو نظر دین میں لیا قول	
صحبت مری تری کا تو اتنا ہی پاؤں	تین یکہ مجھے خریڑ ہا میں پھا لا حول	
سو بھی کسی کو چھین گلی میں گہر و بیگاہ		
اکثر تو مرے خیر میں کہتا ہو ہی بات	کتنو میں فلانی کی شب و تر ہوا وقت	
خود اسکی نجاست کا نہیں کیے پائبات	لازم ہو مسلمان کر کے اس سے ملاقات	
یہ چاہیے صحبت سے رکے ایسے کے اکراہ		
یہ سچ ہو جو کہتا ہو تو چھپر بھی نہیں	کتنے کو سکے پاک سچہ دشمن دین ہو	
لیکن وہ ساک نفس میں سے کہیں	مجھ پر جو ہر اک خطہ دہر ان یقین ہو	
تو اسکا نہ کہتا کرے تب پاک ہو وانشاء		
دنیائے بھی جیفے کا سک نفس ہو طالب	شیر وں یہ جو کیدر کو یہ کردائی ہو غما	
وہ مرد ہو جو اس میں کرے قوت لب	نے خر ہو وہ کو اس پر ہوا و کا قالب	
اس حرف میں نے شک عطا کو ہو ہر نا شاہ		
سمجھا ہو سگ نفس کو تو اپنے شکار ہو	اسوا سٹے اس سے تیرے دل کی واری	

میں نے یہ سبب میں ثبوت کا خیر یہ کہ حالت  
محرر و مکانہ عاشق ہون کر چو پرقاب  
دلکش بہت ہندی مری توین تری لخواہ  
یہ فرض کیا بد ہون میں سپاہی ہو تر قول  
صحبت مری تری کا تو اتنا ہی پاؤں  
پر بد مجھے کس طرح تو نظر دین میں لیا قول  
تین یکہ مجھے خریڑ ہا میں پھا لا حول  
سو بھی کسی کو چھین گلی میں گہر و بیگاہ  
اکثر تو مرے خیر میں کہتا ہو ہی بات  
خود اسکی نجاست کا نہیں کیے پائبات  
لازم ہو مسلمان کر کے اس سے ملاقات  
یہ چاہیے صحبت سے رکے ایسے کے اکراہ  
یہ سچ ہو جو کہتا ہو تو چھپر بھی نہیں  
لیکن وہ ساک نفس میں سے کہیں  
تو اسکا نہ کہتا کرے تب پاک ہو وانشاء  
دنیائے بھی جیفے کا سک نفس ہو طالب  
وہ مرد ہو جو اس میں کرے قوت لب  
اس حرف میں نے شک عطا کو ہو ہر نا شاہ  
سمجھا ہو سگ نفس کو تو اپنے شکار ہو  
اسوا سٹے اس سے تیرے دل کی واری

میں نے یہ سبب میں ثبوت کا خیر یہ کہ حالت  
محرر و مکانہ عاشق ہون کر چو پرقاب  
دلکش بہت ہندی مری توین تری لخواہ  
یہ فرض کیا بد ہون میں سپاہی ہو تر قول  
صحبت مری تری کا تو اتنا ہی پاؤں  
پر بد مجھے کس طرح تو نظر دین میں لیا قول  
تین یکہ مجھے خریڑ ہا میں پھا لا حول  
سو بھی کسی کو چھین گلی میں گہر و بیگاہ  
اکثر تو مرے خیر میں کہتا ہو ہی بات  
خود اسکی نجاست کا نہیں کیے پائبات  
لازم ہو مسلمان کر کے اس سے ملاقات  
یہ چاہیے صحبت سے رکے ایسے کے اکراہ  
یہ سچ ہو جو کہتا ہو تو چھپر بھی نہیں  
لیکن وہ ساک نفس میں سے کہیں  
تو اسکا نہ کہتا کرے تب پاک ہو وانشاء  
دنیائے بھی جیفے کا سک نفس ہو طالب  
وہ مرد ہو جو اس میں کرے قوت لب  
اس حرف میں نے شک عطا کو ہو ہر نا شاہ  
سمجھا ہو سگ نفس کو تو اپنے شکار ہو  
اسوا سٹے اس سے تیرے دل کی واری

میں نے یہ سبب میں ثبوت کا خیر یہ کہ حالت  
محرر و مکانہ عاشق ہون کر چو پرقاب  
دلکش بہت ہندی مری توین تری لخواہ  
یہ فرض کیا بد ہون میں سپاہی ہو تر قول  
صحبت مری تری کا تو اتنا ہی پاؤں  
پر بد مجھے کس طرح تو نظر دین میں لیا قول  
تین یکہ مجھے خریڑ ہا میں پھا لا حول  
سو بھی کسی کو چھین گلی میں گہر و بیگاہ  
اکثر تو مرے خیر میں کہتا ہو ہی بات  
خود اسکی نجاست کا نہیں کیے پائبات  
لازم ہو مسلمان کر کے اس سے ملاقات  
یہ چاہیے صحبت سے رکے ایسے کے اکراہ  
یہ سچ ہو جو کہتا ہو تو چھپر بھی نہیں  
لیکن وہ ساک نفس میں سے کہیں  
تو اسکا نہ کہتا کرے تب پاک ہو وانشاء  
دنیائے بھی جیفے کا سک نفس ہو طالب  
وہ مرد ہو جو اس میں کرے قوت لب  
اس حرف میں نے شک عطا کو ہو ہر نا شاہ  
سمجھا ہو سگ نفس کو تو اپنے شکار ہو  
اسوا سٹے اس سے تیرے دل کی واری

میں نے یہ سبب میں ثبوت کا خیر یہ کہ حالت  
محرر و مکانہ عاشق ہون کر چو پرقاب  
دلکش بہت ہندی مری توین تری لخواہ  
یہ فرض کیا بد ہون میں سپاہی ہو تر قول  
صحبت مری تری کا تو اتنا ہی پاؤں  
پر بد مجھے کس طرح تو نظر دین میں لیا قول  
تین یکہ مجھے خریڑ ہا میں پھا لا حول  
سو بھی کسی کو چھین گلی میں گہر و بیگاہ  
اکثر تو مرے خیر میں کہتا ہو ہی بات  
خود اسکی نجاست کا نہیں کیے پائبات  
لازم ہو مسلمان کر کے اس سے ملاقات  
یہ چاہیے صحبت سے رکے ایسے کے اکراہ  
یہ سچ ہو جو کہتا ہو تو چھپر بھی نہیں  
لیکن وہ ساک نفس میں سے کہیں  
تو اسکا نہ کہتا کرے تب پاک ہو وانشاء  
دنیائے بھی جیفے کا سک نفس ہو طالب  
وہ مرد ہو جو اس میں کرے قوت لب  
اس حرف میں نے شک عطا کو ہو ہر نا شاہ  
سمجھا ہو سگ نفس کو تو اپنے شکار ہو  
اسوا سٹے اس سے تیرے دل کی واری



علا کہ جو اس نے دیکھا کیا اتنی قافلات  
نبی کی اس سے بغض و حسد کی عداوت کی کینہت پر  
نہیں کی اس سے بغض و حسد کی عداوت کی کینہت پر  
نہیں کی اس سے بغض و حسد کی عداوت کی کینہت پر

کرمین ظاہرین حمید مرتضیٰ کی تینا خوانی  
 قیامت ہو کہ ہو وہیں شید و کوسم جانی

خدا کی ہر گھڑی طاعون میں رکھیں اپنی شہانی  
 نہ ہے ایمان انکا اور نہ ہے انکی سلامتی

اگر خط الرجال افتد ازینهاش کم گیری

آب کن شیرین وین کن کرا عطاء دین سینے  
 سجدے میں ہاتھ بستیں جو یہ منہ کیے ہیں سینے  
 خدا عالم پر سو فی ہاں ہمارے سینے

اگر قحط الرجال افتد ازینها اش کم گیری

کمانی واسطے کیا خرون و جمال الابرار  
بھلا تو ان کے پیشانی کو سارا کر دیا کالا

الكرخط الرجال افتدازنها انس كم گيرى

معمائی ہوئے دل میں بار واپس کا رہی  
خدا دے سے پھر مکر سے کرتے پہلے گریز راہی  
تہنیں کیے نہ راہ سے کرتے جتن جو حق سے عیاری

اگر قحط الرجال افتد ازینها انس کم گوی

وہ اُسکا علم گرو کی صورت و سارے احوال سے  
زیادہ سیکھے غاصد اپنے مظالم و بدنامی سے

المرحطه الرجال افندازنهاش گمیری

مجلس

اگر خط الرجال افتد ازینها انس و درم  
 نه اینست بد عمل کی به در انفس کو جان  
 بی غیر کو جانست و در انفس کو جان  
 نه درم بد عمل کی به در انفس کو جان  
 اگر خط الرجال افتد ازینها انس و درم  
 نه اینست بد عمل کی به در انفس کو جان  
 بی غیر کو جانست و در انفس کو جان  
 نه درم بد عمل کی به در انفس کو جان

[illegible]

اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری  
 اولی ده حیدر که کوکب غلین  
 دوم یزید کا اسد غلین  
 بنی یزید کا اسد غلین  
 اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری

د بی

وہ ہر سب بیکون کا جو افشا  
 یہاں میں ہر سب بیکون کا جو افشا  
 یہاں میں ہر سب بیکون کا جو افشا  
 یہاں میں ہر سب بیکون کا جو افشا

اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری	
تخصیصاً اس یمنین جو وہ مرزا علی بیگا	جہان کے اہل خط کو جو پوچھو تو وہ چہ بیگا
اب اس کی غاصب حق آل احمد کیا شقی بیگا	کہوں کیا میں غرض اسکو برادہ آدی بیگا
اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری	
دوم مرزا سعادت پادشہ بیگا کہتا ہوں	وہ غاصب حق جد اسد کا سب کچا ہوں
جو جاسے خمس کو شید کو پیر اسکو دوم تار	وہ یہ کہتا ہوا دگر لکھتے گھر پھرتا ہوں
اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری	
جہان یسے ہی بار و دشمن لعل عبا ہوں	حبست میں ہ اسن تیا کو دھکی عاقبت دین
اور اپنا پیٹ بھرمتی گھر میں چن سکھوں	تو یہ کہ میں شید کیوں نہ لگی جان کو روڑوں
اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری	
انھیں ملیں تے اسی موٹو گھوڑا بنا یا ہوں	اور ان پر اسن چست اور قائم بھایا ہوں
کہ اپنی راہ میں سبیل خط کو لگا یا ہوں	یہاں ہر ایک کو لاکر کے میسجے بتایا ہوں
اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری	
یہ البتہ کیا کہوں بدنام میں و توڑ میں پر	بدری ثابت ہو انکی احب انکے اہل دین پر
یہودی در قمار سے لاکر شہ کیوں پر	کہیں ہر طائر ان دسیان غن میں پر

اگر خط الرجال افتد از نیا انس کم گیری  
 یہاں میں ہر سب بیکون کا جو افشا  
 یہاں میں ہر سب بیکون کا جو افشا  
 یہاں میں ہر سب بیکون کا جو افشا

و السلام  
 علی ابن ابیطالب علیه الصلوٰۃ و السلام  
 صعباً بر منی در هر روز و روزی که مناسبت  
 ساقی ایست که از سبب و نشانه که مناسبت  
 به مناسبت و حقیقت انسانی است  
 ایضا و منی که از سبب و نشانه که مناسبت  
 قاطعاً و مناسبت و حقیقت انسانی است  
 بر مناسبت و حقیقت انسانی است





وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے

وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے

وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے

وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے

مرثیوں کے سنے جو کتنے بند  
 معنی اُنکے تب آدمی فہم کے ہاتھ  
 جب بکرا رہیں سنے یہ سخن  
 ہوئی گا فن شعر سے ماہر  
 اسکا آگاہ جو کوئی ہو خوب  
 ماہر اس فن کے جب آپن غور  
 آپ کے مرثیوں کو تب اکثر  
 ہاتھ آیا مرے بستی مسام  
 فہم میرا جب اُن میں در آیا  
 مرثیہ کہنے کا ہو جو آئین  
 بلکہ وہ چیز جس سے شعر ہو در  
 مطلب اس کام کی جدی ہو راہ  
 صدر کے مارے تو یوں وہ کچھ ہی کہے  
 شعر کے قاعدے کے موجب ہم  
 سوز بانی تمھاری اور محروم

بندش اُگلی نہ آدے اپنے سپہ  
 شرح لکھ دے جو مرثیے کے ساتھ  
 دل میں گزرا کہ مرثیے کا فن  
 میر کی گفتگو ہو دال اس پر  
 سیکھے اس سے کہنے کا اسلوب  
 دل میں مٹا کوئی نہ ٹھہرا اور  
 ڈھونڈھنے میں لگا ہر اک کے گھر  
 عرض اک مرثیہ اور ایک سلام  
 وہم اپنا بہت بجا پایا  
 واقعی فن شاعری میں نہیں  
 مرثیے میں ردارکھے ہو یہ کہ  
 شاعر اس راہ سے نہیں آگا  
 چاہے ایسا کہ تو کہ نہ سکے  
 کہنے لاگے تھے مرثیہ کم کم  
 ہوا اپنے تئیں کو یوں معلوم

وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے

وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے

وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے  
 وہ جو عوام کے لیے ہے

[illegible]

بابت شریف بنفین کی بیان  
معنی جو جاہل ہوا سبب سے کہان

ایک ہوا اول ہوا اول کے الگ الگ بن  
دسے ہوا لفظ ہوا لفظ بن کے الگ الگ بن

ایک ہوا اول ہوا اول کے الگ الگ بن  
دسے ہوا لفظ ہوا لفظ بن کے الگ الگ بن

معنی

معنی

گر نہیں جانتے تو سن لو اب	ساتھ اسکے ہو جسکا نام و سب
گر تعلق کمال کا ہوتا	پسر نوح باپ سا ہوتا
منحصر کچھ نہیں سب پہ کمال	جس پر فضل ایزد متعال
بندش الفاظ کی غلط اسکی	بری ہو معنی کی غلط اسکی
پیش مصرع میں لفظ یہ سہ مراد	آپ کو ہو بزرگی اجساد
پر نکلتا ہوا اس یوں ہے کرا	سب تصدیق پیر سے ہے تاجہ

معنی

لامکان بھی ایک بار نگاہ طفلی ہو ترا	کوئی مکان جسے نہیں پاتا میں فی السلام
-------------------------------------	---------------------------------------

معنی

عوام کوئی مکان جو لفظ فصیح	بولتے کوئی جا تو تھا یہ صحیح
----------------------------	------------------------------

معنی

ہو گریبان گیر گردن تیرا لشکر کا لہر	تا قیامت کہ نہیں تھی ہولالی السلام
-------------------------------------	------------------------------------

معنی

خون سوا ایسی جا میں لفظ ابو	نہیں آیا محاورے میں کھو
اور لالی کا حرف کرد و حک	ہو نہ ثابت شوق سے چہ تکب

معنی

ایک ہوا اول ہوا اول کے الگ الگ بن  
دسے ہوا لفظ ہوا لفظ بن کے الگ الگ بن

کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم

فی مع اللہ میں ہر زمان ہر قسم  
 بندش الفاظ کی پر آئی مست  
 سمجھے وہ ہی جسے ہو چھہ سا خط  
 وان خدا ہو خدا بنی ہو بنی  
 مسلیں کا ہو صبح و شام اوراد  
 آپ کو عید کہ جتایا ہو  
 وحی بہر پیسہ درد و جہان  
 منفصل باندھنا میں سمجھا  
 جس طرح چاہیے سو ہی رسول  
 یون زبانی ہو انکے محکوم  
 لگے کرتے تو بولے یون کفار  
 اوی محمد جو کچھ کہے ہو تو  
 اپنے آئین کی بات ہمسے نہ کر  
 ہوئی نازل ز خالق اکبر  
 سنے ہیں معنی یون اس آیت

تو بلا شک ہو احمد بے ہم  
 ہو تصوف کی راہ سب یہ درست  
 نہیں یقون سے معنی کو کچھ ربط  
 اور ہو راہ جو شریعت کی  
 کلمہ ہو جو کہ دین کی بنیاد  
 وہ نبی نے جسے پڑھایا ہو  
 اتنا بشر ہو آریہ قرآن  
 مشکل کم جزو ہو اس آیت کا  
 کس سے اسکا بیان ہوشیاروں  
 علما وہ جنہیں ہو عقل معاد  
 دعوت دین جب احمد مختار  
 دل چھپاتے ہیں اپنے ہم اس د  
 نہیں سننے ہمارے گوش میں کر  
 تب یہ آیت غرض بران سرور  
 عالموں سے میں گوش دل کو نے

کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم

کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم  
 کلام کی تائید اور وہ جب باہم









سب اہل حق دین کو جان کو پہچان  
 کہ دین وہ چاروں طرف سے ہوا  
 کہ دین وہ چاروں طرف سے ہوا  
 کہ دین وہ چاروں طرف سے ہوا

قصہ اس سوا قسم ہو پارچہ کی	نہ اس معنی سے ہی ہوا پنی تلی
جگہ آب نے جس راوے کو یانی	سو لفظوں سے اسکا نکھنا عجیب ہے
کہو مرثیہ یہ زولافے گا کسکو	روئے گا سراپنا کوئی نیکے اسکو
رولانیکی خاطر سناؤ چہ کسکو	کہو کیا جو پوچھے وہ کیا شہر تھیں
متن	
کہا شاہ دین نے او میرے غریب	زمانے سے ساری عمر پے نصیب
خزان دل باغ کی عمد لیو	عجب طرح کا تم پر فیصل رہا ہے
شرح	
خزان دل باغ کب گوش زد ہو	خزان باغ دل کی کو تو سند ہو
غلط گوئی کتنی غرض بیان بکد ہو	اگر فرض واجب نہیں سب ہو
متن	
تو اب ہاتھ سے تم رضا کو نہ دینا	جو آوے سر و چشم پر اسکو لینا
ای میرے خیال درم رہی پٹی پھینا	تھیں پٹے اللہ کو سونا پاب ہو
شرح	
خیال ای ملازان ہو کب یا سوا ہو	تھیں دفتر و خواہراں کا کہا ہو

شرح  
 یہ اثنائے تسبیح ہوا  
 یہ اثنائے تسبیح ہوا  
 یہ اثنائے تسبیح ہوا  
 یہ اثنائے تسبیح ہوا

اور اس طرح کہ  
 اور اس طرح کہ  
 اور اس طرح کہ  
 اور اس طرح کہ

شرح  
میں اس باب صرح میں جو بات جانی گرائی  
کون طبع پر نہ آد بخاری زبانی  
نہیں ہوئے کہ ہیں لکھنے کا سبب ہو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ای بھائی بھئی آج گویا سدھارا	علی کا ہوا د ارغ تازہ دوپارا
ای بھائی بھرن گے کہاں ہم دارا	نکرنے کا جو ہر چین کیا سبب ہمارا

شرح

کہ او کا نہیں اس میں ہرگز ٹھکانا جسے شعر لفظ کی نیک دھبہ ہو کسی میر و میرزا کو کہتے نہ پایا کہو ازل خطہ ہو وہ یا عرب ہو	سربیت اس بحر میں یہ نہ جاتا انہیں اس جگہ اُن نے موزوں نہاتا اور ارا فقط تھے سُنیہ میں آیا ملا مدار سے تھکو کن نے پڑھایا
--	--

ہمیں اپنے ہاتھوں سے تم مار جاؤ	زمین کھود ہم سب کو یاں گاڑ جاؤ
لگا ہکو ایک ایک تلوار جاؤ	ہماری بھی آخر شہادت نسب جاؤ

[illegible]



وہاں کوئی اس زمین میں نہیں ہے

مضامین کے اس دعوے کو ان طلبہ نے  
 اٹھانے کی بجائے کو اسکی  
 سربراہی کے لئے دیکھا اسکی  
 کو اسکی بجائے دینے پر  
 بنامہ جو کوئی

وہ آشاہ کے بیٹوں پر گئے  
لیکن ان کے پاس سے گئے  
لیکن ان کے پاس سے گئے  
لیکن ان کے پاس سے گئے

گر میان اپنے ہی دونوں نے بھاڑا  
کھلا دو اگر زہر کی کوئی حب ہے

اور بایا جی ہو کہو یہ جینا ہو کھانا

ش

کیا تم نے بیان ہو کوئی دوست کا ہو  
تخصیص تو یہی پشیمانیت تب ہو  
نہ صحت قوانی ہی کی ایسے کو این  
بجز ربط بے ربط جو چاہو سب ہو

کوئی نظم میں ہو کہ اتنا ہو دیر  
کہ دن مش ہو ہو کے کرنے کو تاک  
نہ او دھری کے لفظ کا وضاحت  
نہ بابا ہی جی کا مخاطب ہو آئین

ق

ایمین اباعمر نخس بندی کرے گا  
یہ جتیا ہی سر پر چارے غضب دی

ایو با جی ہم پر بردن پر لگا  
دکھاتا ہوا جب میں لیے پھر لگا

سے

سبق حاجی مونس سے شاپر لیا اور  
بھلا کیسے یوں قافیہ ٹھیک کہہ

لیے کو مشروہ جو سننے کیا ہے  
ریگا پھرے گا جو یہ کہ دیا ہے

ہمیں گورپرخا طرہ کے پٹھانوں

کویا یاد دینے میں ہلکا ہوا

[illegible]

وہ آغا شاہ کے بیانوں پر اگر کسی نے غور کیا تو اس کی زبان پر ایک عجیب سی بات سامنے آئے گی کہ اس نے اپنے ہر ایک بیان میں ایک ایسی بات لکھی ہے جس سے اس کی طرف سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ ایک عوامی شخص ہے۔ اس کی زبان پر ایک عجیب سی بات سامنے آئے گی کہ اس نے اپنے ہر ایک بیان میں ایک ایسی بات لکھی ہے جس سے اس کی طرف سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ ایک عوامی شخص ہے۔

۴۹۴



یہ کیا تو ہو حاجی موش کا لہجہ  
 زیادہ نہ یک آگے جاؤ ادب ہو  
 تمہارا جوہر طور اس گفتگو سے  
 محبت کا قربان ہونا حسب ہو

وایت ہو ایسے سودا در جگر ادر  
 دل زو مال سے بے نیاز  
 یہ نذر اگر کیا دیو ادب ہو

مرے پار جو چاہے سو چکو کہ جا  
 کہا میں زبان سے کہ خاموش رہی  
 درست اور توبہ ہر معنی کی رو سے  
 اسے میں نہ سمجھا یہ پوچھوں کسوسی

شرح  
 ظلم پہلے مسموم اس کے پور بیان ہو  
 جگہ اور اس کے اس کو اس میں کہان ہو  
 اس کو کہو کہ یہ کیا زبان ہے  
 اس شخص سے گفتگو نہ یہ شور و غیب ہو

پھر آئی جو اولاد حیدر کی باری  
 ہزاروں ہی مارے وہ درواری  
 تو کیا کیسے ہر ایک تو کیا سنواری  
 پڑا شکر کا فران میں شخب ہو

شرح  
 دل و جان و خاں میں اس نظم کا ہونا  
 مگر لفظ ہو چو کہ مصرع میں ہونا

نہیں ہر مصرع میں ان بھی جہت  
 دوجی ہی رہی کوئی لیکن فصاحت

شرح  
 دل و جان و خاں میں اس نظم کا ہونا  
 مگر لفظ ہو چو کہ مصرع میں ہونا

نہیں ہر مصرع میں ان بھی جہت  
 دوجی ہی رہی کوئی لیکن فصاحت

شرح  
 دل و جان و خاں میں اس نظم کا ہونا  
 مگر لفظ ہو چو کہ مصرع میں ہونا

نہیں ہر مصرع میں ان بھی جہت  
 دوجی ہی رہی کوئی لیکن فصاحت

شرح  
 دل و جان و خاں میں اس نظم کا ہونا  
 مگر لفظ ہو چو کہ مصرع میں ہونا

نہیں ہر مصرع میں ان بھی جہت  
 دوجی ہی رہی کوئی لیکن فصاحت

شرح  
 دل و جان و خاں میں اس نظم کا ہونا  
 مگر لفظ ہو چو کہ مصرع میں ہونا







اس عابد کی سبندی بھی ہو وقت اگر  
آج شاہ نجف تنے ہیرا عالم میں  
ہم آئے ہیں جنات کے اب ستم میں  
آسل مت نے ہم پر بردن ہو ڈالا  
اچھ حضرت علی شیر باری تعالیٰ  
آج میرا حکایت کو کوئی کیا کیسے  
کوئی مہربان ہو کسے کہ بلا جا  
میں اسکو جو اک طول فیکر ہو لکھا  
ذرا منصفوں کو ہوا اب سکا دعویٰ

چھوڑاؤ کہ یہ بھی بڑا کار رب ہو  
مسلمان کیسے لاکھوں جن کی مدد میں  
یہ کیا قوم ہو جن کا امت لقب ہو  
کسی وقت کا بعض ہم سے نکالا  
ہماری حمایت کچھ وقت تک ہو  
یہ دو حرف ہیں اسکے جو چین ہاں بولا  
کہ وہاں جا کے مر نیکی دل کو طلب ہو  
غزل نہیں ہو یہ مرقیہ نام اسکا  
بیان شہادت کا یہ میرٹے وہ ہے

ش

تخلین خواہش انصاف کی میری ہو  
طلب یان نہ منصف کو انصاف کی  
عرض مرثیہ یہ جو کہنے کہا ہو  
بلا غت کاجی ناک بین اگر ہا ہو

سنا منصفون نے تو یہ داد دی کہ  
پہرہ اسکا پہر اک بند معنی طلب پہر  
عجب بحر بے ربطی اس میں بہا ہی  
فضاحت کو دیکھو تو وہ جہاں طلب

مرتبه چاندرات ماه محرم

تفاتی

در دیوید و دوداوی و دین و ملک  
قبول ہو تری خدمت میں یا امام  
ادب سے کچھ اور کچھ

کے ہوتے ہیں ان کے لئے عالم میں کلمہ چاند نکلتا ہے  
صفت ادا کرتا ہے دین پر کسی کو جو وہ ملک حرم  
نام نہ کہ شمس سے جس میں کل کی ایک پتلی  
کا مین اس کے جہان میں جو کوئی بھی چاہتا ہو

[illegible]

799

[illegible]







[illegible]



[illegible]

یہ ظلم کسی زبان کو ہے کہنے کا یا را  
 جو انہیں طفل تھا شہسوارہ سکو بھی را  
 قصا کی تیغ کا جب سب کو کھا چکا وہ  
 زبان نکالے بولایہ شہر کا بخر  
 کہ جو تو تجھے چہ کہنے میں لجاؤں  
 تراخی جو ہو کہ اس کے ساتھ ملو اؤں  
 سخن شکے لگا کہنے وہ شہ آفاق  
 رضا و حق کی ملاقات کا ہو نہیں شاق  
 خدا کی مرضی ہو لکھ مری محبت ہے  
 جھوٹے دانہ سے دور اس کی لذت ہے  
 بہترین تربیتیں سے چسلا آیا  
 اور اچھے تھکے آئیں ہاتھ جو آیا  
 خیر سن اسکو لگے شکے لگے اور یا  
 شہر سے لگے فرغت اس طرح دیا  
 حرم کی اور کون پھر کیا نصیب دیکھی

بنی کا قتل کیا ملا لوج گھسارا  
 کیا نہ عمر نے کچھ فرق زاد و کم کا  
 رہا یہ اس شہر مظلوم کا کوئی یاد  
 کہ میں ہی اترو ہوں کہ شہر تیریم کا  
 جو مرضی ہو تو وہاں کے پاس ٹھلاؤں  
 ملاپ چاہو جو تو اس شہر مکرّم کا  
 اٹھو نہ کا دل کو ہر استعداد نہیں فرق  
 جو ہو کہ ایسے میں تو ہو ملاپ باہم کا  
 جو آب تھو میں مجھ تشنہ لب کو شہر کا  
 اتر مزاج میں اتر کے کہے ہے یہ ہم کا  
 مری پر کہ بھی فی ہے یہ جام لپو آیا  
 ہمارے واسطے احسان آئے یہیم کا  
 عذار تن جو تھا اپنا شک سے دھویا  
 کتا ابد نہ کھلے پردہ چشم برہم کا  
 اگر شکے نہت جگر شہر سے جیبوں کے

فلک پہنکے پیران غیب سے  
 سب سے کرشمہ دور سے  
 چھوٹا چھوٹا چھوٹا  
 چھوٹا چھوٹا چھوٹا  
 چھوٹا چھوٹا چھوٹا  
 چھوٹا چھوٹا چھوٹا  
 چھوٹا چھوٹا چھوٹا  
 چھوٹا چھوٹا چھوٹا

یاد دہ وہ صبر کا ہاتھ  
 ایک بار بون زخمی  
 بہشت کی طرف  
 غلامی کے  
 شہر کا  
 شہر کا  
 شہر کا  
 شہر کا

یاد دہ وہ صبر کا ہاتھ  
 ایک بار بون زخمی  
 بہشت کی طرف  
 غلامی کے  
 شہر کا  
 شہر کا  
 شہر کا  
 شہر کا

یاد دہ وہ صبر کا ہاتھ  
 ایک بار بون زخمی  
 بہشت کی طرف  
 غلامی کے  
 شہر کا  
 شہر کا  
 شہر کا  
 شہر کا

یہ وہ حسین ہے جنہیں پیرا میں  
کہ جس حسین کا تو غمگسار ہر دم کا  
کہ اپنے اشک سے اُس کا غبار ہو گیا تھا  
کہ جس طرح سے گریو گل پہ دانہ شبنم  
میں کے تیرے تصدق کمان گریز  
مجھے نظر نہیں آتا ملاپ باہم کا  
گلے میں کیے نہ کرنا نہ اُس کے سر چادر  
بیان اُنھوں کے جو یہ صورت مجسم کا  
اُنھوں کو بیان تیں گھیر کر انکی شائستگی  
تجھے نوا سنا تجھے رسول اکرم کا  
اور اُس کا خون دل آنکھوں کی یاہ تباہ تھا  
لو جو پاک کرے اُس کے دیدہ خم کا  
تو پھر جہان میں بار و خوشی بے سبکی کب  
بجا کر گیا دمار جین کے غم کا  
بڑا شک نہ اعلیٰ کس طرح خود سے

یہ وہ حسین ہے جو ستر پر جکارتن  
یہ وہ حسین ہے جسکو ملائے گورو کفن  
چمکے اُس کے گئے آبدیدہ ہو گیا تھا  
ہر ایک خم و یون مٹھ لگا کر دو تھو  
کہا یہ رنگ نہیں سرجو ای پر تیرا  
علم ہے بہترین اس جادوئے گھر تیرا  
برہنہ و ٹونہ بیجاں خواہر و مادر  
چلے ہیں شام کو دین چھوڑ کر نبی کا گھر  
علیٰ کیا کیا ان اشقیاء و استی  
کہ فائدہ نکلیا کچھ تری نصیب سے  
غرض وہ نقش ہے بہر حرف کہنا تھا  
شفیق اس کے ایسا وہ کون تھا تھا  
اگر خوشی سے کسی غم نے یہ حکایت  
ہر ایک رو گیا تار و زخم و زو شب  
زہو نصیب سووار دلا دیا رود

یہ وہ حسین ہے جنہیں پیرا میں  
کہ جس حسین کا تو غمگسار ہر دم کا  
کہ اپنے اشک سے اُس کا غبار ہو گیا تھا  
کہ جس طرح سے گریو گل پہ دانہ شبنم  
میں کے تیرے تصدق کمان گریز  
مجھے نظر نہیں آتا ملاپ باہم کا  
گلے میں کیے نہ کرنا نہ اُس کے سر چادر  
بیان اُنھوں کے جو یہ صورت مجسم کا  
اُنھوں کو بیان تیں گھیر کر انکی شائستگی  
تجھے نوا سنا تجھے رسول اکرم کا  
اور اُس کا خون دل آنکھوں کی یاہ تباہ تھا  
لو جو پاک کرے اُس کے دیدہ خم کا  
تو پھر جہان میں بار و خوشی بے سبکی کب  
بجا کر گیا دمار جین کے غم کا  
بڑا شک نہ اعلیٰ کس طرح خود سے

یہ وہ حسین ہے جنہیں پیرا میں  
کہ جس حسین کا تو غمگسار ہر دم کا  
کہ اپنے اشک سے اُس کا غبار ہو گیا تھا  
کہ جس طرح سے گریو گل پہ دانہ شبنم  
میں کے تیرے تصدق کمان گریز  
مجھے نظر نہیں آتا ملاپ باہم کا  
گلے میں کیے نہ کرنا نہ اُس کے سر چادر  
بیان اُنھوں کے جو یہ صورت مجسم کا  
اُنھوں کو بیان تیں گھیر کر انکی شائستگی  
تجھے نوا سنا تجھے رسول اکرم کا  
اور اُس کا خون دل آنکھوں کی یاہ تباہ تھا  
لو جو پاک کرے اُس کے دیدہ خم کا  
تو پھر جہان میں بار و خوشی بے سبکی کب  
بجا کر گیا دمار جین کے غم کا  
بڑا شک نہ اعلیٰ کس طرح خود سے

یہ وہ حسین ہے جنہیں پیرا میں  
کہ جس حسین کا تو غمگسار ہر دم کا  
کہ اپنے اشک سے اُس کا غبار ہو گیا تھا  
کہ جس طرح سے گریو گل پہ دانہ شبنم  
میں کے تیرے تصدق کمان گریز  
مجھے نظر نہیں آتا ملاپ باہم کا  
گلے میں کیے نہ کرنا نہ اُس کے سر چادر  
بیان اُنھوں کے جو یہ صورت مجسم کا  
اُنھوں کو بیان تیں گھیر کر انکی شائستگی  
تجھے نوا سنا تجھے رسول اکرم کا  
اور اُس کا خون دل آنکھوں کی یاہ تباہ تھا  
لو جو پاک کرے اُس کے دیدہ خم کا  
تو پھر جہان میں بار و خوشی بے سبکی کب  
بجا کر گیا دمار جین کے غم کا  
بڑا شک نہ اعلیٰ کس طرح خود سے

دو لہجے کے ہونے سے سب خوش ہیں  
 دو لہجے کے ہونے سے سب خوش ہیں  
 دو لہجے کے ہونے سے سب خوش ہیں  
 دو لہجے کے ہونے سے سب خوش ہیں

رنگ کھیلنے کی جا آئیں سدا بھار نکا  
 گردن کا خط زخم تھا ٹھکے کا کلا دا  
 ساچ کا یہ دستور ہے کہ کسے دھن کا  
 تھا خسر و خسر پورہ کا خون اسین جیا  
 یہ نگہ ہی شاد میں زما نیکا چلن کا  
 بولایہ رنڈا پاک خدا سے نہیں چارہ  
 کیا فائدہ اب اس کے سنگار اور زینکا  
 اور خاک کو اسکو سر پہیے میں ڈالے  
 اب قت نہیں اور کسی حرف سخن کا  
 بن سر پہیے آئی ہیں اسی چارے کا بھرے  
 اس طرح چڑھا بیا ہے شہزادہ کا  
 سب چاک گردیاں کیے باویدہ تنک  
 نے اشک تھام رکھا ہے بچھڑان کا  
 اس گردن کی شاہد ہوئی ہے گور و نسبت  
 چھوڑ گیا سماک اسکا نشان ہے تن کا

معلوم ہوا ہے جو براتی ہیں کیے حوز  
 کا ماہر وہ سر تھا جو ساچ کا جوادا  
 دو لہجے کے آستین لھا کی چڑھا دا  
 جو خوان کہ دو لہجے کے لیے منہ کیا آیا  
 دو لہجے کا لہو ہوا تھو نہیں دو لہجے لگا  
 دو لہجے کو شب عقدہ ہیں ملے سنوارا  
 جبکہ یو سب کچھ تھا کیا رہنم ہارا  
 تھہ کو تو امار اس کے کرومیر جو الے  
 لو تھ آتی ہو اسکی ہن کہاں ٹیکو والی  
 کیا شہ کی سوار کی کوئی قصہ گواہی  
 سہرے تین میرے کھاٹ کو باز دھے  
 گردن کے براتی سر صورت سے لے خاک  
 فیروہ و فغان انکی سر گنبد افلاک  
 کتا تھا ہراک دیکھ کے دو لہجے کی شگیت  
 مان باپ کی لہجے کی گئی ہو کہ ہر

چانی: نظر آتا ہے جس بیکار  
 دنیا خانہ نشان حلقہ کیوں تھا اس  
 شہ کی نووان سما کیوں تھی جان  
 شہ کی بے ساری قیلے کی تھی تھان  
 باہر کی بے ساری قیلے کی تھی تھان  
 چو چو تھی بے ساری قیلے کی تھی تھان  
 شادی تھی بے ساری قیلے کی تھی تھان

کلام

۵۰۶

اور اس کے لیے غمت شادی ہو گیا  
 دیا ہو میں پیاہ کا دن افسردہ کا  
 پیاہ کی دھن میں کیا لاؤں زباں کا  
 اس کے دو لہجے کے ہونے سے سب خوش ہیں  
 غمی ہاتھ تھام رکھا ہے بچھڑان کا  
 مان کی تھی دھن میں کیا لاؤں زباں کا  
 پیاہ کی دھن میں کیا لاؤں زباں کا

اب دل کی تھی دھن میں کیا لاؤں زباں کا  
 اس کے دو لہجے کے ہونے سے سب خوش ہیں  
 غمی ہاتھ تھام رکھا ہے بچھڑان کا  
 مان کی تھی دھن میں کیا لاؤں زباں کا  
 پیاہ کی دھن میں کیا لاؤں زباں کا

دلی





دل سے جلاؤ آل چکرے رخصت نہ ہونے کے لئے  
 دل سے جلاؤ آل چکرے رخصت نہ ہونے کے لئے  
 دل سے جلاؤ آل چکرے رخصت نہ ہونے کے لئے  
 دل سے جلاؤ آل چکرے رخصت نہ ہونے کے لئے

<p>اب کیم لاؤ جا کے اسیر نہ تو تم شباب          لائیکو جسم کے گئے سب نا بجا          ہوسے حرم کہ ماری تم اپنے گناہگار          کھائے ہمارے وارثوں کے تنہا بیکہ          ایسا نیو تم بتاؤ کید ہر سہو لے چلے          گریو ہیں رٹو نکو سہو آج تین دن          کاٹو ہماری حلق میں ٹپکے ہیں سرین          پانیسے بھی نہ تھے کیا آجک سلوک          آتی ہو منہ پہ بولنے میں لوہو کی ہلو          سمجھو جو یہ گناہ کہ جتنے ہیں آجک          میر نکو تو مرنگے کعبو اسیں کیا خوشک          لو تھیں ہم اپنی کار لین مرصت تم اپنی          آل نبی پہ اتنی تو اب ہر تم کرو          اس سے زیادہ ہم کو تم اب بارت کرو          رسو شو شو کو چوہ بازار است کرو</p>	<p>میں فقد اس مکان سب کی کالیا          اوٹو پیہ مار مار کے کرنے لگے سوار          سہتے نہیں ہتھارا گناہ و خطا کیا          لڑے لڑے لڑے لڑے یہ بیٹھے کھڑے چلے          چھوڑو ہمیں کہ اپنا تم اب بھٹا کیا          آسو نہیں تیار ہو تھے اسیر ایک چین          جنگل کا چارپا یہ بھی پانی پیا کیا          قطرہ تمہاری باتہ کاہی ہکو خون ٹوک          اس نعم میں سیکہ سینہ ہمارا کا کیا          جگ میں کوئی کو انہیں موت آجک          مرقہ نہ گئے پر آپ کو ہم ادھر و کیا          جیدہر کو چاہو پھر ہیں ادھر کو لچلو          جو کچھ کہ چلے ہو سو تھے بھلا کیا          چڑھو اسے اشتر پیہ نزد است کرو          کم ہو یہ جو رہتے ہو ہیر روا کیا</p>
--	--

نظارہ دیو دران کو دان پہنچا  
 بیسٹن میں آپ کو دان پہنچا  
 بیسٹن میں آپ کو دان پہنچا  
 بیسٹن میں آپ کو دان پہنچا

اس کوئی کو بہت سہرا میں ہر دیا  
 اس کوئی کو بہت سہرا میں ہر دیا  
 اس کوئی کو بہت سہرا میں ہر دیا  
 اس کوئی کو بہت سہرا میں ہر دیا

میں جانتا تھا یہ تھا یہ تھا یہ تھا  
 میں جانتا تھا یہ تھا یہ تھا یہ تھا  
 میں جانتا تھا یہ تھا یہ تھا یہ تھا  
 میں جانتا تھا یہ تھا یہ تھا یہ تھا

ہر کلمہ کا ایک بار پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو

ان کے لیے ہم سے پتہ کیا  
 داد اتر کر کہتے ہیں سب جسکو پوچھنا  
 تیرا پر بھی تادم آخر ادا کیا  
 ہو کر رفیق باپ کے سب کڑی ہو چڑھے  
 تو نے تردد آ کے لڑائی میں کیا کیا  
 میں بھی امام اور مرابا پ بھی امام  
 جو کچھ کیا ہے ہنسنے سوتی کر چٹا کیا  
 کاٹا ہو گو کہ باپ ہمار کی خلق کو  
 کن نے عمل بھلا کیا کن نے برا کیا  
 تقدیر اور رضا کے نہایت پامانی  
 جس سے تمہاری باپ کے سر کو جدا کیا  
 آئی ہو اس سے نار جنم کی بود وود  
 نقصان گدہ جن نے نکمیں فائدہ کیا  
 بولایزید تھا را واد ابھی پہلوان  
 کشتی سے تو بھی آ پکو کچھ آشنا کیا

بولو وہ عابدین سے بیٹا حسین کا  
 سن اسکو عابدین سے ہنس کر کیا خطاب  
 اکثر ایونین ہو آ وہ فحیاب  
 بھائی تری بھی آنکے سیلین کر کے  
 میر نکو یکد گر کے نہ بیکھا کے کھڑے  
 عابدینے لون جوابے یا شے کے وہ کلام  
 مرضی بغیر حق کے نہ ہم سے اور کام  
 دنیا میں گوہن کے طمع کی دن کو  
 معلوم روز حشر ہو دیگا خلق کو  
 شکر لعین کہنے لگا ہو کے زہر خند  
 تیرا پر ہوئے ہیں سدا ہم تو ہر مند  
 عابدین کے لئے کہ کچھ ہو جسکو سود  
 پاں جسطر سے چاہیے کہ لیجئے نمود  
 اتنا ہوس کلام کہ لکھتے ہیں راویان  
 تو بھی تو اسکا پوتا ہی آخرا و نوجوان

ہر کلمہ کا ایک بار پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو

# کلمات سودا

ہر کلمہ کا ایک بار پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو  
 اور اس کے بعد دوبارہ پڑھو اور اس کا معنی سمجھو

کج جان برادر این چنینی  
 کی غلغله سر جان کاک  
 حق رخصت یکدیگر  
 کج جان برادر این چنینی  
 کی غلغله سر جان کاک  
 حق رخصت یکدیگر







ایک روز ایک شخص نے ایک بیکاری  
کی دکان میں ایک بیکاری

ایک نصابی کون از رہ نازانی  
بن کے نصابی کون از رہ نازانی

بیکار کے تو ہرگز نہیں یہ موت  
کہ جھڑ سے تو آیا ہریان میں  
خوش ہو کر گرا سنا کی ست گاہ  
وہیں سمجھ گئے اس بات قرینے سے  
سوا عابد سار جتنے تھے ہمراہ  
ہر ایک کو دیا پیر کے سینے سے  
بسو کشام چلے رکھے سر کو تیر پر  
دیا کفن اسے چار گز گرنے سے  
حسن کا ریزہ الماس جگر بھاٹا  
چڑھا ہریزے پہ سر اس تم کو زینے سے  
خوشی خیر سے اٹھا کر نیسے اسکے  
خوشی تھی فاطمہ کو بیرج کے نیسے سے  
پراس گئے پہ چلاب سے خیر فواد  
پہ لگایا ٹٹھک ہاتھ مار سنے سے  
اور کے ساتھ کسی ملک کی داری

عجبت کرو تو بیکاری کی اسطے منت  
اگر کو نہیں چلے شام کر نیکو بیت  
سینے سے لے لے لے شاہ ظلم پناہ  
اجل کو اپنی جو کچھ خویش تو تم ہمراہ  
اب آگے کیا ہی کون اس میں آہ دیا  
برای آیت ریاء خون سمیت از شاہ  
خیر سے یونہی عین بعد قتل آن  
زمین ڈال گود حوب میں بن ہے  
علی نے سجدہ میں لو ہو سر کا چانا  
حسین تشنہ دہان کا لگے لہو چاٹنا  
جھا جو گدڑی آگے سو اب کون کر  
پڑا وہ سو ہے عریان جو میں جکے  
فلک سے کرتے تو کی سو و اگر چہ بیداد  
سمجھ نہ ہو کہ بالاسے جن یہ بیداد  
شہا تو دی مجھ تو فتن گریہ دزاری

ایک نصابی کون از رہ نازانی  
بن کے نصابی کون از رہ نازانی

ایک نصابی کون از رہ نازانی  
بن کے نصابی کون از رہ نازانی

ایک نصابی کون از رہ نازانی  
بن کے نصابی کون از رہ نازانی



[illegible]

جسم گزادہ زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے  
 جس کے لئے زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے  
 جس کے لئے زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے

کیا چرخ و ازگون کا ستم اب کرن بیان	تاریک کو دیا ہر محلہ کا خانان
سونا ہر بے یکین شہر کا ہر مکان	پیٹے ہیں سر کو آج بھی کہ کو انس جان
خوشید آسمان زمین نور شرفین	پروردہ کنار رسول خدا حسین

کار میں رونی کھوتن ہو سے نراس	کار میں رونی کھوتن ہو سے نراس
جنگل میں جاسو ہے کو و آس پاس	جنگل میں جاسو ہے کو و آس پاس
جے نہیں کہ ٹھوڑے سالار دین ہا	یون پاک نعم نے آکو دین گھر گھر کیا
آل نیچے ہا یہ کیسا ستم سما	اہل حرم پھر ہے یہ کتا ہا ہا
کشتی شکست خوردہ طوفان کر بلا	در خاک خون فدا ہر میدان کر بلا

دار سے یان نیزین کیوٹا کو مار	دار سے یان نیزین کیوٹا کو مار
بیری بھیے یا ناؤ کو کینج ٹیک کے و حار	بیری بھیے یا ناؤ کو کینج ٹیک کے و حار

جب یر تیغ آچکے دست بلا میں سب	خزعا بدین ہا نہ کوئی زینت نسب
ہیات کیا بیان کروں سو کا تب	جسوت گرد نیسے کے پونچے وہ ادب
آدم فلک آتش غیرت پسند شد	کر ہم خیم در حرم افغان بلند شد

بیری پونچو آسے کے تیری دہلی پاس	بیری پونچو آسے کے تیری دہلی پاس
ایک خبر تو یا جی اب پت کی نہیں آس	ایک خبر تو یا جی اب پت کی نہیں آس

جسم گزادہ زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے  
 جس کے لئے زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے  
 جس کے لئے زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے

جسم گزادہ زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے  
 جس کے لئے زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے  
 جس کے لئے زمین سے جو کہ اس کے اوتار و انشیا بر زمین کی ہے

ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہم کو یاد دلاؤ کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہم کو یاد دلاؤ کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ

نئے پیریں ہمیشہ آغوش کو کھن دیا	جھوٹیں تو اس لہجے کو پوچھیں ہر دن
بابضقتہ الرسول ابن یاداد	اگو خاک اہلبیت سالت یاداد
بیت دس کو پوچھو کھن ہے ماکہ ہاتھ	ہو سنگھالی مار کے میری دینی ہاتھ
زہر کا غم مجھے ہے اوسو تھا غم نہی	عابد کو غم حسین کا اُسکو غم علی
پشیم ہے ہمیں تو مصو بیت نصیب کی	روز اول سے ہمارے مصیب کے رنجی
ہر خوان غم جو عالمیاز اصرار دند	اول صلاہ سلسلہ انبیاء دند
نشر پڑھی بیت کی کھن دیکھو سکھ	بھرتے آئی ہمیں ہمیں جنم جنم کو دکھ
اس شہ پر بلایں شریع آیدار	لیکھو سے جو اس سے تامل شہار
پالان نہیں کہ چیکے ان اذو شہ ہول	عابد برہنہ پاؤں کے ہے ہاتھ میں ہار
تاہن سفلہ اذو خطا جنین نکرہ	برہنہ آفرینہ خطا جنین نکرہ
دیکھیں گے سنار کی ہون دیکھ کی	کرنے جاگ میں آسے کے ایسی بیت سی
گو کر فیاں ستم سے ہمارا بھی جان لین	ظلم آگیا اس جگہ تو کسی سے نہ ہم لین

ہر عارف کو یاد دلاؤ کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ

ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ

ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ  
 ہمارا یہ ہے کہ ہمیں اس سے یاد دلاؤ



غرض جنت کی باتیں نہ کرنا چاہئے بلکہ دنیا کی باتیں کرنا چاہئے  
 غرض جنت کی باتیں نہ کرنا چاہئے بلکہ دنیا کی باتیں کرنا چاہئے  
 غرض جنت کی باتیں نہ کرنا چاہئے بلکہ دنیا کی باتیں کرنا چاہئے

ہوئی تھی ایک شادی ایسے گھٹے ہوئے تھے	اگر کچھ بیان اسکا فلک تاروں کے
نور بجو قتل و قح کی پھر ہوئے آگے	عجب کیا ہو سکے رو رو کر پوچھیں گے
فلک پر جایگا پانی ہو اس نر کو رہیم سے	
تھو اس شادی کی جو جو کار کیں کیا تار دین	غضب آفت بلارنج تو ہوئے تار دین
دگر نہ سکرونگو پاس کا ذب کوں کہا دین	کیگا ہر کوئی یہ بات کیا طرین لافین
اٹھے کب بیاہ ایسا خلقت انسا نہیں پاہم سے	
وہ شادی کا کہن الگ جوا کی کد خدائی تھی	نہ تھی شادی بیاہ بلکہ آنت سنی تھی
قضا شادی ہو سبت کا سکو تھ لائی تھی	مصیبت بہر تھیں نسیبے کے آئی تھی
لگے دکھ درد و غم کے نسب میں پچھو دم سے	
نسیبے کے ایسا اٹھی جو جلی یہ شادی	حسن سے بیاہ اور اعلیٰ اور فادری
وہ عید اندر گرو نہ جکے خد آنا دی	یہ نوشہ چاہتا ہو کر سکے خد آنا دی
کہ تا چھوٹے زمانے کے جفا و جور ہر دم سے	
مصیبت کے سنا جت لڑا فادری	پر بولی کاظم اس شادی کا آئینہ ہو کر دی
کما حقہ کل عالم پر کسندی کی تیاری	لگن ہو کر کہ پھر کر زیر جہیز نکاری
وہ رونق کر نو کے ہو جو اتنا ہر دم سے	

کلمات سودا

۵۱۹

بیاہ شادی کی باتیں نہ کرنا چاہئے بلکہ دنیا کی باتیں کرنا چاہئے  
 بیاہ شادی کی باتیں نہ کرنا چاہئے بلکہ دنیا کی باتیں کرنا چاہئے  
 بیاہ شادی کی باتیں نہ کرنا چاہئے بلکہ دنیا کی باتیں کرنا چاہئے

فلک پر جایگا پانی ہو اس نر کو رہیم سے  
 فلک پر جایگا پانی ہو اس نر کو رہیم سے  
 فلک پر جایگا پانی ہو اس نر کو رہیم سے

[illegible]

11

100

[illegible]





[illegible]

آگ بھی جوڑ دیکھے ہیں لوگوں کو گھر یا ہرات  
 کوئی دھن چھپٹاؤں میں کچھ قصداں لکھ کر لکھ کر  
 شادی میں رونا کو باہم پیٹھ کھلا دینا یہ  
 لوگ کم کر پیٹ پیرنا لکے اور کر کر نظر  
 لوگوں کو گھر نہ دے کہ بچہ منہ نہانا گاتی ہیں  
 کیسے بھی دھن کو گھر سے یوں لیکر جا دین  
 کو جو یوں دھن کی ماں اب کو گھر کو  
 شہر سے یوں نہ لے کی ماں کو کما سوا یوں نہ لے  
 کیا کہتی ہو گی وہ جی مجھ گھر یا اپنا پوت  
 دان نہیز کے جو پچھو ملا نہیں یا پوت  
 مایوں بولی دکھ کی اب لوہو کا سہا ہون  
 سانچہ ٹرخی بھل کو پیکھیر چرچک گھر تو ہیں  
 دھن گیا ہو تیرا کہتے ہیں سب بنی کئے  
 کو جو یوں سر سے پک اپنا لوگ نہ جانے  
 کیا جاؤ کس ٹھکانے ہو کو سو ہو پیا بھان  
 اس شادی کی جتنے یار تھے دیکھی سو آئی تہا  
 مایوں لو دکھ کو تا تم میں لا بھلائی ہے  
 اسکو آگ بھونین پاں کٹھ ہوئی آگ میں سر  
 کوئی کو تہ یا باہمی مرا کوئی کتھ بھائی ہے  
 نوہ گرد کو ماں بلا کر شہر تیل چڑھائی ہیں  
 پشت شہر سے اس کے چھوٹی بھلائی ہے  
 یہ بھی ہے کوئی زیست ہمارے چھوٹی بھلائی ہے  
 اب بھنڈو دھن کے بابا کی پاس بھائی ہے  
 جوڑ کی باپنی ہے کھنی گھوڑی کے پوت  
 دھن لھا کا ترچ دھن کا چوہا لکھ لکھائی  
 بنائی آپس میں کہتی دھن کو دکھ ہستی ہے  
 پھر تم نہ نہ کیا یہ ایدھر سے پڑھ لکھائی ہے  
 لیکن وہ یہ سمجھ چکی رہی دھن دھن ہو رہی  
 بھلائی کو مجھ لکھا کہ کیا کیا بات بنائی ہے  
 دھن پتھر سے تھوڑی ہو یا بھل کر کوئی بھلا

[illegible]



[illegible]

دیکھ کر ہر کوئی آپس میں بولنے لگے وہ لوگ  
 کہ بلا جا کر بیٹھے بھائیوں کا اپنے سوگ  
 تشنہ لپٹھائی کو جس دن بچ بڑا پر گیا  
 رات پانی تھے اس دن صبح کی خاطر پیا  
 جبکہ دہلیزدہ کی لاشیں تھے دیکھیں حال یہ  
 کیونکہ تم جیتی رہیں مگر کسی شعلیں بھٹکر  
 کیا بولاب سکا کوئی جو جس نے یہ کسی  
 اتنا کہ بھونچے تھاری کیونکہ دنیا کی ہی  
 طعن اگر وہ یہ کرین ہم پر تو نہیں کیا  
 سنہ تمہارا دیکھنا ہکو نہیں یا انکٹا  
 طعن انکی سب سے ہم نہیں لیکن ہم  
 وہ تنگس زندگی چاہی آیا ہے نہج  
 کب یقین تھا ہکو یوں دنیا بھگتا عابدین  
 لگئے کر بل سے جو ان نام کو اہل کین  
 دیکھ کر کوئی رکھے ہوا ترک وہ جوان

۵۲۸

[illegible]

رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ  
 رستم کس کو آویان غیر از مصطفیٰ

کیا کوئی گنہگار کو سرنگے نيزون پر اور تو حین انکی ساری خان خونین ڈاکر عالمونے یون تم کے عزیز دن پر طعنہ زن کا جرم کیا اگر ایسے کو طعنہ دے ہین سزاوار اسکے ہم جو دین طعنہ باریار مرگ کو ڈھونڈھا کیو چھینے ہم سربار اسطرح ہر کھتی تھیں چشم تو نقشان ساموئیل تابین معوا انکر کے بیان	حضرت خیر البشر کے جو تھے دل بند جگر اینو تو تیش دا قریا کی لاشیں بقیان دیکھ یہ کچھ اور وہ دنیا و فانی میں ہے زیستے باتین ترمز کی ہستوایان مرنے جینے میں نہیں کہ کچھ کسی کا اختیار تیرے جی سکھانہ اور لاکھوں بھائیوں جو جو ستا تھا یہ باتیں انکے لئے زمان ابریز گانے تو بوند بن خنکی برسیان
--	---

### مرثیہ حضرت امام حسینؑ

بانگو تھی تھیں کہ رنگا قصدت کرسایان ایک تو تنہا رہا جاتا ہے کید ہرسایان تو چلائے ہمیں کے حوالے کر چلا کیونکہ تجھ بن ہجو ابن جینے سو ہے مرنا بھلا تجھ سو اسکا ہوا جس جنگل میں ہجو اسر	مرچے تیری تو سب تیش و بر و سایان تجھ بن آفت آئیگی ہم سب کے سپر سایان کاٹ پلے ہاتھ سے اپنے ہمار بھی گھا لوٹ ریوگے ہمیں یان سب شکر سایان کوں ہے حامی ہمارا یان بخیر ذات خدا
--	---

جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر  
 جنتہ کے اب تلک اپنے خیر خیر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ہاویں کے یکایک گردن اسکی کلکی  
 رات دن ہوں اسکے غم غبار کی سرسایان  
 بند بند سکار رنگ سیاخ گل کا اکیا  
 ہاویں بنا را گیا جسکے وہ لہر سایان  
 دیکھیں ملن لکے میں کچھ گزاریں  
 دیکھیں اور کہ کہ کے دو میں جو صغریا  
 ہاویں لپی شلو کا سنی بھاؤنگی کسے  
 ہاویں کہ کہ بکاؤں جان ہاویں  
 دیکھیں آنیچ کو لو ہو میں آبرکے  
 پاس ہو گدی اسکی تیر سارایان  
 مرنی ہو پانگی خاطر ہو ستم جو غضب  
 ہو کوئی ساعت کی مہمان وہ لہر سایان  
 لاشہ اکبر کا ہونے پاس ہی خمی کو بیچ  
 ایسے صغریٰ تو اب سہر مرزا سایان  
 کیونش آیا دانکہ وہ جتیا ہو پھر غضب

کون تیری خبر پہنچے مجھ کو  
 زنجیر جہانم کی باندھ کر  
 کہیں کی کہیں جاکر مقدر ہے  
 ایک ساعت میں تجھ کو بلادینا

۵۲۷

نظم بنی آدمی است که در این عالم  
چو دریا در بحر است و بحر در عالم  
چو دریا در بحر است و بحر در عالم  
چو دریا در بحر است و بحر در عالم

سچہ کر نیکی بھی دین فرست متوجہ کون  
خون آئس قدر جاری ہو بروی زمین  
جب کریں وہ قوم ظالم سرتران سے جدا  
رکھکے نیزے پر سر کر کو کرین قبلہ نما  
داد اس ظالم و تعدی کی خداداد ایگا  
یا دمی سکا علی مرتضیٰ دلا ایگا  
مرحبا ہو تجکو سو وارثیہ ایسا لکھا  
وین دنیا کی تری بر لاین سارے مٹا

آج وہ دن تھا کہ سب اہل جہان نے ہین  
ٹانگیں مچھڑ جہان بکھڑ تو وہ دوتی ہین  
اولیا و دین جہاں اس در نہ تیتو ہین ہوش  
سنگون گرد و خمر کے ہم دوش ہوش  
غش سحرین تو دیے مہین ہین دلیر کوشت

[illegible]







وہ لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لیا  
 اور ہر طرف سے گھیر لیا

امام حسین

جس کا دل بڑا بڑا تھا  
 جس کا دل بڑا بڑا تھا

یقین ہی جانو روح الامیں ہونے لگے  
 بجایو سبزہ آگے خاک سی تھا جو حسین  
 فوج تیرے کا بچے ادا کیا ہر طرف  
 دیت لی تب کی لہر پہ کو جیسا حسین  
 جو عرض میں کر دن ارشاد ہوا بارگاہ  
 شہید تیغ ستم دہ جو اس کا حسین  
 دیکھ دینے میں اُنکے مجھے نہ شادی و غم  
 اگر موی تو موی خوش و آفرین حسین  
 نہ فکر بڑی کا دل میں غم حیا کی کا  
 حسین سپہ دل کا یہ سب تھا حسین  
 دیت ہی دینے میں تن کے اگر خوشی ہو  
 تو ہو یہ امر کہ امت کو بخشو حسین  
 چلا یہ عرش کو کتا ہوا بروز نبرد  
 رواست است اگر جان کہہ دے حسین  
 الہی غم ہو سو واکو چھ حسین کے غم

غرض کہ ایسی ہی لذت اٹھائی کہ شہید  
 بنو جو داس اگر ٹوٹ کر کے تیغ نیرید  
 مری طرف سے کر دجا کے جبریل حق  
 ادا و دین پر سے پسر کرنا قرص  
 کہا امام سے روح الامیں نے ایسی  
 دیت آنگلی تین دیوے خالق اکبر  
 کہا امام سے روح الامیں نے پھر ستم  
 خدا کی راہ میں اگر قتل تیغ ستم  
 نہ در دیو کا عجبو نہ دیکھ ہے بھائی کا  
 یہ دم دم و دم تصدیق کبیریائی کا  
 تیغ تو عین ہی راست ہوا تیغ و تیغ  
 پراس عطا ہی تھی پھر پھر اس کا  
 یہ سن امام سے روح الامیں نے بھر دم سرد  
 حسین جان گرا ہی تھا امت کر د  
 بنی شاہ شہیدان فوج تیغ ستم

جس کا دل بڑا بڑا تھا  
 جس کا دل بڑا بڑا تھا

ایسا کہانی اور نہیں ہے  
 ایسا کہانی اور نہیں ہے

خفیل غلاموں کا چنگ لگوانا  
 غلاموں کو اپنے مال سے بے خبر کرنا  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے

غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے

تیر جو بیٹیا سنے اور چور جفا کی جڑ کا لک  
 تیغ و تبر کنہ خون کا میں مال کہوں کیا ستم  
 خنجر کا کیا زخم تیاؤں کا مصیبت وادیل  
 فاطمہ لیکر جسکو ستیر کیے کیا شہت کی شا  
 دودھ دھو دھو ہوا بلا جسکو فاطمہ سال  
 اسی تو دن بیکس مارا گھر کو کیا یوں  
 برگ سگل کی لموی باز کرتی ہیں بہات  
 اسکے سوا اک اور مصیبت ہے اسکا کام  
 نہیں کرتا اتنا ہرگز نہیں اس شقا  
 جاتی ہیں خون راز و تو کی شہت ہے  
 جھوٹکی جانب پاس ہے نہی مارا گھر  
 شایم جاتی ہیں انکو اس صورت ہاوی ستم  
 پر چڑھتا وہی کیا ہیں ایک سے لے لے عدا  
 کوں ایسا رحم کر جو حال آئے آجکے دن  
 غرض کہ کچھ گزری ہے تیر کی جھٹنے کی

ایر مر تو سوار ہو سکا بھال سہاوی  
 ستر لیکر یا بدم کے لکڑی پیکر ہے  
 تر کیا ایسا کچھ اُن کے جسکے سبب ہے  
 سوہ خاک یوں بے بائن ہے دیر  
 سو پرچم اب تیر کا وہ ہر گیسو منبر ہے  
 نہ بیٹے کے سپرہ نہ بیٹی پر یاد رہے  
 پاوی رہ نہ جاتا ہی ہر خار جنگل کا نشہ  
 دھوپ کی شدت کے ہر لکڑی کو زمین غلام  
 قل کے سبب بانی ایک سبط پیر ہے  
 کوئی مان نہیں، اُسکی کوئی اُسکی جو  
 صبر و پیر اُن کو گئے و قلع و چادر ہے  
 کوئی نہ اپنے نس سے اسکا کوئی نہ اسکا یاد ہے  
 تو تاثیر ہو گئی ہے میں نے فریاد تو رہے  
 کس سے کہیں وہ دیکھو پادوس اسکا واد ہے  
 بس خواب روشن ہو سو حال دیکھ کر ہے

غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے  
 غلاموں کی جان و مال کو اپنے غلاموں کے لئے

اسکا بھائی لب دریا ہے  
 اسکا بھائی لب دریا ہے  
 اسکا بھائی لب دریا ہے  
 اسکا بھائی لب دریا ہے



[illegible]





چند روز و شب بیتی ای گداری خجانی  
 که خالصت چنان باز داشت خجانی  
 چنان چنان بیتی ای گداری خجانی  
 که خالصت چنان باز داشت خجانی

اب ب نان سو اپنی آغوش باز رکھو  
 کما میں ایسے تم سے یہ تانہ مجاویں  
 جو پہنچن جیتے یہ عام تو تم باوین  
 زیادہ اس کے بشر ہو کہ پیاس تھامین  
 حقاری نفع کی پرین کو میں تھامین  
 غرض کہ لیگے پانی حرم میں لوان  
 لگے یہ کہنے انھوں پانی تم پواوین  
 یہ سننے عابد پیاسے دیا یہ جواب  
 ہمارو باپ کو جس کے کیا سیراب  
 ہمارے باپ کے مرنگو تیرے روز  
 ہمیں جو پوچھو تو یہ اب ہو نہ جانو  
 پھر آگے کسی مفصل خبر نہیں معلوم  
 غریب بکس و چالے وہ جو تم مظلوم  
 ندان جسے وہ مظلوم تھو کہو انکو اسیر  
 سوار کر انھیں اوٹھو پو پوے وہ پیر

کہ فائدہ تیرا سچا میں ان پر ہے آج  
 ہم اوکو جیتو تو پیش یہ یہ ہو چکا  
 جو بیان مرین یہ تو قصہ ہی مختصر  
 کچھ آگے دوستی سو میں یہ بات کہیں  
 سخن مر تو یہ قابل ہاں یہ آج  
 بڑی تھی غش ہو تو سب تشنگی و غم  
 گرم خلیفہ کے نائب کا تم اوپر ہو آج  
 گرم ہو یہ جو بلاؤ تم اب ہمیں وہ اب  
 یہ اب ہم کو تو خوشنما بے جا کہ ہے آج  
 بریدہ خلق سے جاری ہوو سکھو نہ  
 ہمارو دل پہ ہر گقطرہ خون نہریں  
 ہوا آگ یا ہوا اسدن انکا تر حلقہ  
 کہیں تھے پانی ہمیں ہر سیرتو آج  
 جدا جدا کیا ہر ایک کے تئیں نہ  
 چلو شاب ہمیں عزم میں تیرے آج

چند روز و شب بیتی ای گداری خجانی  
 کہ خالصت چنان باز داشت خجانی  
 چنان چنان بیتی ای گداری خجانی  
 کہ خالصت چنان باز داشت خجانی

چند روز و شب بیتی ای گداری خجانی  
 کہ خالصت چنان باز داشت خجانی  
 چنان چنان بیتی ای گداری خجانی  
 کہ خالصت چنان باز داشت خجانی

چند روز و شب بیتی ای گداری خجانی  
 کہ خالصت چنان باز داشت خجانی  
 چنان چنان بیتی ای گداری خجانی  
 کہ خالصت چنان باز داشت خجانی

کیا کہوں لیجاؤ کا اہل حرم کو میں اصول  
 پوچھو تھا جو راہ میں یہ کیا ہو فرزند رسول  
 دیکھ کر بانی کو تھارو کو لہجہ میں العباد  
 لیکن اتنی تشنگی میں ہوں خرم و شاد  
 پیاسہ میرے فائدہ پوچھو اس غلوم سے  
 قطرہ خون جو گرامانی پس حلقوم سے  
 جب ہوا اس گل روانہا کر کے پر گو گذار  
 یوں پڑا ہو خاک پر تیغ ستم سے ہتھیار  
 ہوا اگر فرصت دھوؤں انگوٹھی تیر کی خاک  
 کیا کروں پر میں نہیں چلتا ملاؤں پاکی  
 ہاں بھائی تجھ بن اب پھر تو میں ہم در بدر  
 کر بلا کہ آج میرا نہیں مع خوش و پسر  
 غرق چین بن تیرا ہوں اب تو زاب  
 تجھ سے اتنی اس جھانسنے کی کہ دلو تاب  
 جو خون حلقوم سے آگے آؤ بھائی بھی

ایسا کہ دور ہو کر دیکھو اس قصہ کو طول  
 یوں کہ تھا عابد بیمار امت کیلئے  
 کیونکہ یوں پیاسہ بانی مجھو آتی ہو یاد  
 جام گوڑ کا ہو ایتار امت کیلئے  
 حلق تر جبکا ہوا آب تیغ شرم سے  
 خلد میں ہو گا گل گلزار امت کیلئے  
 دیکھ کر نقش برادر بولیں غیب آہ مار  
 اس تن باز کہ پہ کھا کر و امت کیلئے  
 سونہ مڑگانے میں اسکا سیونہ ہاں چاک  
 یوں رہا یان تجھے تو گھر بار امت کیلئے  
 کون ہو ایسا کہ دیو مصطفیٰ کو یہ خبر  
 جو مراد میں کا سپہ سالار امت کیلئے  
 یاشفق لیکر زمین پر گڑا ہو آفتاب  
 تو ہی سمجھا سہل یہ شوار امت کیلئے  
 گو دخالی شہر بانو کی بن اصغر کو رسی

کیا کہوں لیجاؤ کا اہل حرم کو میں اصول  
 پوچھو تھا جو راہ میں یہ کیا ہو فرزند رسول  
 دیکھ کر بانی کو تھارو کو لہجہ میں العباد  
 لیکن اتنی تشنگی میں ہوں خرم و شاد  
 پیاسہ میرے فائدہ پوچھو اس غلوم سے  
 قطرہ خون جو گرامانی پس حلقوم سے  
 جب ہوا اس گل روانہا کر کے پر گو گذار  
 یوں پڑا ہو خاک پر تیغ ستم سے ہتھیار  
 ہوا اگر فرصت دھوؤں انگوٹھی تیر کی خاک  
 کیا کروں پر میں نہیں چلتا ملاؤں پاکی  
 ہاں بھائی تجھ بن اب پھر تو میں ہم در بدر  
 کر بلا کہ آج میرا نہیں مع خوش و پسر  
 غرق چین بن تیرا ہوں اب تو زاب  
 تجھ سے اتنی اس جھانسنے کی کہ دلو تاب  
 جو خون حلقوم سے آگے آؤ بھائی بھی

کیا کہوں لیجاؤ کا اہل حرم کو میں اصول  
 پوچھو تھا جو راہ میں یہ کیا ہو فرزند رسول  
 دیکھ کر بانی کو تھارو کو لہجہ میں العباد  
 لیکن اتنی تشنگی میں ہوں خرم و شاد  
 پیاسہ میرے فائدہ پوچھو اس غلوم سے  
 قطرہ خون جو گرامانی پس حلقوم سے  
 جب ہوا اس گل روانہا کر کے پر گو گذار  
 یوں پڑا ہو خاک پر تیغ ستم سے ہتھیار  
 ہوا اگر فرصت دھوؤں انگوٹھی تیر کی خاک  
 کیا کروں پر میں نہیں چلتا ملاؤں پاکی  
 ہاں بھائی تجھ بن اب پھر تو میں ہم در بدر  
 کر بلا کہ آج میرا نہیں مع خوش و پسر  
 غرق چین بن تیرا ہوں اب تو زاب  
 تجھ سے اتنی اس جھانسنے کی کہ دلو تاب  
 جو خون حلقوم سے آگے آؤ بھائی بھی

کیا کہوں لیجاؤ کا اہل حرم کو میں اصول  
 پوچھو تھا جو راہ میں یہ کیا ہو فرزند رسول  
 دیکھ کر بانی کو تھارو کو لہجہ میں العباد  
 لیکن اتنی تشنگی میں ہوں خرم و شاد  
 پیاسہ میرے فائدہ پوچھو اس غلوم سے  
 قطرہ خون جو گرامانی پس حلقوم سے  
 جب ہوا اس گل روانہا کر کے پر گو گذار  
 یوں پڑا ہو خاک پر تیغ ستم سے ہتھیار  
 ہوا اگر فرصت دھوؤں انگوٹھی تیر کی خاک  
 کیا کروں پر میں نہیں چلتا ملاؤں پاکی  
 ہاں بھائی تجھ بن اب پھر تو میں ہم در بدر  
 کر بلا کہ آج میرا نہیں مع خوش و پسر  
 غرق چین بن تیرا ہوں اب تو زاب  
 تجھ سے اتنی اس جھانسنے کی کہ دلو تاب  
 جو خون حلقوم سے آگے آؤ بھائی بھی

ہونے کے عوض ان مالداروں کو جو زمینداروں کے لئے  
 زمینداروں کی زمینوں کو خریدنے کے لئے  
 زمینداروں کی زمینوں کو خریدنے کے لئے  
 زمینداروں کی زمینوں کو خریدنے کے لئے





جسکے مہر میں ہم بھی بیکس  
 چلے جاتے ہیں شتروں پہ سہمی  
 جنکا خام تھا جبریل میں  
 حیف صد حیف آج طوق گران  
 اور وہ پار پہنہ جاتا ہے  
 نسیہ اب کھینچنے کو صد افسوس  
 ہاؤ اس بیکسی و عزت میں  
 طعن و تشنیع سے بعین ہر دم  
 باپ کے ظم میں ہو وہ اتنا عرق  
 و ناسے چین بجز شب آرام  
 تاب آگے نہیں ہے سننے کی  
 سودا اب تعریف میں ہو سکے تو

ہو گئے سب طرح سے اور بچار  
 قید میں تباہیوں کے زار و تار  
 گھیرے جا رہے ہیں اونکو یوں کھانا  
 عابدین کے گلے کا ہوا ہار  
 آج اس دشت میں جہی پچار  
 ہاتھ میں دی ہو اشتہ و تکی ہمار  
 کون اوسکا ہے مونس و غمخوار  
 کرتے جاتی ہیں اوسکو دل کو فگار  
 نہیں رہنے سوا اوسو سڑکار  
 یونہی گزری ہو اوسکو بیل ہنا  
 خون اشکو شہر و ٹی ہیں حصار  
 عمر طبعی تباہ ہو ما تم اور

مرتب شد پس حضرت امام در میان  
پنجاب صبح دوپہر

## مخاب مع دونه

جو گئے سب طرح سے اور پکار  
 قید میں تئیسوں کے زار و زلزل  
 گھر سے جاسے ہیں اونکو یوں کھلا  
 عابدین کے گلے کا ہوا ہار  
 آج اوس دشت میں جو ہر چار  
 ہاتھ میں دی ہو اشتر و تکی ہمار  
 کون اوسکا ہے مونس و غمخوار  
 کرتے جاتے ہیں اوسکو دل کو فگار  
 ہمیں لے گئے سوا اوسو سرکار  
 یونہی گزری ہو اوسکو بیل دھنا  
 خون اشکو نشہ روڑی ہیں خضار  
 عمر طبعی تلک ہو ماما تم اور

جسکے ہمیسے ہم بھی بیکس  
 چلے جاتے ہیں اشتر و تکی  
 جنگا خادم تھا جبریل میں  
 حیف صد حیف آج طوق گران  
 اور وہ پار پہنہ جاتا ہے  
 شہاب کھینچنے کو صد افسوس  
 ہاں اس بیکسی و عزت میں  
 طعن و تشنیع سے تعین ہر دم  
 پاپ کے ظم میں ہو وہ اتنا غرق  
 وں اوسے چین ہو نہ شب آرام  
 تاب آگے نہیں ہے سننے کی  
 ستود اب تعریف میں اوسکے تو

مرثیہ مسدس حضرت امام ورزبان  
 پنجاب مع دوہرہ



کونکرین و سکو کھان یزی بنی جلی جانی  
بن سزیمه زری کاغذ بن بزرگ چلائی  
موسی دیکھا مان زری کیوں نیچا پڑن کھانا  
جواہر کو تو جو کام تیار کن نہ پڑن کھانا  
مان یزی م

آر سی

[illegible][illegible][illegible]





اس مہینے کو میری اسکو پڑا دینا چاہیے  
بابت کتاب تو گناہ ہے کہ ان  
میں سے کوئی ایک نہ ہو کہ ان  
کتابوں میں سے کوئی ایک نہ ہو  
انہوں نے کہا کہ یہ کتابیں  
میں سے کوئی ایک نہ ہو کہ ان

خامہ ام حرفے حکایت می کند	غنم پہ لہا کاراقت می کند
عالے را ابرخارت می کند	گرہ یہ بے حد و نہایت می کند

برق چشک زن اشارت می کند  
بشنو از نه چون حکایت می کند

شاہ دین نے جب مدینہ چھوڑ کر  
تباہ و سوختے ہاچشم تر

سبک پیونده چلا شاکر مگر  
از جدا نهیاست شاکر می کند

میرے جیسے نئی خبر جب تک سنو  
بھول جانا تم نہ دو راقداؤں کو

درگزر خط لکھنے سمیت بچیو  
پر اٹھا کر جب فلم لکھنے لگو

بھر کے آہ سرد یکدیگر کو  
بشنواز نے چون حکایت می کند

دل میں تھاریر قدم ہو نہیں تمام	چد کے چار قریبہ لولا پھر امام
شکوہ ہر چند اس سے کرنا ہے حرام	دوسرے چاہا نہ بیان سبدا قیام

پر یہ دل آلودہ اسے خیر الانا

[illegible]

ظالمون کے نقل و حرکت کے سبب  
شاہ روین کا مسہر کیا پڑے چھپ چھپ  
ویکھ مشغول تلاوت اوستے لب  
ہوئے آتش تو جہان کر چھپ چھپ  
از جب اٹھیا شکاریت می کند  
سے چھپ چھپ سے راہزن شن  
دور از تابوت و محراب و مزار  
شب کو تھا جس کا چھپ چھپ  
ان کرتا ہے تفصیل  
ہکایت می کند

وہ اپنے حق پر خاک سر پر خاص عام	مقتدی کہتے تھے اور اور کر تمام
---------------------------------	--------------------------------

آگے پیچھے کے اسے پار و امام

از چند اینها شکایت می کنند

جب چلا رخصت ہو وہ عالی نسب یوں کہ تھا بھر کے آہ سرد تب

وہی ہے یہ لے دل محنت طلب

خامہ لفت پر کیا کتا ہے اب

میشو از نے چون حکایت می کند

آخرش جس جانہ پایا قطرہ آب ڈالی وان بستی مدینہ کر خراب

تفتیشی سے جب ہوا سینہ کتاب

سب طرح تشاکرے بندہ جیسا ہے

از جد اینها شکایت می کنند

کہ بلا کے بن میں یا چند بن خطا	۴ جس صورت کے ابن مصطفیٰ
--------------------------------	-------------------------

ظالموں کے ہاتھ سے مارا پڑا

کہ لگے خامہ اب کتنا ہے کیا

شہزاد نے خونِ حکایت مہر کند

خط سواد

*[The page contains dense handwritten Persian script in Nasta'liq style.]*

عالمین و خلیفہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
موت او متوفی شد در روز پنجشنبه





جس کی بابت شک ہے وہ اس کی طرف سے  
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے  
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے  
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے

الہیت اسکو جو باقی ہیں سو ہیں آوار		قید میں کیونکہ جاتی ہیں وہ بچا ہے
نہ انجین چین ہو دنگو انجین رات آرام		اس مصیبت میں چلی جاتی ہیں کہل سو شام
یہ جاتی ہیں جس راہ ہو خارستان		نہیں تاراب کوئین کا کسی منہ نہیں
پا برہنہ چلوان تین عباتشہ وہاں		سر کھلے اور وہ التخاص پشت تشران
جنگل محل کب طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک		مہر و سہ کی نہ پڑی جن پر نظر آجنگ
اس طرح جاتی ہیں گردانگو چلے وہ کفلا		تیسکے ہاتھ میں ہو دف کیسی ہاتھ
ست و سرشار ہر کیف میں کھینچو لکڑا		عابدین کہ تین جاتی ہنچو ڈرا تو ہر بار
کیا کرے ہا وہ اسکا کوئی غمخوار نہیں		اب سوار و نیکی کچھ اسکو سر و کا نہیں
یہ جاتی ہو جو اسکو سپہ ظلم کی صفت		کوئی انہیں نہیں بیا جو کہ کوئی طرف
پیٹ کر منہ کو یہ کہتا ہو کیا شاہ		سر بنا یا ہو مرے باب کا نیز یہ ہر
گھوڑے دوڑے اسو مار تو جاتی ہیں تیرا		جو کما نذر تھو اس فوج ستم میں بنے پیرا

جس کی بابت شک ہے وہ اس کی طرف سے  
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے  
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے  
 اس کی طرف سے اس کی طرف سے

۵۴۸  
 جس کا تہہ ہو پادشہ کی جہی پادشہ  
 یہ وہ سرور بادشاہ کی جہی پادشہ  
 لاگو کر کے جو رہے سناں پادشہ  
 اس کی طرف سے جو رہے سناں پادشہ  
 اس کی طرف سے جو رہے سناں پادشہ  
 اس کی طرف سے جو رہے سناں پادشہ

کہ سبب جس کے سو دین اس کو بڑا  
 کہ سبب جس کے سو دین اس کو بڑا  
 کہ سبب جس کے سو دین اس کو بڑا  
 کہ سبب جس کے سو دین اس کو بڑا



جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ اس کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے دوستوں سے ملتا ہے اور ان سے بات کرتا ہے۔  
 وہ اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے اور ان سے بات کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔  
 وہ اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے اور ان سے بات کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔

ایک پارسا لڑکا ہو کوئی عابد نام طوق و زنجیر میں رہتا ہو وہ لب صلیح شام	
سو وہ اس حال سے البتہ نہیں جینے کا	کہاں مقدور ہو اب سکو دو اپنی کا
جینے دیتا ہو کوئی داغ اسے سینے کا	آتا ہو وہ اس تجھی ایسے کہ اب کہہ نہ
وہ بھی حاضر ہو جو حق اس کے ہیں چاہے سو کر جس طرح جانی ہمیں مزد میں دے خلعت زر	
سن اے عابد ہمار کو باخبل حرم	رو برو اپنے طلب کرنے لگا وہ اعظم
کیا کہوں جیسی صیبت وہ آئی اس دم	تا اب بد کو نہ اُس آنکھیں رکھنے کی قسم
سر کو پاؤں تک ضعف ہو وہ لرزان تھا دیکھ نہ رنگی گرد و نکلے تبیں حیران تھا	
اُس عین یہ کیا دیکھ کے عابد کو خطا	کہوں تو اب اپ لدا اگر نہ نخی لڑنکی تا
روایت سے مروی گھر کو کیا اپنے خراب	آپ لوچی ہو گیا بھجیہ یہ ڈالا ہوا خدا
ہو گئے طوق تری پاؤں ہمیں تیرے زنجیر دیکھتے ہیں تجھے اس حال سے بڑا ویر	
سننے ہی سکو وہ سرور یہ بان پر لایا	کیا ہو اگر دش و راسے جو ہیں کیا پایا

جانتا ہو تو اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے ملتا ہے اور ان سے بات کرتا ہے۔  
 وہ اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے اور ان سے بات کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔  
 وہ اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے اور ان سے بات کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔

اب یہ ہے کہ اس کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے ملتا ہے اور ان سے بات کرتا ہے۔  
 وہ اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے اور ان سے بات کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔  
 وہ اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے اور ان سے بات کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔



دینا کے لئے چاہئے کہ جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو

اگلا سبک نے اس لاش کو گناہ کر گئے نہ مانگی گو دین ششماہہ کی یادہ بیان یہ کرتی تھی رو رو سکتی با دل زار جگر ہر ایک کا مجروح اور سینہ فکاہ زیادہ اس سے کہ انہو سو دا طول ظلام جزا بہر وہ جان اسکی بجو دیگر امام	بہت شباب تم ای بھائی ہو چھوڑو تھیں نہ دیکھ سکا ہاوی یہ فلک بے ہر سے تھا جو کوئی اُسکی بھی چشم غمی غمنا کہ تھی دہم اُسکی زبان کی قصر درو دیج شہید و پتہ کر سخن کو تمام سخن ترا تو رو لاتا ہو شکل ابر طہر
--	--

مرثیہ دیگر

کتنا غم نہیں کسی م سے پوچھیے گر پوچھنا ہو تو کسی محرم سے پوچھیے نوع بشر میں ہو نسبت کا یوں اصول پر لکھئے جہاں سے تشریف جب سول آدم کے جب فراق نے جو اکور دیا پر جب علی سے فاطمہ ہونے لگی جدا روح الامین نے جب بدریلد لانا گریان سب بہت تھی پر شکے یہ کلام	یہ بات وہ نہیں جو عالم سے پوچھیے گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے جو دل ہو سو عزیز کے جانیے ہر دل گزری جو فاطمہ پاسو سے پوچھیے اوسکے بھی دل کو گرچہ نہایت الم گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے اگر دیا شہادت حسین کا پیام گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے
---	--

۵۵۱

اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو

اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو  
 اور وہ اس سے پیار ہو جو فاطمہ سے پیار ہے وہ اس سے پیار ہو

اور نام

<p>گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے  چلنا تھا اسکو راہ کا ہر ایک قدم ٹھن  گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے  مالگا جو اُن نے پیسے کو پانی کو سوچا  گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے  زین لبا کو ایگے پیش عدو دین  گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے  نکلی صد یہ سنگ کے بھی منہ سے وادین  گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے  لائے نو دیکھ کر متبسم ہوا برید  گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے  جسوقت کی تو کا پیو زمین اور آسمان  گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے  بیتی جو فاطمہ پر ہوا گاہ و فائین  گدڑی جو فاطمہ پر اُسے ہم سے پوچھے</p>	<p>جب پانوں تیغ لگا اسکو خارا رہا بین  از سیکہ ناتوانی تو کا پیو تھا اسکا تن  چلنے کو ترس سوزی نہا سخت اُسو سخن  جسوقت تشنگی ہو ہو دُختک اسکو لب  اور کوزہ دیکھے ہاتھ لیا چیلن اسکو لب  اُس محنت و صوبت و سختی سو دین  جسٹال تھا وہ قتل کرو اسکو بھی تین  حور و ملک سنکے لگے رفتی شکل مسخ  پر جسکڑی بٹھانے لگا اسکو زینغ  جسدم حسین کو مجلس میں وہ پلید  اور چھیرنے جلا اسکو لگا لیکر چو پید  یہ حال دیکھ کر زینب کلثوم نے فغان  جو کچھ کو درست ہو پر سنکے فغان  او ہر مان خبر نہیں بلکہ بھی من سخن  دعو امر غلط ہے جو کتا ہوں یہ سخن</p>
--	---

کے گھر میں سے نکلتے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں سے ایک کتا نکالا ہے جس کا نام ہے فاطمہ۔ یہ سنا کر لوگوں نے ہنسنا شروع کیا۔

۵۵۲

جائے گردن کی پوچھو تھیں  
تیغ جو آل نبی پہ چلائے تھیں  
دھڑکے سر کی خیر اور تھیں  
نہ رہا خانہ دل جس میں تھیں  
بسکہ اس عمر کی تھیں فدا کا کو  
جسکے سینہ میں تھیں تھیں  
جسکے سینہ میں تھیں تھیں

اور اسوقت میں کہ وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں گئے تھے۔

در دکھا حشر کار و روجیا آب طلب  
 پیاس سے پہونچو اگر جان بھاری لب  
 گوہ کا طفل طرح پھول کے مڑھانا تھا  
 آب کو اونہیں سے دیر دم کو تھنا تھا  
 اول غریب و پشیمانی روزیہ ہوتا تھا غذا  
 اُسکو دیکھو لیکن پیہ کو گرم ایسا آب  
 رتبہ بھانڈا میں جہاں کا جو سمجھو تو مافوق  
 گرم یہ صوب کی تابش سے گل میں بھلوق  
 وہ لیکن پڑی ایدہ تھو ہر اک جاسکے  
 تھقی شدت سے تپا و سکو کہ ہو تھا اوس  
 مٹی تھ چار طرف و سکی چشم پر ہم  
 جوش غناب ال اسکو ذریعہ اس دم  
 بھر کے اک آہ جگر سوز گما و اوس پیر  
 کچھ تھے حال سے بیراہی میں اس بھل  
 اندون کے یہ اخلاق تو کیا اوس نہ بین

تو وہ ناری ہی کسو لگائیں سرب  
 ہم نہ دین آب بھین میں ہیں و انش  
 سینے میں اسکی کنول مان کا جلا جا  
 وی سالت کی جھون بگستا  
 تشنگی کو جو انور میں کوئی ہوتا تھا  
 جوش میں جسکو برابر ہو چیل انش  
 پیادہ وہ جاو تھا اور گر دسوار کو جوق  
 کہ اسو طوق اکون یا بگر بیان انش  
 کرتے جاتے تھے ستم سریر وہ کیا کہا  
 خون کھپا کا پو خار میخان انش  
 ناگمان باپکا سریر سے پہ دیکھا جو علم  
 کہ برستے لگی از دیدہ گریان انش  
 او میں قربان تر و ستر ترانہ کہ  
 کرنی تو غم کی دل فاطمہ بیان انش  
 بطن سے فاطمہ کے خلق کیا تیر و شین

ان سکو کے چلنے کو جان بھاری لب  
 ان سکو کے چلنے کو جان بھاری لب  
 ان سکو کے چلنے کو جان بھاری لب  
 ان سکو کے چلنے کو جان بھاری لب

جانی سیرت کرتی ہو جو جاک  
 ان سیرت کرتی ہو جو جاک  
 ان سیرت کرتی ہو جو جاک  
 ان سیرت کرتی ہو جو جاک

جانی سیرت کرتی ہو جو جاک  
 جانی سیرت کرتی ہو جو جاک  
 جانی سیرت کرتی ہو جو جاک  
 جانی سیرت کرتی ہو جو جاک









بولے کہ کوہ پستہ تو اگر سے جیسا نہیں نہیں  
 بولے کہ کوہ پستہ تو اگر سے جیسا نہیں نہیں  
 بولے کہ کوہ پستہ تو اگر سے جیسا نہیں نہیں  
 بولے کہ کوہ پستہ تو اگر سے جیسا نہیں نہیں

قافلہ اس میں چلا جلد قضا لانا کا  
 ہو گئی صبح تو اک نخل میں لاؤ وہ نہام  
 وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر  
 پائینیں دیکھ کے جو عکس کیں ان ذمیر  
 دیکھ کر اُسے کہا ان نے کہ صاحبزادو  
 کیلئے ان کے اس نخل تلو بیٹھے ہو  
 سنگے بولے کہ دو فرزند ہیں سلم کے ہم  
 نہ کوئی دوست ہو اسجانہ کوئی پر ہم  
 تب کہا ان ذمیر سے میں جاؤں با  
 چلے تم گھر میں ہو اُسکو کوئی تم ہمان  
 عرض اُسجا پہ جو وہ خادمہ تھی تھی سخن  
 دیکھی بی بی کئے انگو برید اس  
 پوچھا خاتون ذمیر میں کون جہاں میں با  
 سنے ہی بی بی قدم پر گئی ہو کر گر با  
 پھر لگی کہنے کہ دن آپ کو میں تہہ فدا

رہ گئے پیچھے وہ مہموم گم اُنسو ہوئی  
 پیچھے اُس نخل کو اکایا چہ تہہ تہا قدیم  
 اُسکی بی بی دیکھو تھی آل تھو کہ عویر  
 آئی مان او سکونہ نظر شکل و خور و خیر  
 ہو گئے تم کون نشان اپنو گھر انیکادہ  
 کونسی ہتہ کہو ایسی صیت عظیم  
 باپ کو ذمیر میں ہوا آ کے نہ تیغ ستم  
 آسرا ہکو کسبکا انہیں جزو رب کہیم  
 ایک بی بی ہو مری تہہ فدا زل جان  
 رکھو گی تھو نہایت تہا وضع تکلم  
 گویا آئی تھی قضا ان کو ہو صورت  
 کہا اُس سے معزز ہیں کر انکی تقسیم  
 تب کیا جاریہ سے صورت حال بیان  
 پاس بیٹھی انھیں کہہ کے سلام و سلام  
 ہو و حاجت کچھ اگر تھو تو بیجے فرما

تھی تو وہیں درازت ہی کہ وہ خاتون  
 تھی تو وہیں درازت ہی کہ وہ خاتون  
 تھی تو وہیں درازت ہی کہ وہ خاتون  
 تھی تو وہیں درازت ہی کہ وہ خاتون

۵۵۶  
 ۵۵۶  
 ۵۵۶  
 ۵۵۶

کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر  
 کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر  
 کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر  
 کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر

کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر  
 کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر  
 کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر  
 کہ ہوا وار داسن جا ہوئی آکر زن عاشر کی گیسر







[illegible]

ایک تو غم سے پردہ سے بیدار رہیں  
بیمہ وطن و وطن سے سول ہیں پیش  
استغاثہ کیلئے ہیں جو کچھ کر دیں پیش  
پیش کیا ہے کہنے کا کار ایامی  
اس صلیبت پر علاوہ ہر عین عشق  
نہیں مانگا اس کے بارے میں کوئی بحث

۵۶۱

شہا بہیشتہ انشک مری ختم نمین رکھ  
 اس سید کو یان تکیں قیچو غم میں رکھ  
 اپنے غم کے تاقیما متا کم میں رکھ  
 نکلے بدن سے کستی یہ جیان و محبتنا

مشرقیہ

ہاے وہ ناتی تمھارا یا بنی  
 ظالمون نے کہو چپا ریا بنی  
 وان مو اپیا سائرا لخت جگر  
 اگرچہ تھا اک تیر کے پر تاب پر  
 گو سفند ون کا جو کاٹین ہیں نگلا  
 نوح کرتے وقت ایسے کو بھلا  
 شلخ سے کوئی اگر توڑی ہو پھول  
 اس تیں نازک سے کہ تو گس صول  
 فاطمہ سے کہ کہ ہو دین دا خواہ  
 وہ گلو جو تھا ترانت ہوسہ گاہ  
 گر کہیں مرجای کوئی بے وطن

دینی حق است و حق را عوض از روزگار  
 دل گریه بر باد و از این بی جا  
 خاک برین اسب حشمتی که مرا  
 گوید سپهر سبزه از صف کمر  
 بیاد نه است از سبزه ای که مرا  
 او نه به سبزه ای که مرا  
 راه چرخین با خواست سوار ایامی  
 شش پهلوانان از دست شایگان  
 بیست و چهار علامت عرش  
 بیست و چهار علامت عرش



[illegible]









سہاگن غم نے غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 وہ جہاں غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 وہ جہاں غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 وہ جہاں غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی

یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی

ایک کی لاش زمین کھود نہ ان کو  
 یوں پڑی تھی کہ گو دھوپ تھی نہ کھوپ  
 شہر اسلام میں تھی جسکے سید کیا دی  
 رہا اس تخم کے پھل کھانیکو اور کھوپ  
 گردن آل محمد پہ خط آزادی  
 نہ کیا پاس علی کا نہ بنی کی خاطر  
 کشتی آل بنی شامیوں نے بٹھلا دی  
 اس مصیبت کی کمان تاجہ کہ سکتی تھی  
 مان بتول و عین کسوی تھی کسوی آدمی  
 جو یہ ڈر سو د ادب پر نہ اسکا انجام  
 جا کے وی اپنے خلیفہ کو بار کیا دی  
 نہ جسے آنکھوں ہی دیکھا نہ سنا کاہوں  
 کر دیا خانہ دین بیت ہو چون یادی  
 اشتیاق کرین مولای و عالم پر جو  
 ولیدین کس طرح مجھ کو موعود بنا دی

وہ جو فرزند محمد کے پرے تھے ہمیں  
 تا چہل روز بہتر تن بیان اس تھا تو  
 ہاویا طرح کیا قتل بنی کا وہ گناہ  
 جی نہ تھی تخم واسطے اونکے بویا  
 تیغ کیواسطے تھا رو نازل سو گیا  
 نہ تو سمجھے یہ عین ذات خدا کو حاضر  
 دین سے منہ پور کے دریا میں لو کہی آ  
 لوٹ کر پہلے جب اہل حرم کو ہمایا  
 جو سوار اشرار کی پشت چھین مستورا  
 قصہ لجانیکا آگے نہ کہے یہ ناکام  
 اہلبیت نبوی شفیقوں نے پہنچا کر تمام  
 عذروہ آل بنی سو کیا شیطانوں کے  
 جیت کفار کے نزدیک مسلمانوں کے  
 پس خوشی ازہ انصاف کر اب اسکو غور  
 اندون تجھے مولیٰ کجین کس طرح

۵۶۷  
 یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 یہ غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی

وہ جہاں غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 وہ جہاں غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 وہ جہاں غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی  
 وہ جہاں غم کی آغوش میں چھپ کر رہ گئی

ہن کب تک تری بن دکھ بھری  
 نہ بھائی ساتھ ہی تیرے مر گئی  
 وہ قوم بے جہاد و راز حجت  
 ہمیں لے کا شکے دیتی اذیت  
 جھوٹ اسکے کیا تھی اس پر کئی تقصیر  
 بھلا اسپر لے یوں مارے تیر  
 چھدا کر تیرے پیاسا گلا تو  
 بلا لوں بول تو منہ سے بھلا تو  
 لیے گو دہین اُسکو شہر بانو  
 کہے تھی ہے بار ب میں مانو  
 جہان اک بوند پانی کی ہنود کے  
 ترے کرتے کالا ہو کیوں نہ دھو دھو  
 نہ یان کپڑا پکا کر دانے کفن ہے  
 اٹھائیکارتے کہ کیا جتن ہے  
 جو روٹھا ہو تو میں اوسکو مناؤں

جو تو ہی نہیں تو کیا جی کر کر سکی  
 گئی ہے یہ بہت گھبرائے اصف  
 ستم ہی کی اگر رکھتی تھی نیت  
 روا رکھتی نہ وہ اید ہے اصف  
 کہ رو رو کر طلب کرتا تھا یہ سیر  
 کہ منہ کو کھول کر رہ جائے اصف  
 مجھے دکھا کر اس جگ سے چلا تو  
 تری مان ڈھگ تری چلا ڈی اصف  
 کبھی پیٹے سختی سراور گاڑا ف  
 نہ جب تک تو مجھے بلولے اصف  
 کرے کیا اگر تری مان وان رو د  
 نتھے کس چیز سے ہنلا ڈی اصف  
 نہ کوئی ساتھ اپنے گور کن ہے  
 کوئی کیوں نہ کرتے گرد والی اصف  
 اگر جاتا رہا ہو ڈھونڈ ڈھلاؤں

ہن کب تک تری بن دکھ بھری  
 نہ بھائی ساتھ ہی تیرے مر گئی  
 وہ قوم بے جہاد و راز حجت  
 ہمیں لے کا شکے دیتی اذیت  
 جھوٹ اسکے کیا تھی اس پر کئی تقصیر  
 بھلا اسپر لے یوں مارے تیر  
 چھدا کر تیرے پیاسا گلا تو  
 بلا لوں بول تو منہ سے بھلا تو  
 لیے گو دہین اُسکو شہر بانو  
 کہے تھی ہے بار ب میں مانو  
 جہان اک بوند پانی کی ہنود کے  
 ترے کرتے کالا ہو کیوں نہ دھو دھو  
 نہ یان کپڑا پکا کر دانے کفن ہے  
 اٹھائیکارتے کہ کیا جتن ہے  
 جو روٹھا ہو تو میں اوسکو مناؤں

۵۶۸  
 ۱۰۰  
 ۱۰۰  
 ۱۰۰

کراس حاجی کو بھجوانے  
 قبول حق ہے جبکہ جو  
 لاہم ہجرتین باجہ لکھا ہے  
 ویشٹین شیون شیون  
 ہن کب تک تری بن دکھ بھری  
 نہ بھائی ساتھ ہی تیرے مر گئی  
 وہ قوم بے جہاد و راز حجت  
 ہمیں لے کا شکے دیتی اذیت  
 جھوٹ اسکے کیا تھی اس پر کئی تقصیر  
 بھلا اسپر لے یوں مارے تیر  
 چھدا کر تیرے پیاسا گلا تو  
 بلا لوں بول تو منہ سے بھلا تو  
 لیے گو دہین اُسکو شہر بانو  
 کہے تھی ہے بار ب میں مانو  
 جہان اک بوند پانی کی ہنود کے  
 ترے کرتے کالا ہو کیوں نہ دھو دھو  
 نہ یان کپڑا پکا کر دانے کفن ہے  
 اٹھائیکارتے کہ کیا جتن ہے  
 جو روٹھا ہو تو میں اوسکو مناؤں

ہن کب تک تری بن دکھ بھری  
 نہ بھائی ساتھ ہی تیرے مر گئی  
 وہ قوم بے جہاد و راز حجت  
 ہمیں لے کا شکے دیتی اذیت  
 جھوٹ اسکے کیا تھی اس پر کئی تقصیر  
 بھلا اسپر لے یوں مارے تیر  
 چھدا کر تیرے پیاسا گلا تو  
 بلا لوں بول تو منہ سے بھلا تو  
 لیے گو دہین اُسکو شہر بانو  
 کہے تھی ہے بار ب میں مانو  
 جہان اک بوند پانی کی ہنود کے  
 ترے کرتے کالا ہو کیوں نہ دھو دھو  
 نہ یان کپڑا پکا کر دانے کفن ہے  
 اٹھائیکارتے کہ کیا جتن ہے  
 جو روٹھا ہو تو میں اوسکو مناؤں



دیو بگا کون اُسکو وان بھر سکے جام پانی  
 سحیش و اقربان اُسکے گوہن مار  
 یارب جس جگہ میں ہیں حش و طیر سار  
 سیار و یار اسکے مارو پڑی ہیں نہیں  
 اندیشہ تک کہ و تیار وہ کہ چونکہ نہیں  
 جان بر لب رہا ہو دل زندگی سو پاس  
 کوئی نہ پاس اُسے تھا و چھوٹو سو پاس  
 نے دوست پاس اسکو کوئی نہ آشنا ہی  
 آگہ نہیں ہو اُسکے کوئی مگر خدا ہی  
 یتیم ستم سے بھائی حاجت جگہ ہوا ہے  
 بیٹا ہا سو دو دو نوئی کو تھہر کر رہے  
 صورت کثرت و خوشی کر بلا میں آئی  
 یوں گردن اپنی کن کسے اقربا کمائی  
 جو زیر تیغ آیا چھوٹا بڑا انھو میں  
 کوئی بھتیجا کوئی ہے بھانجا انھو میں

٥٤٩

ہر ایک جاسا شیخ اور پیر سے گل پڑا  
یہ نہ اس کی توفیق ہو سب کو ان خدین کا جو  
ہو نہیں ہوا خاک و آب جانانی یہ وہ ہیں  
اور بہت کم کہ لے کر اپنے اسی حال میں  
پایان آکر نہ ملتا انکو نے اپنے دو حنین  
لوگوں سے پیر میں جو ہم حسین کا ہے  
من کر کے دین یاد و خاطر جو حسین کا ہے  
انکے چہرہ و خون بیکساں کل

[illegible]



خداوند من جانی تھی جس نے  
 کریم بن جانے تو میں جانی تھی  
 وہ چاہے کیا ہوئے  
 میرے لئے چاہے کیا ہوئے  
 میرے لئے چاہے کیا ہوئے  
 میرے لئے چاہے کیا ہوئے

جس کی کہ صبر کیا جانی تھی  
 مجھے دکھایا کہ روح الامیں  
 او جی غم میں رو کر میں  
 سبب پیچیدہ ان میں  
 پوچھتے ہیں یا اسیر اندوہ میں  
 عرش کے دروازے کیا ہوئے  
 حال دنیا کا جو کہتے ہیں بچہ

(۱۵۱)

کہتے ہیں آسمان سب پر سیاہ  
 دین و دنیا کے سناں ہم پر آہ  
 آن سو ناہم دنیا کی کیا ہوئے  
 خالی ہو وہ جاہان کہ ترس  
 کو جو نہ ہے چھوٹے ہیں او کو جو  
 ہے جو جس کے دل بھلائی ہوئے  
 وہ جو جس کے دل بھلائی ہوئے

<p>                             غرض اس شایسے تاحشر میں کو ہم                              روز و شب کا بسر ہوئے جسے اس تم                              طاقت اب سنو کی آؤ نہیں نظم پیرا                              سودا کو ہیں یہ تھیں سبھی اپنے دو کلا                         </p>	<p>                             جسے مخلوق خدا کو ہیں اس عالم میں                              آدم و دیو پری عرو ملک و رجات                              خون دل ہر مڑہ چشم و کیناں روان                              ختم کر مرتبہ بھیج آل محمد چلو                         </p>
<p>مرثیہ حضرت</p>	
<p>                             کیا کہیں بن کو سدا ہارو کیا ہوئے                              کہ بلا میں کن ذمارے کیا ہوئے                              کیا ہوئے فرزند میرے تاجدار                              کوئی اتنا جا پکاے کیا ہوئے                              چاند سے کھڑی تیر اور گل سو بدن                              سو مری آنکھ کے تار کیا ہوئے                              شست و شو کرتی تھی جن کو سب کمال                              نشہ لب دیا کنار کیا ہوئے                              ہر دور تو غم سے یہ آنکھیں نہیں                              بیوٹن بسکین بچا کیا ہوئے                         </p>	<p>                             ہاے و وحید کے پیار کیا ہوئے                              تھے وہ شہزادے ہاے کیا ہوئے                              فاطمہ گنتی ہیں روز و رازدار                              آنکے بن دیکھے نہیں جگہ قرار                              دے گے سرے چین اور نور میں                              و صوفی تھی ہر دم میں جنگ پر ہن                              جنکو میں اتنا کیا تھا بر میں پال                              دیکھ نہیں سکتی تھی بھوکا سودہ لال                              گھر میں اب مجھ کو نظر آتے نہیں                              کوئی تو ڈھونڈ ڈھونڈ بھلا جا کر کہیں                         </p>

شایسے تاحشر میں کو ہم  
 روز و شب کا بسر ہوئے جسے اس تم  
 طاقت اب سنو کی آؤ نہیں نظم پیرا  
 سودا کو ہیں یہ تھیں سبھی اپنے دو کلا  
 جسے مخلوق خدا کو ہیں اس عالم میں  
 آدم و دیو پری عرو ملک و رجات  
 خون دل ہر مڑہ چشم و کیناں روان  
 ختم کر مرتبہ بھیج آل محمد چلو  
 کیا کہیں بن کو سدا ہارو کیا ہوئے  
 کہ بلا میں کن ذمارے کیا ہوئے  
 کیا ہوئے فرزند میرے تاجدار  
 کوئی اتنا جا پکاے کیا ہوئے  
 چاند سے کھڑی تیر اور گل سو بدن  
 سو مری آنکھ کے تار کیا ہوئے  
 شست و شو کرتی تھی جن کو سب کمال  
 نشہ لب دیا کنار کیا ہوئے  
 ہر دور تو غم سے یہ آنکھیں نہیں  
 بیوٹن بسکین بچا کیا ہوئے









مردم مسلح  
جاکے تابت زوایات ناز و غم  
روا سکو تو نہ سکر  
سید بنین شہ دین کے مار گئے جس دم

سب فوٹیشن بدور  
سب کوئی کے سب سے غمناک  
سب کوئی کے سب سے غمناک

جھک چکی مہجھ کے ادھر کی کو چھان  
ایسا جیہ دین  
ایسا جیہ دین

گرا تھ تھادرت کیسکا چرتا پاؤن  
لو تھو نیہ چا پے نظر انکی جو ناگماں  
زیب بکاری پے تو ان لو تھو نیہ تان  
ایو بکراہ کشتہ نذ بے سبب  
مین کیونکہ اتنی لو تھو نیہ پاؤن تھو کج  
تھو کج کے شام جانیکا مین کیا کہوں  
اس کے بابین سدا پیر رسول  
ناراد اکو پیر کے تیرا فرش خواب  
بابا کی کنیت کے سبب این بو تراب  
کپڑوں کے غم میں چاہیے درک میں مین  
ایو تھو چشم فاطمہ تبار مین کیا کردن  
زیبے فکر دور و بآواز دردناک  
یہ خونین وہ پڑا ہے کہ جسکے قدم کی خاک  
یاد نصی علی مولیٰ حشر کا قیام  
سو اکھو بولونہ تو اپنے زفیض عام

یہ شکل اور آل پیر کے واسطے  
تاریک تیر ہو گیا آنکھوں میں دو جان  
بھائی جگہ دیا پنی بھی خواہر کو واسطے  
پونہ پنی ہون تھو تک آنکھ میں بھی تھو  
پہچانے کو سر نو پیر کے واسطے  
لٹکے تھو ناک تیرا اور پیر ہی تھو  
شہ تھو گیسوان معبر کے واسطے  
مان پنے دھو تھو تھو عکس آفتاب  
تین خان اختیار کی بستر کے واسطے  
لٹکا کے کھڑے تھو تھو کو دین ہر دن  
سو تھو نہیں چادر و سحر کے واسطے  
کستی تھو تھو کہ تیج مہتم سے ہوا ہلاک  
سر تھو تھو خسر و خاوی کے واسطے  
جس تھو ہر عرض کیے رکھے ہے یہ غلام  
دریا العطش کے شہادہ کی واسطے

جھک چکی مہجھ کے ادھر کی کو چھان  
ایسا جیہ دین  
ایسا جیہ دین

۵۶۷  
کلام  
جھک چکی مہجھ کے ادھر کی کو چھان  
ایسا جیہ دین  
ایسا جیہ دین

ایک کی بھین نکا کہ ہے کہ بیتی آب  
اب تھو دھانی  
ادب کے دھات کا آتھو تھو تھو  
ایسا جیہ دین  
ایسا جیہ دین  
ایسا جیہ دین

تاریخ ۱۳۰۲

برای

انسان کا دھرم

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

١٢٠

ڈالے برے خاک  
 یوں مایہ غم خاک  
 چون شایہ ہے صد چاک  
 ہوز غم جو تن پر  
 سپریش کے اکبار  
 جبارن میں نہ زہار  
 سُکر شہ ابرار  
 یونہیں ہے سفدر  
 رخصت ہو بہن سے  
 ہم شکل کفن سے  
 فرقت کے محن سے  
 افلاک سے ادھر  
 پڑتا تھا کوئی پانوں  
 لے لیکے کوئی تانوں  
 ہر طور ہر اک ٹھانوں

جہاں کے کر قلع ستم کیشو نے بازو  
 جون شکلی میں مای ہو نظر آئے ہو چکو  
 دل دیکھ سکینہ کے پریشان ہو گیسو  
 خرمک علاج اسکا نہیں کیجیے مرہم  
 زینب نے غرض شاہ کو اس نظم بیان سے  
 بولیں کہ رہا تو ہی ہے اب خود کلاں سے  
 نکلاہ سخن جس گھڑی زینب کی زبان سے  
 بولے کہ نہیں ہے یہ جگہ مارنے کی دم  
 یہ کہہ کے ہوا شاہ کا میدان کو آہنگ  
 اور راست کیے اپنے بدن پر سلجنگ  
 اُس آن حرم بیچ قیامت کا ہر لنگ  
 اکبار گیا شبون لہاے پورا از غم  
 کرتا تھا شہزین کی کوئی منت و زاری  
 بیٹے تھما سر پہ کے تین وقت سواری  
 ڈھونڈھے تھا کوئی مارنے کو اپنے گماری

[illegible]

از غیب که در دل صفتی  
 گوئی چه غم از روز  
 از این که بگوید  
 از آن که بگوید  
 از آن که بگوید  
 از آن که بگوید

اس امر میں شک نہ ہو کہ جو کچھ  
اولاد میں سے کسی ایک کے لئے

This image shows a vertical strip of a document page, likely a ledger or table. It features a vertical line on the right side, with handwritten text and numbers visible along the left edge. The text is partially cut off, but some characters like '2' and '6' are discernible.

چراغِ نبوت میں جو برکتیں تھیں خداوندی  
 اس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو  
 اس میں ایسا ہے جس کی جگہ سے دیکھو  
 اس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو

اگر کسی نے خداوندی کا نام لیا  
 جس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو  
 اس میں ایسا ہے جس کی جگہ سے دیکھو  
 اس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو

۵۴۹  
 اس میں ایسا ہے جس کی جگہ سے دیکھو  
 اس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو  
 اس میں ایسا ہے جس کی جگہ سے دیکھو  
 اس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو

<p>جب نذر خدا کے خلیل اپنے سر کو          پایا نہ قبول اس کا خدائی نے کسی رو          گردن گاہی زاویہ کے خیر سے نہ یک          دینے کو دیا امر الہی نے پھر اس دم          یہ دیکھ کے احوال رکھو وہ بنی اللہ          تاریک ہوا نظر دینے کا ہی سے تار ماہ          مقبول مرا چنے پہ سرق کے بدر گاہ          افسوس صد افسوس کہ شاہ کی جگہ غم          اس کے سر سعادتی کہ چوراء خدا میں          نیل ہے دہی غیب جو ہر رنج و بلا میں          کنگہ کرو آپ کو دو جگہ کی بنا میں          صابر رضا بیٹھو قدم گار کے محکم          خیر نہ دہی ہے جو گے یہ جلیگا          وقت اس کے گلے کا ذرہ نہ ٹلیگا          مرم تے ہرگز نہ مرا اس کے بے گاہ</p>	<p>کرنے کے قربان          شان اپنی کے قربان          کا نام کیا اس آن          زبردست خیر          کرنا اور فریاد          یہ غم ہوا و داد          تم چاہیے ہو شاہ          ہو تمسک کے دل پر          گردن سے جدا ہو          راضی رہنا ہو          تم کون ہو کیا ہو          اے حضرت اطر          یہ تم کو یقین ہو          گواہ وہ کہیں ہو          لڑش بر میں ہو</p>
--	--

اس میں ایسا ہے جس کی جگہ سے دیکھو  
 اس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو  
 اس میں ایسا ہے جس کی جگہ سے دیکھو  
 اس کے دیکھنے والے کی جگہ سے دیکھو





ہمت کو اسکی اور توئی کی پیچھے دی جاوے  
 جانی پہ چاہئے تھے کہ تیرے ساتھ  
 دھوئی تھی جیسا کہ تیرے ساتھ  
 باہر سے آئے تھے کہ تیرے ساتھ  
 اور وہ مہم کیں تھے کہ تیرے ساتھ  
 ہمت کو اسکی اور توئی کی پیچھے دی جاوے  
 جانی پہ چاہئے تھے کہ تیرے ساتھ  
 دھوئی تھی جیسا کہ تیرے ساتھ  
 باہر سے آئے تھے کہ تیرے ساتھ  
 اور وہ مہم کیں تھے کہ تیرے ساتھ

دیکھ کر یہ اس قدر ہنس رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔

دیکھ کر یہ اس قدر ہنس رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔

اس واقعے کا شام میں جہدم ہوا گذر  
 پیش خریدت میں اس کو دھر صبا  
 کہنے لگا کہ دانت تو موتی کی ہیں ٹی  
 زینت بولی انہیں سے ہر شکر صبا  
 ماری جو بوسہ دہنی پر تو چوب بید  
 بولا زید پیر کے منہ کو اُدھر صبا  
 بونجی اپنے بھائی کے اس زمانے تو  
 کہتے لگا زید کہ وہ دیکھ کر صبا  
 پوچھیں ہیں اس علاقے کی سنت ہم بچہ  
 یہ کہ کر ان سے اپنی کیے چشم تر صبا  
 جلا داسکے قتل کو دم میں لیا بولا  
 بولا اٹھا کے پشت سے پوش کا صبا  
 نانا کے اپنے دین میں بجکر تو جلا بولا  
 راوی معبر نے پڑی ہے خبر صبا  
 نالے لو کے تن سے فرنگی کو دان بک

لکھا ہوا کہ کتاب میں راوی مستبر  
 نیز یہ لگے وہ لعین تباہ کار کر  
 اُس لعنتی نے سر کو چھو ابد کی چھ  
 صف تھی جو اہل بیت کی داسی کھر  
 اور یہ تو کورہ سی چو چکا سفید  
 مینے سے چو جب یہ کہا چو نا امید  
 اسی پر وہ تو جو کرتی ہے مجھے یہ گفتگو  
 راوی کہ ہے ایک فرنگی نیک  
 سچ زید ہم جو ہیں مجھے کو دین پر  
 تو نے بنی کی اپنی نہ حست کھی نظر  
 اس ح سے زید لعین نے غضب میں  
 دیکھا جو اُس فرنگی نے اُس دم تاجرا  
 لے سر خدا کی سٹے ایمان کر عطا  
 القہر نے شاہ کے گلہ پاڑھا  
 آخر زید لعنتی خلق کے کے

کیا بات ہو  
 دیکھ کر یہ اس قدر ہنس رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔

دیکھ کر یہ اس قدر ہنس رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔  
 وہ اس کی ہنسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس کی ہنسی سے ہوا میں ہلچل مچ گئی۔





نارنگی کے پتوں کو کھانا بھول کر کھان  
 دیکھ کر مر رہا ہے ہاں اسے  
 بار بار دیکھا خان اپنے بچہ کو کہ بھاری

روٹی کے بچہ کو کہ بھاری  
 ریل زمین آسمان سے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی

یہ بہشتِ عالمہ ہو کہ جن سے ہر دی خاک  
 طعمہ گس کا ہو جو وہ تن جس کا ایک عمر  
 جنگل میں کنکر و پتہ سو یا پڑا ہو آج  
 یہ امن ہو تراب سے جس کا بغیر سر  
 بویا تھا فاطمہ نے جہانِ تخمِ امید  
 پانی جھین رہا نہ کیسے جز آبِ تیج  
 بے آب نہ تھے جو کئی روز سے مر  
 کرتے تھے برگ گل پر کھو جی پانوں  
 پوچھو تو آسیا و فلک سے کوئی کہ میں  
 اکسکا ہو یہ خیال کہ بڑھل دھجاز  
 نہ بخیر ایک پانوں تو اس کے گلہ بڑھ  
 یہ لہلہ بگینہ تھا کسی کا کہ جس کے تیر  
 وہ مرتبہ سمجھ کہ جو کچھ تھا حسین کا  
 ایسے نبی کے تحت جگر قتل کیے  
 جو سہری کے دوش تھے اس کا نیز بڑ

خون حسین مچھلا ہا ہا ہا ہا  
 رو مال فاطمہ نے جھلا ہا ہا ہا ہا  
 جو گو دین نبی کے پلا ہا ہا ہا ہا  
 مائی میں تن پر ہے لگا ہا ہا ہا ہا  
 وہ کیت کس طرح پھلا ہا ہا ہا ہا  
 سو تشنگان کر رہے ہلا ہا ہا ہا ہا  
 وہی انکو خوان غم پہ صلا ہا ہا ہا ہا  
 ہر ایک خارِ انین گلا ہا ہا ہا ہا  
 لکے یہ گھر کے گھر کو لگا ہا ہا ہا ہا  
 جاتا ہوا شتر پتہ چلا ہا ہا ہا ہا  
 یہ کون ہیں سیر ہلا ہا ہا ہا ہا  
 لگ کر گلے میں ہے نہ ہلا ہا ہا ہا ہا  
 تاجِ بابینا کو سر سے ڈھلا ہا ہا ہا ہا  
 کیا کر گئے عمل جلا ہا ہا ہا ہا  
 دیکھے زما نیکی یہ کلا ہا ہا ہا ہا

کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی

کھانا ہوا

نارنگی کے پتوں کو کھانا بھول کر کھان  
 دیکھ کر مر رہا ہے ہاں اسے  
 بار بار دیکھا خان اپنے بچہ کو کہ بھاری  
 روٹی کے بچہ کو کہ بھاری  
 ریل زمین آسمان سے جا رہی  
 کیونکہ یہ حالت ملک کی بے جا رہی



[illegible]

پیشہ و فنکاران

لٹ گیا میسر چمن امید کا  
وہ مزار سرد صنوبر کیا ہوا  
پالیتی تھی جس کو میں جبکی طرح  
سودہ میسر ناز پرور کیا ہوا  
ساتھ کے سوتی تھی اسکو سار ہی تے  
خالی ایساں ہیں، بستر کیا ہوا  
راستہ نکلتا تھا وہ میسر مشغلا  
تھما راول جس سے غور کیا ہوا  
مرتد بننے سے تم جھپس کر کیا  
شکتے ہو اسے دین کے رہبر کیا ہوا  
ہو گئی خالی بن اس کے میسر ہی گدہ  
مجھ صدف کا کردہ گوہر کیا ہوا  
فخر تھا مان ہوئی ہے جس کے مجھے  
سیس کا میرے وہ افسر کیا ہوا  
دل مرا خون ہو گیا ہے جس بغیر

واورینما واورین  
ہے ہر اصغر لاڈلا  
واورینما واورین  
ہے ہر اصغر لاڈلا  
واورینما واورین  
ہے ہر اصغر لاڈلا  
واورینما واورین  
ہے ہر اصغر لاڈلا  
واورینما واورین  
ہے ہر اصغر لاڈلا  
واورینما واورین  
ہے ہر اصغر لاڈلا

کاشن بین جا  
داد و نیلوا دادیج  
کیا کیا  
جانبے ہی پتہ  
کوئی کوئی  
فطرہ بانی اسکو  
داد و نیلوا دادیج  
داد و نیلوا  
کاشن بین جا

ای ای سستانهن  
 وادریغا وادریغا  
 یو پیچ کر لاس تیر  
 ہے بہت افسردہ کیا ہوا  
 خنک لب سوتا ہے میری گویا  
 وادریغا وادریغا  
 ملک آسکا خوا

[illegible]

[illegible]

اُس لبیزار گل نہیں ایک پل مجھے  
اب مراد جان ماور کیا ہوا  
جب تلک جیتی ہو نگہ تب تلک  
یون پھر نگہ کتنی گھر گھر کیا ہوا  
کیا کرونگی جی کو اپنے میں تو رکھ  
ظلم دل پر جسے باہر کیا ہوا  
مہربان دور دسکے بانو جس گھر میں  
کتنی تھیں یون آہ بیکر کیا ہوا  
سامونے کچھ تھے باقی حواس  
کتے تھے پیٹا کر سر کیا ہوا

[illegible]

10

ایک قابض بنیاد ہے  
جس کو جو ہے جس کے  
فصل کیا یوں کہ اس کا  
لگا کر دوا ہے اس کا  
فون ہے اس کے اس کا  
ماخوذ ہے اس کے اس کے  
نئی ہے اس کے اس کے  
پا فنی ہے اس کے اس کے

مستقیمہ مفردہ ۲۲ ہرہ ہند	
کتنی این بیت پیر کو سر نہایا ہے	ایسے بنی کے ناز پر در ہا سر رہا ہے
دیکھ تھا جس کو ذرا کہتے تھے رسول لال کو میرے خاتمہ کیوں تین کیا بول	

[illegible]

سب کو دیکھ کر بے چین  
 سب کو دیکھ کر بے چین

سب کو دیکھ کر بے چین

سب کو دیکھ کر بے چین

سب کو دیکھ کر بے چین

دنوں کے چاند کو مارین شامی گیسرا	
جگ میں دیکھا ہے کہیں ایسا بھی اندھیر	
بس نہیں ملتا کچھ تقدیر سے	کیا کروں آسیر و باری شریک ہاں سے
بکس تجھ کو دیکھ کر روتی ہوں جگ مانہ	
کیا کروں لے لے لے میرا بس کچھ مانہ	
دیکھ کر تجھ لاش کو کتنی گئی سوئے نام	تیری یوں برکتیہ اسرار شرمایا
آنکھ میں تیرے کو دیکھ کر ہے جاسے ہے پیر	
پر دیکھا جاتا نہیں پڑا ہوا یوں سیر	
یوں کیا غارت شکر کو کہ ستورت کی	سر کی بھی چھوڑی چادر کا سر ہاں سے
نقد جس سب ظلم سے یوں کا اک بار	
لوٹ کے لکھے وہ شفی چھوڑا ایک نہ تار	
ظلم جو گزرا ہے تجھ پر ہنگامی اسکو یاد کر	نہروں کا تابہ خوشامی شرمایا
آراتی ہے گامے بھی شیر جو چھڑا کھاسے	
رووں نہ تجھ پاوت جیسے موت کے منہ میں جا	
مطلب ان مہر جو دم حضرت نیرا	پسین لائین بان پر ہاں ویر ہاں سے

سب کو دیکھ کر بے چین

سب کو دیکھ کر بے چین

سب کو دیکھ کر بے چین





سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 باب فی بیان حال باہر حسین  
 و بیان حال باہر حسین  
 و بیان حال باہر حسین  
 و بیان حال باہر حسین

بابا تیراج ملوان لڑائی میں حول	تج جفا سے تو مقول تجھ بن آفرین زریں
مردی نیم بھی اطفال ہاے سینا داسے حسین	
سختیا پاؤں مجھ میں رہیں اپنی تو مزلیج	پیا سی گھین سے روح شام تلک پر صبح
دھوپ سے ہی تجھ تن زوال ہاے سینا داسے حسین	
روڈ ہی مہربان ہے پر کہ یہ سخن	گور تجھ کو نہ کفن عریان سینا گھین
سیرت میں کی بھال ہاے سینا داسے حسین	
لیکے جوان طفل صنیر ہوئے بہر تن ویر	رہی جو ہم سو کر زنجیر کیے چلے شامی بیویر
تجھ بن ہمت احوال ہاے سینا داسے حسین	
عابد پیادہ ہم میں قرار تو گئی ہاتھ لکھو گما	پاوی رہتہ سالار اس بن میں چو چنبا
لوگوں کے ہوتے لال ہاے سینا داسے حسین	
پاس کے مار خوشک ہانکے باہر کی زبان	ایانی جو چاہی سو کمان لشکر ساز دشمن جان
کس سے کرے وہ جا کے سوال ہاے سینا داسے حسین	
ویکھ سکینہ اب سکومان گوی یہ و دو	پیادہ چلو آسکو زو پاس تم اپنی ٹھلا نو
آنا بکجا یوں کرین مقال ہاے سینا داسے حسین	
کس کے کہیں جا کر وہ ہم بکین بھرہ سر	عریان ہکو زان اور دیکھیں اس فرود

و بھی جو وہاں غناک عسبان ہاے سینا داسے حسین  
 و بھی جو وہاں غناک عسبان ہاے سینا داسے حسین  
 و بھی جو وہاں غناک عسبان ہاے سینا داسے حسین  
 و بھی جو وہاں غناک عسبان ہاے سینا داسے حسین

مکملہ تاج

دردی زمین آدم اور آسمان کا پناہ دھانا  
 جس شخص سے کشت باغی کی گلستان  
 اور سر تن کی آنکھوں کا نور ہو  
 اور مال کے کچھ اپنا سکون ہو  
 اور گویا چینی شیا کا اسکو ذرا  
 تن کا ناک خوشین کیونکر کو تو  
 ریح الایمن کے لڑا پڑا تھا سو پہ  
 نوک سان بڑوسر کو کر چلا کو تو  
 یہ خاندان عالی کب لائق تھو  
 ایسے کے سترت کچھ رنج و بلا کو تو  
 کل وقت سائیں کوثر طفیل بنکے  
 پانی سے نشیرین نے مللا کو تو  
 کر تے رنج یار واسطہ کے انہ کو  
 رہا سے تن لہو یون تمللا کو تو

استرا قدم دول یا چند کی انگارے  
 کوئی لڑا جو نہیں جھٹک یہ لڑی  
 فالیر زیادہ ہرست شکر میں  
 وہ شخص نہیں یار دیون جی ہو سکو  
 اور مال کے کچھ اپنا سکون ہو  
 چھاتی آپر بنی کرتا لوٹنے جو والا  
 جب تک جیہ مجرنا زونم سے پالا  
 گرد مال اسکے گزشتی نھی  
 ہر دم جیکہ تھی جسکو دوش بنی کے اوپر  
 کیا بخر کی جفا کو دنیا میں کوئی کم تھا  
 ہر ایک کا ان بیج بونش دم تھا  
 جو کیا تم جو ہو دین تہہ دوش خیلے  
 سواب کنار در پایا سے چونکے انکے  
 بازو بنی کہیں تھے جس شخص کے پیر کو  
 جع جفا سی ظالم لیما میں کاش سر کو

جس شخص سے کشت باغی کی گلستان  
 اور سر تن کی آنکھوں کا نور ہو  
 اور مال کے کچھ اپنا سکون ہو  
 اور گویا چینی شیا کا اسکو ذرا  
 تن کا ناک خوشین کیونکر کو تو  
 ریح الایمن کے لڑا پڑا تھا سو پہ  
 نوک سان بڑوسر کو کر چلا کو تو  
 یہ خاندان عالی کب لائق تھو  
 ایسے کے سترت کچھ رنج و بلا کو تو  
 کل وقت سائیں کوثر طفیل بنکے  
 پانی سے نشیرین نے مللا کو تو  
 کر تے رنج یار واسطہ کے انہ کو  
 رہا سے تن لہو یون تمللا کو تو

۵۹۲  
 کلمات سودا

ہر ایک کا ان بیج بونش دم تھا  
 جو کیا تم جو ہو دین تہہ دوش خیلے  
 سواب کنار در پایا سے چونکے انکے  
 بازو بنی کہیں تھے جس شخص کے پیر کو  
 جع جفا سی ظالم لیما میں کاش سر کو

و کجا ہو کر کسی جلاو سلاستان دہم  
زن کو کوئی کہ جلاو امن مان کو پوچھو  
اور اہم سلا سلاو اور درختان دہم  
ظلم و ستم کسی سانہ اب دہم  
یاد رکھو کہ دیہہ سلاو دہم  
ناموس پر کسی سانہ دہم  
کین کو کوئی سانہ دہم  
علی قلی سانہ دہم  
سلاو سلاو سلاو سلاو  
سلاو سلاو سلاو سلاو  
سلاو سلاو سلاو سلاو  
سلاو سلاو سلاو سلاو

[illegible]

کتابخانه  
موزه و مرکز اسناد  
سازمان اسناد و کتابخانه ملی  
جمهوری اسلامی ایران

کتابخانه  
موسسه  
۵۹  
کتابخانه  
موسسه

۱۵۴  
 جسٹس شادی کا یہ خوب  
 کیوں نہ ہو کہ اس کی دل  
 کیوں نہ ہو کہ اس کی دل  
 کیوں نہ ہو کہ اس کی دل  
 کیوں نہ ہو کہ اس کی دل

[illegible]

محشر میں اس طرح سے آویگی ان کسوں کی  
 اگر فکر و ان تحقیق ہو کچھ اپنی آبرو کی  
 کن ذکسی کا بیاد اس حال میں تیار  
 جو تھک گیا تو اسکو ٹھنڈے سے ڈرایا  
 میت پہ کب یہ جوہر چرخ کن بہا ہو  
 گھر کے جسم موتی دور از کفن بہا ہو  
 کسکا وبال کن ذگرد پنبہ یون لیا ہو  
 گھوڑوں کے قصد اوپر وڑانیکا کیا  
 سر کاٹنم میں کسکا رکھا تو راندر  
 انصاف چاہتا ہو اس جو کو سکر  
 سمجھو اسے عزیز و مال ہو کسکا  
 رونابہ وہ ہویار و گرا خبر سمجھو اسکا  
 میری زبانہ اسد چکا یہ ماجر ہے  
 اس دنیا فائدہ وابستہ بجز ہے  
 عرصہ میں فاطمہ حب و زحزہ آلو آوین

اولاد ہو کر سزا پر چادر بھری لہو کی  
دامان و آستین یان رور کو ترک کر دو تم  
کٹ رمار چاک یون منزلین چلایا  
اوار گر کر ویہ تو ہو دروغ گو تم  
چالیں دن کیس کا بے دفن تن ہا ہر  
تار مڑھ مین داند و دانسک پر دم  
سرکاش کر کیس کا تن جگر کی کر دیانے  
افسوس جو نہ ایسے مظلوم پر دھوکہ  
تن پر پڑی ہین کسکے یہ تیر و تیغ و خنجر  
خونناں ملین رور وہ آپ کو ڈوبو تم  
حالی روز محشر نانا بنی ہے کس کا  
بھر عمر چاہیے یون رور کو اب دم  
اولاد ہی علی کی اور آل مصطفیٰ  
رور و کو اپنے سے اینو کو غم کو دھو تم  
اور انکس تمھاری آنکھوں میں نہ نیا دینا

[illegible]

چلتی ہو ہر چشم سے لوہو کی دھار  
 جس میں جزو نام خوشی فر نہیں  
 ہو گئے ہیں سینے سنگ آستانہ  
 چھوڑ کر اپنی لویلی کا پلنگ  
 سمدھین دتی ہیں حارین مار  
 دل پر از خون رنگ کے شیشے ہیں یا  
 گل میں آرایش کے زخم ہیشمار  
 صبح کی افسوس میں مل کر مات  
 ہو گیا روز قیامت آستانہ  
 خاک سر ڈالے ہو کو ایک ایک جب  
 گرد شہ کی لوتھ کے زار و نزار  
 اک تن بے سر کو ڈالے کھٹ پر  
 عرش کے آواز شیون ہو ڈیوار  
 بولی اسے نوشتہ تر اس کے کمان  
 سچ تو کہ کن نے لیا تن کا انار

لکھتے آتے ہیں یکجہ تادہن  
 بیاہ دیکھا ہو غرض ایسا کہین  
 عینے یوں ہر ایک کی آنکھیں نہیں  
 سونے کو نوشتہ خوشی کی تختہ نگ  
 کھیلے بے سار اکٹم لوہو سو رنگ  
 کیا کروں آگے ہیں ساچن کا بیان  
 لی ہیں نیز و پیر سروں کی مٹکیاں  
 کیا کہوں اب جو کٹی سفید کی رات  
 ایسی ہی پھر دھوم سے آئی برات  
 جو براتی ہیں گریبان چاکر سب  
 شور پور اپنے لہو میں جان لب  
 اس طرح لاؤ غرض دو وطن کے گھر  
 جب پڑی عورات کی او سپر نظر  
 لگے اس تن کو گلے دو طہاکی مان  
 کیا دھکائی نہیں دیا او سیر جان

چلتی ہو ہر چشم سے لوہو کی دھار  
 جس میں جزو نام خوشی فر نہیں  
 ہو گئے ہیں سینے سنگ آستانہ  
 چھوڑ کر اپنی لویلی کا پلنگ  
 سمدھین دتی ہیں حارین مار  
 دل پر از خون رنگ کے شیشے ہیں یا  
 گل میں آرایش کے زخم ہیشمار  
 صبح کی افسوس میں مل کر مات  
 ہو گیا روز قیامت آستانہ  
 خاک سر ڈالے ہو کو ایک ایک جب  
 گرد شہ کی لوتھ کے زار و نزار  
 اک تن بے سر کو ڈالے کھٹ پر  
 عرش کے آواز شیون ہو ڈیوار  
 بولی اسے نوشتہ تر اس کے کمان  
 سچ تو کہ کن نے لیا تن کا انار

لکھتے آتے ہیں یکجہ تادہن  
 بیاہ دیکھا ہو غرض ایسا کہین  
 عینے یوں ہر ایک کی آنکھیں نہیں  
 سونے کو نوشتہ خوشی کی تختہ نگ  
 کھیلے بے سار اکٹم لوہو سو رنگ  
 کیا کروں آگے ہیں ساچن کا بیان  
 لی ہیں نیز و پیر سروں کی مٹکیاں  
 کیا کہوں اب جو کٹی سفید کی رات  
 ایسی ہی پھر دھوم سے آئی برات  
 جو براتی ہیں گریبان چاکر سب  
 شور پور اپنے لہو میں جان لب  
 اس طرح لاؤ غرض دو وطن کے گھر  
 جب پڑی عورات کی او سپر نظر  
 لگے اس تن کو گلے دو طہاکی مان  
 کیا دھکائی نہیں دیا او سیر جان

۵۹۵  
 چلتی ہو ہر چشم سے لوہو کی دھار  
 جس میں جزو نام خوشی فر نہیں  
 ہو گئے ہیں سینے سنگ آستانہ  
 چھوڑ کر اپنی لویلی کا پلنگ  
 سمدھین دتی ہیں حارین مار  
 دل پر از خون رنگ کے شیشے ہیں یا  
 گل میں آرایش کے زخم ہیشمار  
 صبح کی افسوس میں مل کر مات  
 ہو گیا روز قیامت آستانہ  
 خاک سر ڈالے ہو کو ایک ایک جب  
 گرد شہ کی لوتھ کے زار و نزار  
 اک تن بے سر کو ڈالے کھٹ پر  
 عرش کے آواز شیون ہو ڈیوار  
 بولی اسے نوشتہ تر اس کے کمان  
 سچ تو کہ کن نے لیا تن کا انار





شماره اول  
 در بیان سیرت و مناقب حضرت علی بن ابی طالب  
 علیه السلام  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت محمد بن عبد الله  
 صلی الله علیه و آله و سلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت جعفر بن محمد  
 صاحب دیلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی جعفر  
 محمد بن محمد  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی طالب  
 علیه السلام

صاحب دیلم

در بیان سیرت و مناقب حضرت علی بن ابی طالب  
 علیه السلام  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت محمد بن عبد الله  
 صلی الله علیه و آله و سلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت جعفر بن محمد  
 صاحب دیلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی جعفر  
 محمد بن محمد  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی طالب  
 علیه السلام

نه میں قیاس کو نہ عباس کو ویدوں ہوں  
 اس طرح مساکو آگ آئین سچاں اللہ  
 نہ کوئی یار ہو اپنا نہ کوئی اسب ہو یقین  
 جو کوئی تھی سو ہو ورت حجت حق کو وہ غریق  
 ماسو ابھر کے اس میں تہین ہوا لاکھ گواہ  
 آہ کیا جا یونہی کوئی عسکتا کہ ہوا  
 سپہ شام نہ کیا کیسے قدر می جوگی  
 کہ وہ سو نہ رکھا ایک سے اندام میں جی  
 حقتعالیٰ کرے اس قوم کو جلدی نافر  
 ان لعینوں کی خدا جانی سمجھ کر کیا سو  
 یا اپنی نیرے پہ ہر سر کو کھلاڑی ہیں  
 یوں عزیز و نیکو تر و شام چو چاہت ہیں  
 راہ چلو سے ہیں کیا پل آرام تہین  
 ہنسکے آتا ہو وہ ملعون عیہ کو وہین  
 تھی غرض حضرت کلثوم کی ان گفتا

نہ بڑی چہم اب صغیر نہ اکبر نہ بچا  
 گویا تھی ہی نہ کچھ نذر بصر حیدر کے  
 نہ کوئی دوست نہ دوست نہ کوئی ہوا  
 کوئی دیکھ کے یہ مرقد پھر حیدر کے  
 ہشت اپنی کہ مودا جو کوئی پیاسا  
 آگے فرزند و لگا اس چاہے کد نہ پیدر  
 خیمہ اہل حرم کو نہیں آگ آئین دی  
 قتل جام لگے چایا ہو کر حیدر  
 کہ یہ ہیں زیر فلک ہر وہ جانور و فر  
 کہ یہ جی کو عزیز و تکتہ ضرر حیدر  
 پھر ہیں اسم با اسم آن کو تبتاڑی ہیں  
 جلد پہنچو کہ عجب فخر ہو گھر حیدر  
 جس کو چھو ہیں کہاں لچلے او شمع  
 خویش و فرزند گئے اور جد ہر حیدر  
 ہر جن اب کرے تھا دل سنگ آس

در بیان سیرت و مناقب حضرت علی بن ابی طالب  
 علیه السلام  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت محمد بن عبد الله  
 صلی الله علیه و آله و سلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت جعفر بن محمد  
 صاحب دیلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی جعفر  
 محمد بن محمد  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی طالب  
 علیه السلام

۵۹۷

در بیان سیرت و مناقب حضرت علی بن ابی طالب  
 علیه السلام  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت محمد بن عبد الله  
 صلی الله علیه و آله و سلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت جعفر بن محمد  
 صاحب دیلم  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی جعفر  
 محمد بن محمد  
 و در بیان سیرت و مناقب حضرت ابی طالب  
 علیه السلام













نہیں بلکہ محبت کو توڑ دینا چاہیے۔

صورتِ ارادین  
صورتِ اس حال تو بر  
جہاں کے چرخ اس حال تو وہاں ہے  
یہاں کے کون حد و پستے تو وہاں ہے  
یہاں کے چرخ اس حال تو وہاں ہے  
یہاں کے کون حد و پستے تو وہاں ہے  
یہاں کے چرخ اس حال تو وہاں ہے  
یہاں کے کون حد و پستے تو وہاں ہے





دشمنان جہنم میں لے جاتا ہے اور وہی جہنم  
 مہدی کا وہ دم اور ہوشیاری کا  
 قلم کا وہ دم اور ہوشیاری کا  
 قلم کا وہ دم اور ہوشیاری کا  
 قلم کا وہ دم اور ہوشیاری کا

وہی کی حلاوت کا نہیں ہے نہ تخت کیونکہ نہ وہی خود کی آنسو سے ہر مان گزرا ہو جب ولادہ محمد یہ یہ طوفان	ہو ناہین اچانک بستر جوری ہے کس طرح نہ اس غم شیبہ وز ہو نا لان ماتمہن جنہو تک ملک جن و پری ہے
--	--

### ہر شیعہ حضرت امام

کہتے ہیں روئے زین العابدین مرتدوں کو کہ سندھ میں کوسین بے چیمے وہ مجھ دل ناٹا دے کر دیے خاک کا وہ سید اے اٹھائی آہ جنگی شان میں انکو یہ لوٹا ہے اس میدان میں کر کے گل شمع وین وہ رو سیاہ بازو نکا گھر بے جنگے سرواہ دار ٹوٹے کہہ میں نہروں پر روان بے مکان میں وہ کہ جنکو ہر زمان ظالموں کو ہاتھ سے ہو ہو وطن	ہوا کہ ہر داد امیر المؤمنین کھو دیا مسرت نبوت کا نگین جو ہوا ہے آج ہر جلا دے سب حروف و فہر شیعہ میں حق تعالیٰ کو کھیلتے آن میں چادر اوٹھیں ایک کے بر سر نہیں پھرتے ہیں ہم وہ بدہ ہو کر تباہ آکے دروازے پر گھستے تھو جہن تن پڑی ہیں خاک و خون کر در میان سجدہ کرتے عرش اعلا کے مکیں آن کر پیا ساما کر بل کے یں
---	---

یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں

۴۰۰

یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں  
 یہ ساری باتیں سنی کی ہیں

پیشکش: بین السیاحہ دورہ  
مقام: جی ٹی سٹار  
وقت: ہفتے کے غنہ  
مقام: کراچی اور لاہور

میری سی زنجیر ہو اوسکے گلے  
اس مصیبت کی ہو قدر اوسکی تسکین  
پر وہی سمجھے جو کچھ ہو مجھ پر جو  
ہو وہ فرزند شفیق المذنبین  
تشنہ لب تن سے جدا ہو اوسکا سر  
رو سکے ہو میرے ہو کر تنہا  
وہ یتیم آفاق میں مجھسا آکا  
جسکا نانا ہوئے ختم المرسلین  
تن ہو قیمہ جسکے باپ اور بھائی کا  
دور و میرا چہرے گو ہو وے یقین  
آپ پیکان نو کیا ہے جسکو سرد  
سر کین زبر سے چہ جسکا و طہرین  
لہ لہا میں سے الٹ با یا کی صفت  
فرین اس دین پر صد آفرین  
کہتے جاتے تھے یہ روز روز ازار

[illegible]

کاشن ہو یا او  
 جس جگہ کوئی  
 فنکار کو  
 دیکھو کہ وہ  
 اپنے ہاتھ سے  
 کچھ نہیں کر سکتا  
 بلکہ ہر شے  
 اپنے ہاتھ سے  
 ہی کرتا ہے  
 اور اس کے  
 ہاتھ سے  
 ہر شے  
 نکلتی ہے  
 اور اس کے  
 ہاتھ سے  
 ہر شے  
 نکلتی ہے  
 اور اس کے  
 ہاتھ سے  
 ہر شے  
 نکلتی ہے

این کی جی دمی  
 اب بی پرستین  
 ظلمون ساگر چور دوسا کر دوسا  
 ہو دوسا جی جھابین غل نہنمال  
 قلم کہ بجائی کا اسکو کہ خب  
 دونون مانتہ پئے تھن من اسکو وال  
 من پٹ کر دون وڈھارین مار مار  
 جابین القہ کہ تاخ  
 کل

[illegible]

جا بیٹ جاتا گلے سے آہ ما  
ساتھ میرے باپ کے شہر عید  
جس مصیبت میں ہو نہیں لیل نہ  
دیکھ سہے کو کسکے دل میں رونا  
گو کسی کے سامنے کیے ہزار  
رہ گیا ہوا قریبا کٹوا کے فرد  
لے دوا اور سکی ہوئے تیار دار  
ہاتھ سے پتھابے سبز بخریاپ  
راہ پہلو لاتے ہوا و سکو مار مار  
اونٹوں پر ناموس پیچھے سینہ نشین  
کھینچتا جاتا ہو وہ اور سکی مہا  
نسیہ رہبر کہ کے لایعنی سخن  
کھینچنے کو شہرین گرتلوں سے خار  
بجلیں جب گرم ہو خوب فتاب  
ایسی بکرا شمشیر سے دکھلاہیں چھا

۱۱  
 حضرت  
 نعت نبی قاطعہ نبی مبین لئے دو احوال  
 جس کے لئے یہ یاد رہتی تھی کہ میں نے جو یہ لکھا  
 تھا کہ یہ سب ان کے لئے لکھا ہے  
 اور

بچا اس طرح سے شام کو اس کے چہرے پر ایک چھوٹی سی چھائی لگا کر رکھا  
 کہ وہ بچہ نہ دیکھ سکے اور نہ ہی کسی اور کو اس کی حالت معلوم ہو سکے  
 اور اس کے پاس سے گزرنے والے کو اس کی حالت معلوم نہ ہو سکے  
 اور اس کے پاس سے گزرنے والے کو اس کی حالت معلوم نہ ہو سکے

<p>                             اس کا تو اس کا ہوا جو وہ ترا جیب                              طعمہ تیغ سے تم جیب سے ہو ایہ غریب                              تیغ سے تو عضو عضو اس کا حد کر دیا                              کاس کے خنجر سے سر نیزہ پہ کھنجر دیا                              سر سے تین کانگر لپٹے جب شام کا                              کیونکہ سر پٹ پٹ میں کن و آہ و فغا                              آگئی کیا یک یک طرفہ بلا اس کے                              نشانہ صفت غم میں کیونکہ نہ ہو سکتا                              یہ تو ہا یک کنا رلا شو گا وہ نہیں کہن                              سو کتے ہیں چھوٹے خاک پر مایہ                              اہل حرم کے تئیں آئے غارت کیا                              جنس پوشاک کی کیا انوں کیونکر کیا                              گوش ملک تک کچھ جنگلی نہ پہنچی                              پرویسے باہر آؤ آئے تئیں انتہیا                              ایک بھی چادر نہ دی جس کے کہیں چھا                         </p>	<p>                             جس کے تئیں اب فن ہو فن یا نصیب                              اس کے کسی کو نہیں گو رگڑ کا ہو خیال                              سب سے کئی تو در کی طرح تیرے سے بھی دیا                              اور تڑپتا ہوا تن گویا ہو میں دل                              اس تن بجان پہ تیغ ہنوں کی کھنجر                              موزی کا چورنگ ہو کج محمد کی آل                              لنگے نہ اس کا شام یا سر فرزند خویش                              بر بھی کا جھٹا ہو ڈکھنوں کی اس کے بال                              لنگے ظالم آتا خون بہہ رہی پیرن                              آج وہ کاڑی ہو ڈباغ بنی کہناں                              ہاتھ میں چھلے کی قسم کھنجر رہو دیا                              کر نیکو پاک اس کے ایک بچہ اور مال                              زاری و الحاح پر اون کے نہ کی اعتنا                              آگ دی خیمو کو پھر لوٹ کمال و منال                              سر کھلے ہر ایک یوں جو نہ آفتا                         </p>
---	--

میں تو جھلکا جھلکا ہے یہ سر زاب جو کہان  
 و صندھ سے جاؤں اس کو تو جھلکا جھلکا  
 سو کیو وہ یہ جھلکا کیا تیرے تئیں  
 جس کے ہوا ہو جھلکا کیا تیرے تئیں  
 تیغ کی تیرے کہ جگہ نہ ہے خالی نہیں  
 خون کی زونین کیوں ہوئی کہیں کی کال  
 تیغ جھلکا ہے تو اب ہو گیا سب سے  
 جھنڈا ہو گیا تو اب ہو گیا سب سے  
 دیکھو کہیں سے ہو گیا سب سے  
 کیونکہ جو نہ کیوں ہو گیا سب سے  
 کیونکہ جو نہ کیوں ہو گیا سب سے  
 کیونکہ جو نہ کیوں ہو گیا سب سے  
 کیونکہ جو نہ کیوں ہو گیا سب سے

۶۰۹  
 ۱۰۰

شام کو اس طرح سے شام کو اس کے چہرے پر ایک چھوٹی سی چھائی لگا کر رکھا  
 کہ وہ بچہ نہ دیکھ سکے اور نہ ہی کسی اور کو اس کی حالت معلوم ہو سکے  
 اور اس کے پاس سے گزرنے والے کو اس کی حالت معلوم نہ ہو سکے  
 اور اس کے پاس سے گزرنے والے کو اس کی حالت معلوم نہ ہو سکے









اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو  
 اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو  
 اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو  
 اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو

بولے شہدین اس کی ہویں خاک  
 آگے یا کئی ہیں کہ جو نیم ہوا بر پا  
 تھے اہل خرم جسے انھیں سانسے بلوا  
 اس شہد میں اپنا میں کہن خدا  
 ہی دوست مرادہ جو سہاں امر میں  
 رو کو یہ سن لکین نسیب و کلام  
 جس روز سے ہوں تم دیدار مجھ دم  
 گر تو نہ دنیا میں تو کیا نیکی کرینگے  
 ہر آن ہی یاد میں رو کے مرینگے  
 بولے شہدین اس میں اپنا چلیگا  
 سرھٹے سے کاٹو ذرہ نہ بے لگا  
 عمارت سرھٹنے کے بعد از تھیں مونا  
 ست و تم ابھی کہ تھیں گے رونا  
 جو بیک سو دیکھیں گے کچھ دو گے باہم  
 بھائی کو روو گی کہ بھتیجی کو ہر اک دم

بہتر جو کہ تمہیں کرین اسجا پر دستور  
 اور نیسے میں داخل ہوئے جسکڑی اسجا  
 بولے کہ خدا کا مجھے آیا ہے یہ شور  
 جاذب مدینے کی طرف لیکے تھیں یہ  
 تم رہو خدا اسکی میں سب طرحی سرور  
 وہ روز ہو فرست شہد و دستور  
 اور طفل تری نام تھی ہی ہوں مجھ دم  
 ہم درد و جدائی کا تری کیونکے بھرینگے  
 پڑ جائینگے پھر آنکھوں میں ایک کھاسو  
 یہ امر کس طرح سے ٹالانٹے گا  
 کیسا ہی جو کایسکار گر کر کوئی مقصود  
 بھرنیہ تھیں شقیوں کے ہاتھوں سے شونا  
 کر یا مصیبت کو مری تالاب  
 دیکے سبب میں بت اور سخت جگم  
 وہ وقت قریب آنکے پہنچا جو نہیں

اور کئی جو تھیں  
 اور کئی جو تھیں  
 اور کئی جو تھیں  
 اور کئی جو تھیں

اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو  
 اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو  
 اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو  
 اے میری جان کی جان بھری ہوئی ہو



[illegible]



[illegible]

ملک ساقی گزشتہ مجرا بنڈالاں

شام کے وقت قافہ جہیم بدینہ کو بلا  
سید زین العابدین اور دسے خاں ملا  
سید زین عابدین کے چچا بھائی بھیلے  
اک

کون اب قوم بابا با عرب  
کون سر کسے عیوران سوط  
جا کر اٹھیا طایفہ سفید  
چاہے دیکھیں ہے طرے ماروہ  
چاہے دیکھیں ہے طرے ماروہ

[illegible]

سر حسینؑ جہاں بے جواب تیرے  
جو کہی آدمی ترا تویشِ داور باگہ سے  
جو ہو تو باپِ معصوم کا سیکوڑے  
سب فراتِ اس طرح پیاسے کیوں تھے  
میں خم و یکہ کے اکبر کے بقول ہوئی  
ہنٹ میں غصے آنسو کے نزار دزار ہوئی  
تا آدمی محکوم کہ اب ہیڈھنی کہا جان  
سواچھیر کسی حالِ اپنا دکھلاؤں  
بیان کرتی ہوں ہر وقت میں سمجھا کہ  
نہیں بینش کی جیت تک ملیں کہ پھر  
اب ستم تو ستم کر چکا فلک بد خو  
نہروں کیونکہ میں اپنے ستم سید کو  
کہا یہ حضرتؑ نیلے ہاؤں و بھائی  
فلک نے کیوں تیری حالت مجھ کو دکھلائی  
تیری کائنات جگر اور علی کا نور العین

یوں لنگھا کہ جس سے کہ گھر سے رسول اللہ کا  
 پوچھ گیا ہر ایک مجھے حال ابن تراب  
 کب تک ہوں میرا اس آتش غم کی  
 گرچہ مرنا تو ہے مجھ پر موت ہے شدید  
 لیکن میں کس مصیبت کے مجھے پیش زید  
 راہ خارتان سے پروردگار سے میرے پاؤں  
 بیٹھ کر کاٹا جان کھینچوں ملی تہی نہ چلاؤں  
 دلی ہر اک ہاتھ میں تلواروں کی تیزی  
 طوق بھارتی اذیت تھی تھک کر گھڑی  
 غامری تورتوں تہا تھا مجھ پر غلاب  
 طعن و تشنیع اٹھا کرتا تھا جگر میرا کباب  
 تھانہ طنز ظالموں سے چین دلو ایک بل  
 وہ مصیبت پر میری تھی غرض کہ کس  
 سو طرح سے تھے دکھ وہ نہیں جانی مجھے  
 ڈالتے تھے خاک پر کھلا کے دھوپانی مجھے

لوٹ لیکر ظالموں سے پھر دیا فہم جلا  
 سرگزشت اسکی تو نگاہ میں کس کو  
 کاش کھاتی مجھے بھی نہیں شمشیر بلا  
 ہاتھ سے اُن ظالموں کے دھو شامی ہر طبع  
 پیادہ پاؤں میں سو آفات کا کر قیلا  
 نے درختوں کا کہیں بیہ وقیع ہو گا  
 لاکھ کاٹاؤں ٹکرہ سے تلواروں میں گلا  
 پاؤں میں نہ خیر سے اُن عینوں کی جری  
 جس سے میں اک آن پیرا نہ سکتا تھا ہلا  
 باطنی ایذا جو مجھ سے ہوا سکا کیا حساب  
 سو طرح سے بات انکی میں سے تھا دل جلا  
 ہر طرح سے شقیوں کی جاتا تھا ایسے جل  
 طرح آنکھ مجھے روتے ہی تھے دن و رات  
 تشنگی کی جنگری ہوتی تھی طبعانی مجھے  
 مار کر یا سچی بجاتا تھا ہر دم غملا

کلمات ہوا

۶۱۷

بات وہ اچھی کہانی ہے کہ وہ  
 کہتا ہے کہ وہ ایک شخص تھا  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ

کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ

کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ

کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ  
 کہ وہ ایک شخص تھا کہ وہ

یہی ہے کہ اگر کسی کو یہ بات معلوم ہو کہ اس نے اپنے گناہوں کی توبہ کی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس کو جہنم سے بچائے۔

شیوہ احسان کہنے نہ وہ ہرگز تلا ہو دیگا کیا جائیو اس امر میں کیا کار اس سخن سے آب ہو آشکوئی رہ لہ جلا	اسکا تو ہا تو جس تک گھر دلا یا باہ شتم او خود اگر اب یہ کلام جانگداز مختصر بہتر ہے یہ قصہ نکر اسکو دراز
--	---

مرثیہ حضرت امام

ہاں ہاں دردا درینا گو وہ خالی کر گئی لو ہاں ہاں دردا درینا گو وہ خالی کر گئی لو اس خطر شایہ گردن تکیے پر جاؤ دھلک ہاں ہاں دردا درینا سو بیا یوں گئی لو باپ چچا میں سے آؤ سو جو نیو نکا ہو سالار ہاں ہاں دردا درینا وہ سانن گئی لو چین عجب دلو سے راستہ آئے سو نیکا ہاں ہاں دردا درینا چھ کافر گئی لو ہاں ہاں دردا درینا دو دھچھاتی ہو گئی لو اب خضر تہ آؤ کہیں سے تو مل کر مہو نہیں ہاں ہاں دردا درینا سر کی بھی چادر گئی لو	کتنی ہیں زینت کے گرو اصغر میر گئی لو جس کارن لاکھ طرح کو دکھ بھر میں گئی لو بازہ شرفی شام کو اسکو کھو تھی میں ملک یوں نہوا سو نہیں کے میری ملک لائی ایسا بیٹا جا کے جسکا نسب دیون اقرار مارکا اسکے خیر جو حق کو ترے غما آہم پرتھا جھکو اسکی فکر شاہ کے دھونیکا فرزند تھا جھکو اچھے لب سے اسکے ہونیکا جس کوٹ نیندا آئی اسکو اس کوٹ میں تھی کرا میلادیکھے اسکا دل چاہی تھارو نہیں اب جو چاہوں تو ہوں اس کو چھوئے کھو نہیں
--	---

کلمات سورت

اصغر تہ دردا درینا گو وہ خالی کر گئی لو  
ہاں ہاں دردا درینا گو وہ خالی کر گئی لو  
اس خطر شایہ گردن تکیے پر جاؤ دھلک  
ہاں ہاں دردا درینا سو بیا یوں گئی لو  
باپ چچا میں سے آؤ سو جو نیو نکا ہو سالار  
ہاں ہاں دردا درینا وہ سانن گئی لو  
چین عجب دلو سے راستہ آئے سو نیکا  
ہاں ہاں دردا درینا چھ کافر گئی لو  
ہاں ہاں دردا درینا دو دھچھاتی ہو گئی لو  
اب خضر تہ آؤ کہیں سے تو مل کر مہو نہیں  
ہاں ہاں دردا درینا سر کی بھی چادر گئی لو

یہی ہے کہ اگر کسی کو یہ بات معلوم ہو کہ اس نے اپنے گناہوں کی توبہ کی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس کو جہنم سے بچائے۔

2





[illegible]

مری دیکھتا تھا کہ میں دُور تک کیا کروں  
خیر تو اسے بکریاں ستم فلک سے یہ بکریاں  
مری دیکھتا تھا کہ میں دُور تک کیا کروں  
پیشین کا سطر تین ہیں سبھی یکساں  
مری دیکھتا تھا کہ میں دُور تک کروں  
بدن کا زخموں پر جو یہ غصہ کب مٹے گا  
مری دیکھتا تھا کہ میں دُور تک کیا کروں  
مڑھ پیر میں خاموشی نے جسے کہا  
مری دیکھتا تھا کہ میں دُور تک کیا کروں  
کفن میں جہاز اب کا خاک تو نہیں رُوں  
مری دیکھتا تھا کہ میں دُور تک کیا کروں  
نورِ گزشتہ ایک دیر کا خاک تو نہیں رہا  
مری دیکھتا تھا کہ میں دُور تک کیا کروں

اکین فاطمہ بی بی اور بی بی کنین دونوں کیا کرو  
 تری آگے آجی جی کنین ہوں کیا کرو  
 ہر غم و دے جہلا کہ کیا کر رہی کا گلا  
 مرا اس سب سے فرا جلا کہ منصفی کوئی جلا  
 کر خور اس کوئی اکیم جگر سن کر ٹوٹی سم  
 کروں جہلا اگر اکیم تم جو تم پہ سیر پریم  
 دے سینہ کا جو سر تو سر پہ چم بھی نہ نور نہ  
 اگر اشک کا نور ہو سر نہ فلک سے عبور نہ  
 یہ تم کو سنہ نہیں جو فلک سے وہ سر نہ رہا  
 روں اس قدر میں اگر شمار نہ کروں نہ رہا  
 نہیں میں نہ تو کہیں بلے یوں نہ کوئی نہ رہا  
 بدن کا گریہ رہی سب سے جگر نہ خفا نہ رہا  
 اگر اسکا تھو نہ کچھ جگر نہ کی جفا نہیں نہ رہا  
 کہیں نہ جگر نہ تھو نہ کچھ نہ اسکی نہ نہ رہا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



نزدکیت میں کہ سبکدلی سے  
 آج کل دن غلاموں کے تیرے  
 چھپے ہیں بڑی غفلت اور غور سے  
 کر رہے ہیں اس طرح کی خباثت پر  
 کر رہے ہیں اس طرح کی خباثت پر  
 کر رہے ہیں اس طرح کی خباثت پر

بجز خدا کے یہ بندہ دکھ اپنا کس سے	اگر پہاڑ پہرہ دکھ مراد وہ نہ سے
میں اور دیکھوں کہ پیکر تیرے خون سے	تری بدن پر ترا سر تیغ کین سے رہے
سہرا دیکھوں تن اپنے پر برقرار افسوس	
دکھ اپنے دکھا کون کس سے اے پہرہ پاشا	کوئی راہی کون جس سے سوز دکھ کی بات
کئے گی سطح اس داغ سے مری اوقات	بے قریب تری قلمگہ سے آب نرات
تیرے حلق میں پائی لپٹی ہو چڑھا افسوس	
یہ زخم ناوک ل دوز ہیں تر تن پر	کہ نہ فلک پہ ہو یکنگہ اس قدر اختر
جلکہ کوئی نہیں ثابت جو چہرے ہے نظر	میں دیکھوں جتنی اپنے ترا یہ حال
کہ تجھ بدن سے ہو پیکان تیرا افسوس	
ہوئی ہو کتن مصیبت زیر چرخ کشتن	کہ بعد مرگ کیا ہونہ اسکو دفن کفن
یہ گرد و خاک میں ہو بھرا رہے بدن	بتا مجھے تجھے یوں کیونکہ دیکھیں سیرین
کہ تیرے تن کفن کا نہیں ہے تارا افسوس	
ترا تو اسے پدرا اسشت میں ہے کچھ کھا	دکھا دین کسکو گزرا تا ہی ہو چوا حوال
کرد طرح کی آفت سہا رہے نہال	عجب طرح کی مصیبت میں ہیں لطف
ز شامیان خم پیشہ نابکار افسوس	

اب اس کے چہرے جی اپنے اور دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا

کتاب

۶۲۳

میں نے جان لیا کی طرح منہ سے نکال  
 کس کا اپنے ترا زلف کا بنگا پہ نکال  
 کس کا اپنے ترا زلف کا بنگا پہ نکال  
 کس کا اپنے ترا زلف کا بنگا پہ نکال  
 کس کا اپنے ترا زلف کا بنگا پہ نکال

اب اس کے چہرے جی اپنے اور دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا  
 دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا

ایں کلام میں جو کچھ لکھا ہے اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان

مرتبہ محسن شکیب بند	
ابرو نیکا اٹھا جو آج کسار و نکینج	ساغون جگ چلایا ہر سووار و نکینج
خاک سپر کر ڈالو سٹیا و نکینج	لکھ گیا یلغ رسالت کا وہ کل خار و نکینج
یعنی ابن ساقی کو ترسم کار و نکینج	
ابرو نیگا سا سو سو زین کے خون کے جام	ہوشیا و مست سپر خاک ڈالینگے ہزار
ساقی کو ترکان پانی ڈوبایا گھر تمام	یعنی اہل قبلہ کی معاد رو یا رو کا م
الحزب جس کام سے کرتے ہیں کھار و نکینج	
نور چشم مصطفیٰ سے یہ تہت کاش	خویش و غم نہ نہ نہ اس کو ان پاش
بھائی کی اس کے ٹپتی ہو لب یا پاش	اب تہتا جس میں کر تہا ہوا نکلی تاش
تیرا ان اس ہے ہر سوکان دار و نکینج	
خاک کھنتی ہیں رو نا لا فریاد سے	پتھر باہر میں دیکھا غام و یاد سے
یابی تم و چھو مشرین ہر بلا سے	آتش کپار گیا ہو گردن اس بیدار سے
برزین بکینہ کوئی گنہگار و نکینج	
تم گواہی دیجو جس مذہب میں داؤد خواہ	داؤد میں کیوں نہ چاہوں جب تک کہ تار خواہ

ایں کلام میں جو کچھ لکھا ہے اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان

ایں کلام میں جو کچھ لکھا ہے اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان

ایں کلام میں جو کچھ لکھا ہے اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان  
 اس کے بعد لکھا ہے کہ اس کا بیان









دا حسنا دا حسنا دا حسنا دا حسنا دا حسنا  
 دین کیون دین کیون دین کیون دین کیون دین کیون  
 تب اس غم کی جو لادی کیان پر لادی  
 دا حسنا دا حسنا دا حسنا دا حسنا دا حسنا  
 تیر جان دین غم کیون دین کیون دین کیون  
 سائو نکا ای صورت ہے

۱۴۴  
 فقط بیخ فیل کا کرتے تھے نہ کسی اور وزن  
 جیگر کی تھوڑے تھوڑے ٹکڑے لگا کر  
 دو میناوا میناوا میناوا حسین  
 نثریم نثریم نثریم نثریم  
 ہمیں انا انا انا انا انا انا انا  
 جوان ہیں زندگی اپنی سونے کی سا  
 بڑا پیار ہے جسے اپنے اپنے  
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

[illegible]

فلف سانی کوڑ کا خوراک اور اس کے  
شال کو سفید پینے کی زاد کلا کا  
اوسے بانقرض و کا فوفون و عام فوفا  
فلن سانی کوڑ کا خوراک اور اس کے

[illegible]

عوض کے سوا اب کیا نسیب ہیں تعین	یہ ہوا منوس میں یہ بخیر خود کوئی امتین
کہا کہ فریضہ حسین کی داکم محبت میں	شفاعت کو زہر سگر لقمین مرز قیامت

خلف ساقی کو شکر کا ٹھنڈکا تو اس نے

مرکز تخصصی ترجمه و تفسیر

یہ زینب سہمی کسی غمی ہمارے بادشاہ ہوتی  
اگر اس کے خون کے واسطے اب میری جا ہوتی

نہ جاؤ تو کیا ننگاں کے آسرا ہوتی  
جن میں نہ تھا سوتہ مر کے جیتے نہ ہوتی

فدا کیواسے زینب مرچیا تھا پوسم

دہ ہر دین قتل و چوراک نمک نشانی ہو  
کہ جگہ گھوڑوں اہل ستم کی میخانی ہو

خدا کی اسلئے زینب مرا دنیا بچا ہوں

جو میرا پیچھے جا گئے آگے دینی سے	سودہ خاک میں غم و ہوا بیکری سے
شریعت میں وہ بالین لگا کر جکڑ گئے	کوئی بے زندگانی پر کرم سے اپنے

عزیز دوست! میں نے تم سے کہا تھا کہ تم

برے کی طرف جیسا میں اب نہیں جاؤں گا

[illegible]







[illegible][illegible][illegible]

جب لگی کھلے شہید ونگی کمری تہیار	دورہ مرغ کا اسوقت ہوا تھا ذخیر
ہر طرح کی جو لگا جنس کا ہونے انا	سب گئے کہنے کہ اسد ری تیری مگر
بادشاہ ہے عجی بود و سیاہ ہے عجی	
آخر لامر اس سوال کو اور تون لاد	یا اسیرن طرف تمام چلے اہل غاد
شیشہ تیزی بہ تھا سب نکلے پیش لاد	جہان جاتا تھا وہ سرخوتی و بان تاد
بادشاہ ہے عجی بود و سیاہ ہے عجی	
سرشہ آگے سر نکلے جو سر شام چلا	تن رہا سبکا پڑا خاک میں اور نہیں لا
لرزی اس ن میں اتنی کہ تا عرش ہلا	ہاتھ سے ہاتھ ملا گئے تیرے کہ کہ کے ملا
بادشاہ ہے عجی بود و سیاہ ہے عجی	
آیا اس قافلہ کے جگھڑی مقتل سراہ	پٹے سیاہل حرم دور کو ہانا لاد
اشقیاء کہتے جو اس قافلے کے تھے بہراہ	وہ بھی کہنے لگے تو تون کی طرف کر لگا
بادشاہی عجی بود و سیاہی عجی	
لاش بھائی کی زینب کے کما اور دزار	کل تہاک تھا کہ در کی نہاں ہے انار
قائم تک ہر سیت تھا وہ سالار	آج دن کہتے ہیں بانی کچھ تھو لگا
بادشاہ ہے عجی بود و سیاہ ہے عجی	

5

میں نے کہا کہ اگر میں اس کو دیکھوں تو میرا دل  
توڑ جائے گا۔ لیکن جب تک وہ زندہ ہے،  
تو مجھے کچھ نہیں ہوتا۔

راہ چلنے میں لہو ہر کھن پائے جاری	لوٹ کر دینے کے گویہ یہ مجھے بھاری
عمر برباد کرینگے تجھے قوم ناری	بیشکر تو نے وہ شمشیر راہنما ناری
بادشاہ ہے مجھے بود و سیاہ ہے مجھی	
سرتنگا ہو اگر خار کریں ہیں اس	مرثیہ ہیکل ہیں اس سے نہیں بے ماس
مہلتا وہ نہیں کرتے بودے یہ انوس	پایا میں بکرا اگر انکھ کو بکری تیرا
بادشاہ ہے مجھی بود و سیاہ ہے مجھی	
منے دانو کی لہجے ہو آنکھ کی ماہ	چپ سو وا تو نگاہ یہ بیان جاگاہ
بس یہ آتا ہی کہ درود کی سحران لہر	سفرت کو تری یاد شد عالی جاہ
بادشاہ ہے مجھی بود و سیاہ ہے مجھی	
مرثیہ مسترس تر جہ بند	
رود و کرتی ہیں یہ بین	مان اصغر کی دن اور رس
کر کو دیکھیں گے یہ بین	ہائے رے اصغر ابن حسین
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہو اس دل کو چین	

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]







اور جان بچا کر دینا  
 چاہیے کہ جس کو چاہے  
 اس کو چاہیے کہ جس کو چاہے  
 اس کو چاہیے کہ جس کو چاہے

کتنے ہیں تم چور ہیں کمال کمال	اب ہم کید ہر جا میں تباہ کار
قید ہو میں سب بی پران پست سب طفل	
کمان رسول اللہ ہیں دیکھیں جو یہ حال	
کرتے ہیں سب میں ہی مانتے تو ملی	ہم بھی مرین جہاں رشتہ کالی
آن بن جگ میں ستم ہمارا کیا ہو گیا	ہن بن سناج ہوا ہے شینا
ایک نہیں جبار ہا جسکالیوین نام	
وارث تو سب مر چکے اچھا کس کام	
بھونکے جو کاش اڑھتے آدین	پہرے میں جا کر نہ کسکو کوئی
چوچے جو کوئی آج کہہ سکتا ہو	کہ کیا دیوین آج ابھی ہو
ناکہ طرح کا اب نہیں آتا ہے افسوس	
من کو اپنے رکھنے کو نہ ہی سوس	
ایسے کہن تم جیہ لگے ہر کشتہ عالی	تم بن جگ میں کون کون چاراس
میں کا کر شاہ کر میں تم کو کی بات	دن تو سو گنا کیسے کینا
پتھر ہی میں ہتھیاری ہوتی ہو	
ارکھاری سپہ میں مر رہے سو	

جہاں جانتے ہم شام کو مارا  
 کیوں جان بکلیہ اسب ہم چکا  
 شہیدان بانیان حسین ابھی  
 کبھی ہر گز بکھو جانیں ابھی  
 کیا خطی اب بکھو جانیں ابھی  
 اب جگ میں کبھی بکھو جانیں ابھی  
 ۱۳۷  
 دارست کوئی رہا نہ دلی کی سب  
 اب تو میں ناچار ہوں جو سب  
 اسکا دین کا سلطان تباہ و برباد  
 اب دیکھا حال میں سب کی برباد  
 عابد عباد میں دین کی برباد  
 لکھی ہیں تہہ میں دین کی برباد  
 اسکا صورت قیاد میں دین کی برباد  
 لکھی ہیں تہہ میں دین کی برباد  
 اسکا صورت قیاد میں دین کی برباد

لکھی ہیں تہہ میں دین کی برباد  
 اسکا صورت قیاد میں دین کی برباد  
 لکھی ہیں تہہ میں دین کی برباد  
 اسکا صورت قیاد میں دین کی برباد

دوست ہوں در ذات خدا تین تیرے  
تین بات رکھتے ہیں ایک دوسرے

ہمساد کھیا کون ہے جگ میں داسے دریغ	
جسکا پیاسا ہو گیا گھر کا گھر دروغ	
آج ہی کمان گئی وہ زہر مار	رینا دلکشوم بی دروہ ہزاری
لطف و کرم سے اگر سپر ڈالیں چادر	کتنی تھی ہر ایک بیت ادھر کی باری
سرسنگے یوں پٹین اوٹھون اوپر جائیں	زہرا کی رسم بیٹیان بین تیری کھائیں
لادائی آج جو وہ ایک تھاری	ادھیڑ بھی وہ ہم بھو بھون کی باری
لے لیر نام وہ ہر دم ہی بکری	مرتی ہوں بن موت میں اس چوٹی باری
گرمی کو بچھین پڑے سایے کا تین ٹاؤن	
کپڑا بھی اتنا نہیں کرین جو اسپر بھانوں	
کر رہا بنام لیے جاتو ہیں شامی	اس کو میں کون تباہ ہون کا حامی
جگس لیا ہامی ہوا پانیکا توڑا	جہ نے جیٹا ایک تاب بن مار چھوڑا
ہم بکس اب کیا کرین اسے دین کے سالار	
جنگو گھیریں اس طرح لیے جائیں کھار	
سکے ہوسو اس طور اب چلیں	اہل حرم کو شام تلک لنگے پیدیں

[illegible]

شام

بابت کونین کا سین کوئی ایک سو چار  
 روس کے ہون کوئی ایک سو چار  
 جان و قومین کوئی ایک سو چار  
 تیار پانی نہانے کا سین کوئی ایک سو چار  
 بال سبب جان کوئی ایک سو چار  
 اصفیٰ بن ایک سو چار  
 ایسے پیری کوئی ایک سو چار





کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ

کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ

کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ

کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ

نہ لے تیرا نام اسے روٹی ہوں دین میں  
 ایسا بھری کون تھا جس نے گھو یا میں

اور علی کا میں ہوں پلا	جاتا ہوں اس دیکھ سوتا
ہٹ محمد جن کی مانتی	کوئی آنکھ نہ سنبھالتی
جیتا رہا نہ کوئی رن میں	جاتی ہیں یہ روٹی میں
چاہوں کس سے کیسے بائیں	کوئی نہ دوسرے اید میں
ایسا کون رہے چاد سے	سور کوئی نہ خبر سنا سے

سکوشت پیار سے کہنے سے تغیر  
 اسکا بٹیا لاڈلا دیکھو توں کا سر

ساتھ حرم کے جا میں زیری	کافر سے بدتر دہر کی
جو جو وہ آنکھوں سے دیکھا	اب میں رن کہا نہ لکھا
بھیڑ گزری سیرادی	کس کے ہوا میں بسا دی
شام چلا میں تھا سیاؤں	ساتھ رہا کس کس کوں
چایک مار چلا دین محبت کو	یتھی کھینچ ڈرا دین
پچا برا در سب گویا آؤ نزدیک	ایسا اس کوئی نہیں کہ

کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ  
 کون سا رنگ ہے جس کا رنگ



# خاتمہ طبع

چونکہ کلیات جان تر و در و گرد و دود  
سب از اثر غریبان صاحبان نفس و طبیعت و  
ملج عالم رزق و غذا و خدائے باریک نظر  
چونکہ کلیات جان تر و در و گرد و دود  
سب از اثر غریبان صاحبان نفس و طبیعت و  
ملج عالم رزق و غذا و خدائے باریک نظر

چونکہ کلیات جان تر و در و گرد و دود  
سب از اثر غریبان صاحبان نفس و طبیعت و  
ملج عالم رزق و غذا و خدائے باریک نظر  
چونکہ کلیات جان تر و در و گرد و دود  
سب از اثر غریبان صاحبان نفس و طبیعت و  
ملج عالم رزق و غذا و خدائے باریک نظر

چونکہ کلیات جان تر و در و گرد و دود  
سب از اثر غریبان صاحبان نفس و طبیعت و  
ملج عالم رزق و غذا و خدائے باریک نظر  
چونکہ کلیات جان تر و در و گرد و دود  
سب از اثر غریبان صاحبان نفس و طبیعت و  
ملج عالم رزق و غذا و خدائے باریک نظر

کیا کیسے اس چرخ کو ایسا ہے بے پیر ہمسون کی بھی بیت کی ذرہ بخانی پیر	
ہو چو عجب ہمارا کوئی حال ہمارے پر غم کھاوے درد ہمارے میں جو جو ہے قطرہ آنسو کا جو ڈالے رودے یا خلقت کو رلاوے	حق میں آکے ہے یہ کوئی جنت میں وہ بیشک جاوے کو تر کا وہ پانی پیوے بخشائیش کا تخم وہ پالے ودرخ کی آنج آکے نہ اوے
عالم جگہ کے سودا کے مدام امام جگہ میں تو بھی روئیوں کے لے لکلام	

## خاتمہ از طرف محفل

اے کثرت سید الموجدات بندہ غلام حمد کہ مہلت کلیات  
ہاں تاخرین مرزا رفیع المتخلص سیودا بہ شوق تمام  
مانع سوزی از چند جاہم رسانید ذریعہ پیر

اے کثرت سید الموجدات بندہ غلام حمد کہ مہلت کلیات  
ہاں تاخرین مرزا رفیع المتخلص سیودا بہ شوق تمام  
مانع سوزی از چند جاہم رسانید ذریعہ پیر

# نمایر شحات طبع کلیات سودا

از تئیم طبع ابو شامه خباب مولانا محمد حامد علی خان صاحب شاه آبادی  
محقق علی قلی طبع

درین آوان رسو نگار گشته

در بیست و پنج سال طبعش

از رشحات کلب جواهر سلاک منشی بالک رام صاحب گسر

نوشته بین شاکر و حضرت شگفته لکھنوی

چه سودا شاعر نابریان بوده که

منقش کرد و خوش فاکت گزینش

سخری کند از بندش







1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

